حصہ ۹

خونی تلوار

ترجمہ میسیکر آف گلنکو

مصنف :- جارج ڈبلیو - ایم رینالڈس

مترجم :- تیرتھ رام فیروزپوری

پبلشر :- لال برادرس

چارسنز روڈ نولکھا لاہور

اشاعت اول

قیمت ۱۲ار

اگر آپ ہر سالانہ چندہ یکمشت ادا کر دیں تو اتنی بڑی ایک جلد ماہوار بذریعہ رجسٹری روانہ ہوتی رہے گی

ادویات کی سریع التاثیری کے بھروسہ پر ایک دوائی کا نمونہ بھی دیا جاتا ہے

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

چند متفرق ادویات

بلپور وٹی ان گولیوں سے آتشک ۔ سوزاک ۔ بواسیر ۔ خنازیر ۔ گنٹھیا ۔ درد کمر ۔ ضعف جریان کی ہاضمہ ۔ سانپ بچھو وغیرہ کا ڈنک ۔ باولے کتے کا زہر ۔ درد سر ۔ لقوہ فالج مرگی ۔ دمہ کھانسی وغیرہ دور ہوتی ہے ۔ قیمت ۲۴ گولی ایک روپیہ (عہ ر)

درد شکن ایک ہی پوڑیہ کے کھانے سے ہر قسم کا درد سر ۔ درد کان ۔ درد دانت وغیرہ دور ہوتے ہیں ۔ بخار پسینہ آکر اتر جاتا ہے ۔ قیمت عہ ر نمونہ چار آنے ۴ر

سنگ توڑ :- گردہ و مثانہ و پتہ کی پتھری و کنکر براہ پیشاب خارج کرتی ہے قیمت عـ۸ـر

برہمی ارشٹم ضعف دماغ ۔ نسیان ۔ درد سر وغیرہ کو دور کر کے حافظہ کو بڑھانے کے واسطے اکسیر ہے ۔ قیمت فی شیشی عـ۸ـر ۔ نصف ایک روپیہ عہ ر

موٹا ہونیکی دوائی باوجود خوراک کھانے کے بھی جو پتلے رہتے ہیں ۔ وہ یہ دوائی منگوائیں قیمت للعہ ر نمونہ ایک روپیہ عہ ر

دوائی گنٹھیا ۔ درد سوجن جوڑ ۔ نقرس وغیرہ کو اکسیر ہے قیمت ۶۰ گولی عـ۸ـر نمونہ ۶ ر

علاج موٹاپا جو زیادہ موٹے ہیں وہ اس دوائی کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں ۔ قیمت فی شیشی للعہ ر خوراک ایک ماہ ۔

ترک افیون خواہ کس قدر بھی افیون کھاتے ہوں ۔ ان گولیوں کی مدد سے بلا کسی بے آرامی کے چھوڑ سکتے ہیں ۔ قیمت ۶۰ گولی ڈیڑھ روپیہ (ع۸ ر)

پیڑا آئیل یہ تیل ہر قسم کی جسمانی دردوں پر ملنے کیواسطے ہے ۔ قیمت عـ۸ـر نمونہ ۸ ر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

خط و کتابت و تار کیواسطے اتنا ہی کافی ہے :- **امرت دھارا لاہور**

اگر آپ ابتک ہمارے ناولوں کے مستقل خریدار نہیں بنے تو ۱۲ کا منی آرڈر بھیجکر ایجنٹ بن جائیے
سال بھر تک آتی بڑی ایک جلد ماہوار بذریعہ رجسٹری حاضر خدمت ہوتی رہیگی

حصہ

خونی تلوار

جارج ڈبلیو ایم رینالڈس کے ناول "میسیکر آف گلنکو" کا ترجمہ

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن - وطن پرست - منزل مقصود وغیرہ

سنہ ۱۹۲۳ء

لال برادرس

۷ - پارسنز روڈ نولکھا - لاہور

دیش سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ بوٹا رام لکھینا پرنٹر چھپا

حقوق محفوظ

قیمت ۱۲ /

اشاعت اول

اردو کے قابل دید اور دلچسپ ناول

حق بحقدار منشی عبدالغفور صاحب مرحوم کا ایک نہایت دلچسپ آرکینل ناول جو عرصہ دراز سے نایاب تھا۔ اب بڑے اہتمام سے اس کو دوبارہ چھاپا گیا ہے۔ ہندوستان کی سوشل زندگی کے دلچسپ مناظر کے پہلو بہ پہلو اسرار و سراغرسانی کے حیرت خیز کارنامے پیش کئے گئے ہیں۔ قابل دید ناول ہے۔ قریباً ۴۰۰ صفحہ قیمت ۱۲؍

قعر دریا۔ یہ بھی اسی مصنف کا قابل دید ناول ہے۔ امرائے ہند کی زندگیوں کی پُرلطف اندرونی کیفیت قابل دید ہے۔ مجرموں کی چالاکی اور طباع سراغرساں کی کامیابی۔ غرض ہر پہلو سے نہایت دلچسپ ناول ہے۔ قیمت للعہ؍

خونی شہزادہ۔ مرزا رسوا۔ بی۔ اے کا لکھا ہوا ایک نہایت دلچسپ ناول۔ سائنس کے کرشمے حسن و عشق کے مناظر اور رقابت کا عبرت خیز انجام خوب ہی دکھایا ہے ۲۲۴ صفحات قیمت عہ

بازار حسن منشی پریم چند کا بڑا دلکش ناول جس میں ایک حسین اور ناز و نعم میں پلی ہوئی بدنصیب لڑکی کی سرگذشت دلکش پیرایہ میں درج ہے۔ قیمت ؎؍

بیگناہ مجرم۔ ایک سنسنی پیدا کرنے والا ٹریجک ناول مسٹر سدرشن کا لکھا ہوا بہت دلچسپ اور قابل دید ہے۔ قیمت عہ؍

کرشن کانتا دو حصے، ایک عجیب و غریب طلسمی ناول منشی موہن لال صاحب فہم لکھنوی کے قلم سے طلسم زرنگار کے عبرت ناک حالات۔ ساحروں کے مظالم۔ عیاروں کی حیرت انگیز شعبدہ بازیاں۔ ایک ہوشربا اور اشتیاق افزا قصہ ہے ۵۱۴ صفحے قیمت ع۲

فریبی عورت۔ پارسی زندگی کا ایک پُراسرار اور دلفریب افسانہ کس طرح ایک عورت اپنے ادنےٰ اغراض کے حصول کے لئے ایک مالدار شخص کی لڑکی کو گم کرکے اپنی لڑکی کو اس کی بیٹی ظاہر کرتی ہے۔ مگر انجام کار جائز وارثہ کا اپنے حقوق کو پہنچنا۔ اور عاشق صادق سے ملنا ۱۶۸ صفحے قیمت عہ؍

زخم بے نشان۔ اردو کی چند نہایت دلچسپ کہانیوں کا مجموعہ قابل دید نوطبع کتاب ہے قیمت ۱۲؍

صندل اس میں بھی بعض دلکش کہانیاں فراہم کی گئی ہیں۔ یہ بھی دیکھیے۔ قیمت ۶؍

لال برادرس پبلشرز روڈ نولکھا لاہور

"ہاں سر راڈرک" مارگریٹ نے التجائی انداز سے کہا۔ "وہی میرا شوہر ہے۔ مگر دیکھئے خدا کے لئے۔۔۔"

"میں پھر کہتا ہوں بیوہ نہیں" راڈرک نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "خواہ کچھ ہو جائے میں اسے ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔"

"پیارے راڈرک" ایلین نے اپنے شوہر کا بازو پکڑ کر التجا کے لہجہ میں کہا۔ "دیکھو ایسا نہ ہو یہ غریب لڑکی ہمیشہ کے لئے مصیبت کا شکار ہو جائے۔"

"نہیں نہیں۔ یہ حالت بڑی خوفناک ہوگی" راڈرک نے کہا۔

"اس کے علاوہ جب میں سوچتی ہوں۔ کہ میں نے اس کی شناخت میں مدد دی۔۔۔"

"پیاری تم فکر نہ کرو۔ اسے ضرور بچا لیا جائیگا"

"آہ! ان باتوں کا کیا مطلب ہے" مارگریٹ نے حالت تشویش میں دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ اور اس کے چہرے کی رنگت لاش کی طرح زرد ہو گئی۔

"ان کا مطلب یہ ہے" راڈرک نے جلدی سے کہا۔ "کہ دربار شاہی میں یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ ایڈریو لیسلی ارل آف سنڈرلینڈ کے مکان پر ٹھہرا ہوا ہے۔۔۔ مارگریٹ تم اس طرح نہ دیکھو۔ نہ مجھ سے ڈرو۔ کیونکہ میں نے اس کا راز فاش نہیں کیا۔۔۔"

"او ہیں! آپ سے معافی کی خواستگار ہوں۔ کہ میں نے ایک لمحہ کے لئے بیجا شبہات کو دل میں جگہ دی" اس حسینہ نے کہا۔ "مگر میرے شوہر نے بیان کیا تھا کہ میں نے کل رات انہیں دیکھا۔"

"ہاں لیکن میں نے ارل کے سوا جو پہلے ہی اس حقیقت سے واقف تھا۔ کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ ارل کے سوا یہ واقعہ صرف لیڈی ایلین کو معلوم ہے۔ اور وہ کسی سے اس کا ذکر کر ہی نہیں سکتی۔ مارگریٹ مجھے یہ سوچ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ کہ میں نے دور اندیشی کی رو سے اس واقعہ کی نسبت خاموشی برقرار رکھی۔ اور ایلین کو بھی چپ رہنے کی تاکید کر دی۔ کیونکہ ہم اس جگہ کے سیاسی اسرار میں الجھنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔ نہیں مارگریٹ! لیسلی کے ارل آف سنڈرلینڈ کے مکان پر موجود ہونے کا علم کسی اور ہی ذریعہ سے ہوا ہے۔"

"اچھا تو مجھے اجازت دیجئے۔ کہ میں اسے خبردار کر دوں۔ تاکہ وہ وقت پر فرار ہو جائے"

مارگریٹ نے جو راڈرک کی باتوں کو فکر و اضطراب کے ساتھ سنتی رہی تھی۔ کہا۔

"جلدی کی ضرورت نہیں" راڈرک کہنے لگا۔ "کیونکہ رات سے پہلے کوئی کاروائی نہ ہوگی"

اور اس وقت تم اپنے شوہر سمیت بہت دور جا سکتی ہو۔"

مارگرٹ نے راڈرک اور ایلین کے قدموں میں دوزانو ہو کر موثر الفاظ میں اُن کا شکریہ ا

اور اُن کے ہاتھوں کو پے درپے بوسے دیئے۔

"بس مارگرٹ اب تم جاؤ" لیڈی ایلین نے جس پر اس واقعہ کا بہت اثر ہوا تھا۔ کہا "خد

کرے کہ ہماری بہترین خواہشات تمہارے حق میں برآئیں۔"

"الوداع معزز خاتون... الوداع فیاض دل سر راڈرک میکڈانلڈ۔ خدا آپ دونو کو ہمیشہ

سرسبز و خوشحال رکھے۔"

اتنا کہہ کر مارگرٹ جلدی جلدی تیز چلتی کمرہ سے رخصت ہوئی۔ وہ راہ اس کے چلے جانے پر کمرہ

کا دروازہ بند ہوا۔ تو راڈرک اور ایلین نے ایک دوسرے کی طرف اس انداز سے دیکھا۔ گویا اس

کا نتیجہ پر ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔

باب-۶۴

فادر پیٹر کا جاسوس

رات کے گیارہ بجے تھے۔ کہ ایک شخص جس نے اپنا چہرہ کھلے لبادہ میں چھپا رکھا تھا۔ چیرنگ کراس کی سمت سے آتا ہوا قصر وائٹ ہال کی طرف ہو لیا۔ محل کے ایک طرف چھوٹے دروازہ کے سامنے ڈک کراس نے ایک تار کھینچا۔ جس سے اندر گھنٹی بجنے لگی۔ چند منٹ کے عرصہ میں دروازہ کھلا۔ اور ایک نوکر نے جو سیاہ مخملی وردی پہنے ہوئے تھا۔ اور جس پر گوٹ یا حاشیہ موجود نہ تھا۔ اس شخص کو محل کے اندر داخل کیا۔ دونوں میں کسی طرح کی گفتگو نہیں ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ایک تنگ اور روشن زینہ پر چڑھ کر جس پر چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ لبادہ پوش ملاقاتی ایک کمرہ میں داخل ہوا جس میں سادہ آسائشی سامان موجود تھا۔ اور جس کے اندر وغار نے کے ایک ڈیسک پر جس پر کئی مذہبی کتابیں پڑی تھیں۔ نقرئی لمپ چھت سے معلق تھا۔ کمرہ کے وسط میں ایک میز پر بہت سی چٹھیاں۔ دستاویزات اور سامان نوشت رکھا ہوا تھا۔ اور میز کے پاس فادر پیٹر بیٹھا تھا۔

آنے والے نے لبادہ اُتار دیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ ارل آف سنڈرلینڈ کے خادموں میں

سے ایک ہے۔

"کیوں مائیکل کیا خبر لائے ہو؟" پادری نے دریافت کیا۔

"مقدس باپ جس شخص کے متعلق آپ نے حکم دیا تھا۔ کہ اس کی پوری نگرانی کی جائے۔ اور جو اگرچہ اپنے زمانہ قیام میں بہت چھپ چھپ کر رہا۔ تاہم اس کا حلیہ میں نے پوری تفصیل سے عرض کر دیا تھا۔ . . ."

"ہاں اُسے کیا ہوا؟" راہب نے بے چینی سے پوچھا۔ "وہ اب تک وہیں موجود ہے؟"

"نہیں" مائیکل نے جواب دیا۔

"نہیں!" راہب نے چونک کر کہا۔ "کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو۔ کہ وہ رخصت ہو گیا؟"

"جی ہاں چلا گیا۔ اور میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ واپس آئے گا یا نہیں۔ ہاں اتنا ضرور عرض کر سکتا ہوں۔ کہ وہ جس احتیاط اور رازداری سے وزیر اعظم کے مکان میں وارد ہوا تھا۔ اتنے ہی اخفا کے ساتھ رخصت ہو گیا ہے۔"

"یہ خبر بہت نامبارک ہے۔" فادر پیٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "یہی ایک ثبوت تھا جس سے قابل نفرت سنڈرلینڈ کو زوال میں لایا جا سکتا تھا۔ اور اب وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہا۔ مگر کیا تمہیں اس کا پختہ یقین ہے۔" اس نے پھر ایک بار نوکر سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اس نے محض جگہ تبدیل تو نہیں کی؟ وہ اُسی محل میں ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ تو نہیں چھپ گیا؟"

"نہیں مقدس باپ اس کا مجھے پختہ یقین ہے۔ کہ اب وہ میرے آقا کے مکان پر موجود نہیں۔ ہاں مگر آج ایک نہایت عجیب واقعہ ظہور میں آیا۔ جو قابل ذکر معلوم ہوتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ وزیر اعظم کے مکان میں جائے عبادت عقبی حصہ میں واقع ہے۔ اور ایک لمبے مسقف رستہ سے گذر کر وہاں تک جاتے ہیں۔"

"ہاں میں جانتا ہوں۔ بارہا میرا وہاں جانا ہوا ہے۔ آگے کہو۔"

"آج دوپہر سے تھوڑی دیر پہلے کا ذکر ہے۔" مائیکل نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "میں اس رستہ سے گذر رہا تھا کہ کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ارل آف سنڈرلینڈ کی آواز یہ کہتی سنی گئی۔ خاموش اور محتاط رہنا۔ اور جلدی کرنا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو مجھے اس شخص کی صورت نظر آئی جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ میں رک

گیا۔ اور ایک ایسی جگہ چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ جہاں مجھے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مگر میں سارے حالات سے خبردار ہو سکتا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا شاہ چارلس ثانی کا ایک بہت بڑا ابریجی بت اس رستہ کے ایک جانب طاق میں رکھا ہوا ہے۔ میں اس کے پیچھے ہو گیا۔ اور وہاں چھپا ہی تھا۔ کہ آنے والوں کی جماعت اس مقام کے پاس سے گذری۔ ان میں ایک تو ارل آف سنڈربینڈ تھا۔ دوسرا ایک سیاہ پوش شخص جس نے کسی مرتد پادری کا لباس پہن رکھا تھا۔ ایک ارل کے گھر کی مہتمم عورت اور ایک وہ قاصد جو ہالینڈ سے آیا تھا۔ ۔ ۔ "

"تم اسے اینڈ ریولیسلی کہو۔" فادر پیٹر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے یقینی طور پر معلوم ہو گیا ہے۔ کہ یہی اس کا نام ہے۔ اچھا آگے چلو۔ ان کے ساتھ اور کون تھا؟"

"ایک جوان اور خوبصورت عورت۔ اس نے بھی سکاٹ لینڈ کی وضع کا ہی لباس پہنا ہوا تھا۔ بس یہ لوگ تھے جو گرجا میں داخل ہوئے۔ ۔ "

"یعنی سنڈر لینڈ کے مکان کے اس حصہ میں" راہب نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ جہاں مشہور ہے۔ کہ وہ قدیم مذہب پر چلنے کا دعوے کرتے ہوئے مرتدوں کے طریق پر نماز پڑھتا ہے۔ مگر آگے کہو۔ میں نے قطع کلام کرنے میں غلطی کی۔ یہ بیان کرو کہ اس کے بعد کیا ہوا؟"

"یہ جماعت جس میں سب پانچ آدمی تھے" مائیکل نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "قریباً پاؤ گھنٹہ معبد میں رہی۔ میں اس اثنا میں بدستور چھپا رہا۔ کیونکہ ڈرتا تھا کہ ایسا نہ ہو میں باہر نکلوں تو یہ لوگ بھی واپس آجائیں۔ جس صورت میں مجھے وہاں دیکھ کر ارل کے دل میں کئی طرح کے شبہات پیدا ہونا یقینی تھا۔ خیر قریباً پاؤ گھنٹہ کے بعد یہ جماعت گرجا سے واپس ہوئی۔ اور جب اس مقام کے پاس سے گذری۔ جہاں میں چھپا ہوا تھا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ جوان عورت محبت سے اس شخص کے بازو کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ جس کے متعلق آپ نے حکم دیا ہے۔ کہ میں اس کا ذکر اینڈ ریولیسلی کے نام سے کروں۔"

"تو کیا وہاں رسم شادی ادا ہوئی تھی؟" فادر پیٹر نے متعجب ہو کر کہا۔ "بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اینڈ ریولیسلی چونکہ ولندیز کا ملازم ہے۔ اس لئے یقیناً مرتد ہے۔ پس تمہارا یہ گمان صحیح ہے۔ کہ اس جماعت کے ساتھ ایک مرتد پادری بھی تھا۔ کچھ شک نہیں کہ رسم شادی ہی ادا ہوئی ہے۔ یقیناً ایسا ہو گا۔ مگر آگے کہو۔ پھر کیا ہوا؟"

"اس کے سوا کچھ نہیں" مائیکل نے جواب دیا۔ "میں نے نگرانی کرتے ہوئے معلوم کیا

کہ وہ لڑکی جس نے سکاٹ لینڈ والوں کی طرز کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے چند گھنٹے بعد محل کے ایک بغلی دروازہ کی راہ سے باہر گئی۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ کہاں۔ میرا چونکہ مکان پر رہنا ضروری تھا۔ اس لیئے میں اس کا پیچھا نہ کر سکا۔ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اگر میں اس کے پیچھے جاتا۔ تو کئی شبہات پیدا ہوتے۔ خیر اس سے قریباً گھنٹہ بھر بعد وہ واپس آئی۔ اور میں چھپ کر دیکھتا رہا۔ کہ وہ کہاں جاتی ہے۔ میری نظروں کے سامنے وہ اس کمرہ میں داخل ہوئی۔ جہاں اینڈریو لیسلی ٹھیرا ہوا تھا۔ میں نے بدستور نگرانی جاری رکھی۔ تھوڑی دیر بعد ارل بھی اسی کمرہ میں داخل ہوا۔ اور قریباً دس منٹ وہاں ٹھیرا۔ اتنے میں تاریکی پھیل گئی تھی۔ اس لیئے گیلری میں ہر طرف لیمپ جلا دیئے گئے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ارل کمرہ سے باہر نکلا۔ ادھر اینڈریو لیسلی یا کم از کم اسی قد و قامت کا ایک شخص جس کا بدن کھلے لبادہ میں لپٹا ہوا تھا۔ اس جوان عورت کو ساتھ لیئے باہر آیا۔ وہ میری نظروں کے سامنے زینہ کی راہ سے نیچے اتر گئے۔ اور اس کے بعد معلوم نہیں کہاں گئے۔ بہرحال میں نے اس کے بعد انہیں نہیں دیکھا۔ اس وقت سے وہ کمرہ کھلا ہوا ہے۔ اور جس طرح اس شخص کی آمد سے پہلے دستور تھا۔ اب بھی جو چاہے اس میں جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ ساری عمارت میں اب کوئی کمرہ خاص احتیاط سے بند نہیں کیا جاتا۔ اس لیئے میرا قیاس یہی ہے۔ کہ اینڈریو لیسلی اس وقت کے بعد کہ میں نے اُسے رخصت ہوتے دیکھا۔ واپس نہیں آیا۔"

فادر پیٹر تھوڑی دیر بہ حالت اضطراب میں کچھ سوچتا رہا۔ اس کے بعد اس نے میز پر رکھی ہوئی چاندی کی گھنٹی بجائی۔ جس کی آواز سُن کر اس کا اپنا خادم جس نے سیاہ مخمل کا سادہ سوٹ پہنا ہوا تھا۔ حاضر ہوا۔ اس سے مخاطب ہو کر اس نے کہا۔ "انیتھنی اسی وقت فوج کے کپتان کے پاس جاؤ۔ اور کہہ دو۔ کہ میں نے جو احکام دیئے تھے۔ اُن کو منسوخ سمجھا جائے۔"

خادم نے ادب سے سر جھکایا۔ اور رخصت ہو گیا۔ اس کے چلے جانے پر فادر پیٹر بدستور تھوڑی دیر گہری فکر میں رہا۔ پھر کہنے لگا۔

"بالکل صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ شخص اینڈریو لیسلی وزیر اعظم کے محل سے رخصت ہو چکا اور اس کی روانگی میں ایسے عزم و احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ کہ تعاقب میں بھی کامیاب ہونے کی امید نہیں۔ اس لیئے سمجھو کہ سر دست اینڈریو لیسلی میرے ہاتھ سے نکل گیا۔ اس نے پھر ایک بار مجھ پر کامیابی حاصل کی۔ کیونکہ اب میرے پاس ایک بھی ثبوت ایسا موجود نہیں۔

جس سے میں اس کا جرم ثابت کرسکوں۔ مگر یقین جانو۔ کہ یہ کامیابی عارضی ہے۔ وہ کسی گہری سازش میں اُلجھا ہوا ہے۔ اور گذشتہ کامیابیوں سے حوصلہ پاکر ضرور آئندہ بھی اپنی شرارتوں کو جاری رکھیگا۔ مائیکل اگر تمہیں بہترین انعامات جو کبھی اس دنیا میں مل سکتے ہیں۔ حاصل کرنے کی خواہش ہو۔ تو نگرانی کا سلسلہ بدستور جاری رکھنا۔ اور میں یقین دلاتا ہوں کہ معاوضہ تمہاری امیدوں سے ہرگز کم نہ ہوگا۔"

یہ کہتے ہوئے فادر پیٹر نے میز کی دراز کھول کر ایک تھیلی نکالی جس میں بہت سے طلائی سکے بند تھے۔ ان میں سے بارہ اس نے مائیکل کو دیئے۔ جنہیں وصول کرکے اس نے پھر ایک بار لبادہ پہن لیا۔ اور رخصت ہوا۔

اس کے چلے جانے پر فادر پیٹر اپنے دل سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "سنڈرلینڈ پھر ایک بار بچ گیا۔ مگر جو سازشیں وہ کر رہا ہے۔ ان کے دام میں وہ اس طرح اُلجھا ہوا ہے۔ کہ انجام کار اس کا بچ نکلنا قطعاً غیر ممکن ہے۔ وہ سمجھتا ہے خاندان سٹوارٹ کا عہد حکومت قریب ہے۔ اور اس لیئے وہ اس نمائندہ فسق و فجور سے تعلقات پیدا کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اس کے گذشتہ طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کے دل میں بادشاہ کے لیئے جسے اس پر کامل اعتماد ہے۔ ذرا بھی احساس شکرگذاری نہیں۔ جو شخص اُسے دولت و عزت دے۔ وہ اسی کا ہو رہنے کو تیار ہے۔ صرف ایک پہلو سے اس کی حکمت عملی میری اپنی تجاویز کے مطابق رہی ہے۔ یعنی یہ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ منحوس خبروں کو بادشاہ کے کانوں تک نہ پہنچنے دیا جائے تاکہ اس نے دین حق کی اشاعت کے لیئے۔ جو کار عظیم اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اس میں روک پیدا نہ ہو۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس معاملہ میں بھی وہ کس لیئے میرا ہمخیال بنا۔ ظاہر ہے کہ بادشاہ کو غلط فہمی میں مبتلا رکھنے کے لیئے تاکہ اس اثنا میں وہ اس فاسق ولندیز سے اپنی سازشوں کا سلسلہ جاری رکھ سکے۔ اور انجام کار اس حملہ میں جو اس کے پیش نظر ہے۔ کامیابی ہو۔ لیکن میرا نقطۂ خیال اس سے مختلف ہے۔ میں نے آج تک ہمیشہ اس بات کو مد نظر رکھا ہے کہ بادشاہ ایسی خبروں سے خوف زدہ ہو کر ان تدابیر سے دست بردار نہ ہو جائے۔ جو اس نے اس مذہب کی اشاعت کے لئے اختیار کی ہوئی ہیں۔ جس سے میرا تعلق ہے۔ سنڈرلینڈ نے بادشاہ کو اس لیئے حفاظت کا یقین دلایا ہے۔ کہ وہ اس کے زوال پذیر ہونے کا خواہشمند ہے میں نے اس لیئے کہ میں اس کے صحیح راہ پر چلنے کا خواستگار ہوں۔ لیکن کیا ولیم سکنہ ہالینڈ

کی کامیابی کا ذرا بھی امکان ہے ؟ یقیناً نہیں۔ اور اگر ہو تو پھر میری حکمت عملی کا انجام کیا ہوگا ؟ پس لازم ہے کہ میں بھی انسدادی تدابیر کا مشورہ دوں۔ مگر اس کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو۔ ایسی خبروں کو بادشاہ کے کانوں تک پہنچنے سے بدستور روکے رکھوں جن سے اس کے خوف زدہ ہونے کا احتمال ہو"

فادر پیٹر کے خیالات کا سلسلہ یہاں تک پہنچا تھا۔ کہ اس کا خادم کسی قدر تیز چلتا ہوا کمرہ میں داخل ہوا۔

اس سے مخاطب ہو کر اس نے دریافت کیا "میرے احکام کی تعمیل ہوئی ؟"

"جی ہاں ہو گئی"۔ ایتھنی نے جواب دیا "سنڈر لینڈ کے مکان پر جو مہم جانیوالی تھی اُسے روک دیا گیا۔ لیکن ملکہ معظمہ نے درخواست کی ہے۔ کہ آپ فوراً شہزادہ ویلز کے کمرہ میں ان سے ملیں"

"وہاں !" فادر پیٹر نے متعجب ہو کر کہا۔

"جی ہاں وہیں۔ شہزادہ کو تشنج ہے۔ اور ملکہ سخت پریشانی کی حالت میں ہیں۔"

"میں ابھی جاتا ہوں"۔ فادر پیٹر نے کہا۔ مگر رخصت ہونے سے پہلے اس نے بعض ضروری کاغذات کو جنہیں وہ میز پر رکھے ہوئے پڑھ رہا تھا۔ دراز میں بند اور مقفل کر دیا۔

اس کے بعد وہ ایک لمبی غلام گردش سے گذر کر محل کے دوسرے حصہ کی طرف چلا۔ ایک دالان سے گذرنے کے بعد جس میں ملکہ کی چند سہیلیاں اور دو تین خادمائیں جمع تھیں۔ وہ محل کے اس حصہ میں وارد ہوا۔ جہاں شیر خوار شہزادہ اس کی انا اور خادمائیں رہتی تھیں۔ شہزادہ کی عمر صرف تین ماہ کی تھی۔ وہ پیدائشی مریض تھا۔ اور تشنج کا دورہ اُسے بارہا ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دو شاہی طبیب ہر وقت محل میں حاضر رہتے تھے۔ بادشاہ اور ملکہ کو اپنے اکلوتے بچہ کی سلامتی کا بہت خیال تھا۔ کیونکہ ان کے خاندان کا سلسلہ جاری رہنے کا انحصار اسی ننھی ہستی پر تھا۔ اصل یہ ہے کہ دربار شاہی کے وہ دغاباز اہلکار جو باطن میں بدخواہ مگر ظاہر میں بادشاہ کے پورے وفادار تھے محض اس شہزادہ کی ہستی ناچیز کی بنا پر شاہ جیمز کو حفاظت کے غلط خیال میں مبتلا رکھنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ کیونکہ اُن کی طرف سے یہ دلیل پیش کی جاتی تھی۔ کہ ولیم سکنہ ہالینڈ کا چڑھائی کرنا اس لیے غیر ممکن ہے۔ کہ عزل کی صورت میں شہزادہ کو بقیہ ریجنسی والے حکومت مشتہر کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے مختلف دلائل ان غدار مشیروں

کی طرف سے اکثر پیش ہوتے رہتے تھے۔ جو مختلف وجوہ سے بادشاہ اور ملکہ کو غلط فہمی میں مبتلا رکھنا ضروری سمجھتے تھے۔ ان میں سے بعض ذاتی اغراض کے لئے ایسا کرتے تھے۔ بعض لاعلمی کی وجہ سے اور بعض اس لئے بھی کہ وہ سمجھتے تھے۔ عام رعایا شاہ جیمز کی پوری وفادار ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے بادشاہ سے ہمیشہ یہی کہا جاتا تھا۔ کہ اول تو کسی غیر ملکی حملہ کا احتمال نہیں اور اگر ہو۔ تو اس کا نتیجہ عملی طور پر کچھ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال جیسا کہ ناظرین نے دیکھ لیا۔ جیمز اور میری اب رفتہ رفتہ صحیح حالات کو سمجھنے لگے تھے۔ اگرچہ اب بھی وہ اپنے شیر خوار بچہ کو اپنی حکومت کا سلسلہ جاری رہنے کا یقینی ذریعہ تصور کرتے تھے۔

مگر ہمیں سلسلہ داستان جاری رکھنا چاہیئے۔ دالان سے گذر کر فادر پیٹر ایک شاندار اور آراستہ کمرہ میں داخل ہوا۔ جہاں ایک مسند پر رکھی ہوئی صوفہ پر جو قرمزی مخمل سے منڈھی ہوئی تھی کمسن شہزادہ لیٹا ہوا تھا۔ ملکہ اس کے سرہانے بیٹھی بحالت فکر ان تدابیر کا اثر دیکھ رہی تھی۔ جو اطبائے شاہی نے بچہ کی تکلیف کو کم کرنے کے لئے اختیار کی تھیں۔ اس کی کرسی کے پیچھے خود بادشاہ کھڑا ہوا تھا۔ اور اس کے چہرہ سے بھی سخت پریشانی کا اظہار ہوتا تھا۔ دو کھلایاں۔ شہزادہ کے کمروں کی مہتمم عورت نیز ملکہ کی سہیلیوں میں سے دو خواتین پاس حاضر تھیں۔

صوفہ کے قریب پہنچکر فادر پیٹر نے جیسا کہ اس کا معمول تھا۔ بادشاہ اور ملکہ کو جھک کر سلام کیا۔ اور اس کے بعد دوزانو ہو کر بلند آواز میں دعا کرنے لگا حسن اتفاق سے ڈاکٹروں کی دی ہوئی دوا کا اثر بھی ظاہر ہونے لگا تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں شہزادہ کا تشنج کم ہوا۔ حالت بہتر ہو گئی۔ اور چند منٹ کے عرصہ میں ڈاکٹروں کے بیان سے وہ فکر و تشویش جو بادشاہ اور ملکہ کو محسوس ہو رہی تھی۔ رفع ہو گئی۔ اس اثنا میں فادر پیٹر کی دعا کا سلسلہ بدستور جاری تھا۔ جس سے بادشاہ اور ملکہ کو یقین ہو گیا۔ کہ بچہ کو دوا کے باعث نہیں بلکہ دعا کی وجہ سے صحت ہوئی ہے۔

"مقدس باپ" شاہ جیمز نے فادر پیٹر کو جو اب دعا ختم کر کے سیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔ ایک طرف بلاتے ہوئے کہا "میں کس منہ سے آپ کا شکریہ ادا کروں۔ یہ آپ ہی کی دعا کا اثر ہے کہ بچہ نے دوبارہ زندگی حاصل کی ہے۔ اس کے لئے ایک باپ اور بادشاہ کا دلی شکریہ قبول کیجئے۔ اور اس کے بعد یہ بتائیے کہ کیا وہ ہم سنڈر لینڈ کے مکان کی طرف روانہ ہو گئی؟"

"نہیں حضور۔" فادر پیٹر نے جواب دیا۔ کیونکہ جو اطلاع مجھے اب موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اینڈٹر یو لیسلی دفعتاً عدم پتہ ہو چکا ہے۔"

"عدم پتہ!" ملکہ نے جو اس وقت اس مقام کے قریب پہنچ گئی تھی۔ جہاں بادشاہ اور پادری گفتگو کر رہے تھے۔ کہا۔ "مگر یہ کیونکر ہوا؟" اور یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں کا وہ اضطراب جو بچہ کی خرابی صحت سے نمودار تھا۔ انتہائی جوش کی حالت میں بدل گیا۔

"بانو جو کچھ میں عرض کر رہا ہوں وہ صحیح ہے۔" فادر پیٹر نے کہا۔ لیکن اس کا مجھے علم نہیں کہ کیا لیسلی کے فرار کا باعث کوئی اس قسم کی خفیہ اطلاع تھی۔ جو اُسے عین وقت پر دی گئی۔"

"اس کے باوجود سنڈر لینڈ کو ضرور گرفتار کر لینا چاہیئے۔ ملکہ نے باصرار کہا۔

"بیگم صاحب معاف کیجئے میری یہ رائے نہیں"۔ پادری نے کہا "ہمارے پاس وزیر اعظم کے خلاف کوئی ثبوت موجود نہیں۔ اور سنڈر لینڈ کا اثر و اقتدار اتنا غالب ہے کہ اُسے بلا ثبوت گرفتار کرنا خطرہ سے خالی نہ ہوگا۔"

"تو کیا آپ کا منشا یہ ہے۔" بادشاہ نے کہا۔ کہ میں ایک ایسے شخص کو اپنا مشیر بنائے رکھوں۔ جو صریحاً غدار ہے میں اس دغاباز سے امور سلطنت میں مشورہ لیتا رہوں۔ اور جب آئے تو اس سے خوش ہو کر ملوں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں وہ میری تباہی کے لئے کوشش کر رہا ہے۔"

"سر دست حضور کو یہ سب کچھ کرنا ہی ہوگا۔" فادر پیٹر نے کہا۔ اور اس کے بعد اس نے اپنے بیان کی تائید میں بعض اور دلائل پیش کئے۔ جن کا ذکر ناظرین کے لئے دلچسپی کا موجب نہیں ہو سکتا۔

"خیر جیسے آپ کی مرضی ہو۔" آخر کار بادشاہ نے کہا۔ اور اس کے بعد صوفہ کی طرف دیکھ کر جہاں شہزادہ لیٹا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔ "خدا کرے کہ وہ خوفناک آفت جس کا خطرہ درپیش تھا ٹل جائے۔"

"کچھ شک نہیں کہ یہ آفت نہایت خوفناک ہوگی۔" فادر پیٹر نے کہا۔ جس سے اس کا اشارہ بچہ کی موت کے امکان کی طرف تھا۔

"جب کہ بپتسمہ میں صرف دس دن باقی ہیں"۔ ملکہ کہنے لگی۔

"ہاں اس ماہ کی ۲۳ تاریخ کو ہمارے فرزند عزیز کے متعلق یہ رسم ادا کی جائے گی"

"جس موقعہ پر" فادر پیٹر نے موثر لہجہ میں کہنا شروع کیا۔ "تقدس مآب پاپائے روم نے اپنی عدم حاضری میں شہزادہ موصوف کا دھرم پتا بننا منظور کیا ہے۔"

"اس کے لیے میں بدل آپ کی ممنون احسان ہوں۔ کیونکہ یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔" ملکہ نے فادر پیٹر کی طرف شکر گذاری کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد یہ مشورہ جو کمرہ کے علیحدہ حصہ میں دبے لفظوں میں ہو رہا تھا ختم ہوا بادشاہ اور ملکہ رات بھر کے لیے اپنے کمرہ میں چلے گئے۔ اور فادر پیٹر اپنی نشست گاہ میں واپس ہوا کئی دن گذر گئے۔ اور کوئی نیا قابل ذکر واقعہ ظہور میں نہ آیا۔ وزیر اعظم ارل آف سنڈرلینڈ حسب معمول بادشاہ اور ملکہ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ لیکن گو ان کی طرف سے پوری ظاہرداری سے کام لیا جاتا۔ تاہم وزیر اعظم کے پاس یہ معلوم کرنے کے خفیہ ذرائع تھے۔ کہ میری نسبت بادشاہ کے دل میں شبہات پیدا ہو چکے ہیں۔ فادر پیٹر جہاں تک ممکن ہوتا۔ اس سے پرے ہی رہتا۔ اگرچہ پھر بھی یہ ظاہر نہ ہونے دیتا تھا۔ کہ وہ عمداً ایسا کرتا ہے۔ ان ایام میں راڈرک بھی وزیر اعظم سے نہیں ملا۔ فی الحقیقت سنڈرلینڈ کچھ تو سرکاری معاملات اور کچھ اپنی خفیہ سازشوں میں اتنا منہمک اور مصروف رہا۔ کہ اسے راڈرک سے ملنے کی فرصت ہی نہیں ہوئی۔ گو جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں۔ اس کے دل میں راڈرک کی نسبت بعض خاص تجاویز تھیں جنہیں اس نے نظر انداز نہیں کیا تھا۔

محل میں قیام پذیر ہونے کے بعد راڈرک اور ایلین کی زندگی امید سے زیادہ پرسکون ثابت ہوئی۔ انہیں ان کے کمرہ میں ہی کھانا پہنچا دیا جاتا تھا۔ اور نوکر افسر اور اہلکار سب بڑے ادب واحترام سے پیش آتے تھے۔ کیونکہ شاہ جیمز کی دلی خواہش یہ تھی۔ کہ چند ہفتوں کا عرصہ جو وہ قصر شاہی میں بسر کریں۔ ان کے لیے ہر طرح باعث آرام ثابت ہو۔ تاکہ جب وہ سکاٹ لینڈ میں واپس جائیں۔ تو ان کے منہ سے بادشاہ اور ملکہ کی تعریف ہی نکلے۔ جو کچھ بھی ہو۔ یہ خاص رعایت تھی۔ کہ راڈرک اور ایلین کو شاہی محل میں رہتے ہوئے گھر کی سی آسائش مہیا کی جاتی تھی۔ جس سے وہ اپنا وقت اپنی خواہش کے مطابق بڑے اطمینان کے ساتھ بسر کر سکتے تھے۔ تین چار موقعوں پر رات کو انہیں بادشاہ اور ملکہ نے طلب کیا۔ اور ایک بار انہیں شیر خوار شہزادہ بھی دکھایا گیا۔ ایک اور موقعہ پر لیڈی ایلین کو محل کے اس حصہ میں آنے کی بھی اجازت دی گئی۔ جو شہزادہ کے لیے مخصوص تھا۔ اور چونکہ یہ خاص رعایت انہی لوگوں کو دی جاتی تھی جن پر بادشاہ اور

ملکہ بہت مہربان ہوں۔ اس لئے راڈرک اور ایلین بجا طور سے اپنی خوش قسمتی پر نازاں تھے۔ پھر بھی اصل یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ اسی صورت میں خوش رہتے تھے۔ کہ جب ایک دوسرے کی صحبت میں ہوں۔

اسی طرح وقت گذرتا گیا۔ حتے کہ وہ یوم سعید جب شہزادہ کو ہنبسمہ دیا جانا تھا۔ قریب آ گیا اس موقعہ پر ۲۲ ستمبر کی رات کو ارل آف سنڈرلینڈ کی طرف سے راڈرک کے نام ایک خط موصول ہوا جس میں اُسے وزیر اعظم کے مکان واقع سینٹ جیمز سکوئر میں مدعو کیا گیا تھا۔

باب ۔ ۱۵

شہزادہ ولی عہد کا راز

آٹھ اور نو بجے کے درمیان راڈرک اپنے خادم ولیم فاکنر کو ساتھ لیئے سابق کی طرح ایک مشتمل پردار لباس کے پیچھے ارل آف سنڈرلینڈ کے مکان کو روانہ ہوا جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں وہ اب تک وزیر اعظم کی نسبت کوئی خاص رائے قائم نہیں کر سکا تھا کبھی وہ سوچتا تھا کہ ممکن ہے اینڈ ٹریو لیسلی ارل ہی کا جاسوس ہو جس صورت میں صاف ظاہر تھا۔ کہ وزیر اعظم شاہ جیمز کا غدار نہیں۔ بلکہ وہ اپنے طور پر اس کی بہتری کے لیئے کوشش کر رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی قرین قیاس تھا کہ لیسلی اب تک کونٹ ڈی ہیملیڈر کا وفادار خادم اور شہزادہ جارج کا حامی ہو جس حالت میں سنڈرلینڈ کی غداری صاف طور پر ثابت تھی۔ بہرحال بہت غور و خوض کرکے بھی راڈرک اب تک یہ فیصلہ نہیں کر سکا تھا۔ کہ ان دو صورتوں میں سے کس کو قرین قیاس سمجھنا چاہیئے۔ گمان غالب یہی تھا۔ کہ سنڈرلینڈ اپنے بادشاہ کا غدار ہے۔ کیونکہ اُسے یاد تھا۔ کہ جب اس نے اول مرتبہ اس سے اینڈریو لیسلی کی موجودگی کا ذکر کیا۔ تو وزیر اعظم کے چہرہ پر اضطراب و پریشانی کی علامات نمودار ہو گئی تھیں۔ ایسے حالات میں کیا عجب کہ سنڈرلینڈ کا یہ بیان کہ لیسلی میرا اپنا جاسوس ہے محض ایک بناوٹ ہو۔ اور اس نے یہ بات محض راڈرک کے شبہات کو ٹالنے کی غرض سے کہہ دی ہو۔ مگر راڈرک کی عادت تھی۔ کہ وہ کسی معاملہ کی نسبت جلدی میں یا کامل ثبوت حاصل کرنے کے بغیر کوئی رائے قائم نہ کرتا تھا پس جس وقت اُسے وزیر اعظم کا رقعہ ملا تو وہ بلا تامل اس کی ملاقات کے لئے آمادہ ہو گیا۔ خصوصاً اس لیئے کہ اس زمانہ میں

وزیر اعظم کے اختیارات اتنے وسیع تھے۔ کہ اس کا دعوتی خط احکام شاہی سے کم حیثیت نہ رکھتا تھا۔

جب راڈرک سنڈرلینڈ ہوس میں گیا۔ تو سابق کی طرح ایک خادم نے اس کو اسی تکلف کمرہ میں پہنچا دیا جس میں ایک بار پہلے اس کی وزیر اعظم سے ملاقات ہوئی تھی۔ چنانچہ اندر داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ ارل ایک آرام دہ صوفہ پر اطمینان سے لیٹا ہوا ہے۔ اور کمرہ کے وسط میں کئی طرح کی نادر شرابیں۔ پھل اور کئی اور نعمتیں حاضر ہیں۔

"میرے عزیز دوست" ارل نے بڑے اخلاق سے راڈرک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ "آپ نے سمجھا ہوگا امور سلطنت کے انہماک میں میں نے آپ کو بالکل ہی بھلا دیا۔ مگر حقیقت حال یہ نہیں۔ فی الحقیقت میں کچھ عرصہ سے بعض اہم ملکی معاملات میں اتنا مصروف رہا ہوں کہ آپ کی ملاقات کے لیئے فرصت نہیں پا سکا۔ بہر حال سب سے پہلے میں اس لیئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس شخص کی نسبت جس کا نام لینا ضروری نہیں۔ مگر جسے آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ یعنی وہ جسے آپ نے میرے مکان میں پہچانا تھا۔ قابل قدر سکوت سے کام لیا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ آپ نے اپنی بیگم لیڈی ایلن کی شرکت سے ایک قابل تعریف فعل سرانجام دیا۔ یعنی شخص مذکور کی بیوی کو بروقت اطلاع دیدی۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ وہ خطرہ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی کسی بات سے پیش نہیں آیا تھا۔ بہر حال میرے لئے اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ کہ اس خطرہ کا اصلی ماخذ کیا تھا۔ میں نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا۔ کہ فادر پیٹر سے محتاط رہنا لازم ہے۔ اور اب میں صاف طور پر آپ کے روبرو اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ وہ میرا مسلمہ دشمن ہے۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ میرے بہت سے نوکروں میں کوئی شخص ضرور ایسا ہے۔ جو میری نسبت ہر قسم کی اطلاع اسے دے آتا ہے اور میں نے یہ معلوم کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔ کہ وہ شخص کون ہے۔ مگر اب تک معلوم نہیں کر سکا۔ لیکن سر راڈرک آپ کھڑے کیوں ہیں؟ میرے دوست تشریف رکھئے۔ کئی طرح کی شراب حاضر ہے۔ جو پسند ہو اس کا شغل کیجئے۔"

ارل نے یہ گفتگو اس انداز سے کی تھی۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ اس شخص کو جس کی عداوت سے وہ پوری طرح واقف ہے۔ بالکل حقیر سمجھتا ہے۔ مگر راڈرک کو اس پر سخت تعجب ہوا۔ کہ فادر پیٹر جیسے ذی اثر شخص کو اپنا دشمن جانتے ہوئے وزیر اعظم کے دل میں ایسا سکون کیونکر قائم رہ سکتا ہے شراب کا ایک ادھ جام پر کر کے سنڈرلینڈ پھر اپنی صوفہ کے نرم گدوں پیچھے کی طرف جھک گیا۔ اور اسے ایک گھونٹ پیتے ہوئے کہنے لگا۔ "مجھے اس بارہ میں کامل یقین ہو چکا ہے

کہ بادشاہ اور ملکہ سمجھتے ہیں۔ میں ان سے غداری کر رہا ہوں۔ یہ بات مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ کہ گو ظاہر میں وہ بڑے تپاک سے پیش آتے ہیں۔ مگر باطن میں مجھے اپنا دشمن ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن مجھے ان کی رائے کی اسی طرح کچھ پرواہ نہیں جیسے فادر پیٹر کی نفرت کی۔ سر راڈرک پیج جانیئے سلطنت کی اصلی باگ میرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اور میں اُسے چھوڑ دوں تو یہ گھروندہ آج ہی بگڑ سکتا ہے۔ ملک کی سب سے زبردست جماعت میری مددگار ہے۔ کیونکہ ایک طرف کیتھولک فریق یہ محسوس کرتا ہے کہ اس نے جو فوائد حاصل کئے۔ وہ میری ہی کوشش کا نتیجہ ہیں۔ اور دوسری جانب پراٹسٹنٹ بھی اس حقیقت سے ناآشنا نہیں۔ کہ اگر میری ذات شامل حال نہ ہوتی۔ تو نہ معلوم شاہی حماقتیں کونسی انتہائی صورت اختیار کرتیں۔ پس ملک کی موجودہ حالت میں میری ہستی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور اس لحاظ سے کوئی میری نسبت کچھ بھی خیال رکھتا ہو۔ بہرحال میں اپنے آپ کو ہر طرح محفوظ اور مصئون سمجھتا ہوں۔"

وہ گفتگو کرتے ہوئے رُک گیا۔ اور حسب معمول شراب پیتے ہوئے کنکھیوں سے راڈرک کے چہرہ کی طرف دیکھتا رہا۔ گویا یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ میرے الفاظ کا اس پر کیا اثر ہوا ہے۔ مگر راڈرک کی سنجیدگی میں ذرا فرق نہیں آیا۔ اس کے چہرہ سے اس کے دلی خیالات کا اندازہ کرنا سخت مشکل تھا۔ گو باطن میں وہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا۔ کہ ارل کس لئے مجھ سے اس بے تکلفانہ پیرایہ میں گفتگو کر رہا ہے۔

دوبارہ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے سنڈرلینڈ نے کہا "خیر اگر فادر پیٹر کا ایک جاسوس میرے گھر میں ہے۔ تو مجھے بھی اس کا اطمینان حاصل ہے۔ کہ میرے اپنے جاسوس دربار شاہی میں موجود ہیں ..."

"مائی لارڈ۔ میں التجا کرتا ہوں۔ کہ اس ذکر کو جانے دیجئے"۔ راڈرک نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میں ان دنوں بادشاہ سلامت کا نمک خوار ہوں۔ اور گو مجھے غیبت سے سخت نفرت ہے تاہم اگر آپ کی طرف سے انکشافات کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں ان واقعات کو بادشاہ کے گوشگذار کرنے کا فرض انجام دینے میں تامل کروں گا۔"

"پیارے راڈرک"۔ ارل نے بے تکلفی کی راہ سے کہا۔ "مجھے کامل یقین ہے۔ کہ تم اس طرح کی کوئی حرکت نہ کرو گے۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ شخص جس نے محض اپنی طبعی فیاضی کے باعث ایک نوجوان عورت کو بروقت خبردار کر کے اس کے شوہر کی جان بچائی۔ وہی اس شخص کی رازداری نہ

گفتگو کو جو اس کا سچا دوست ہے۔ کبھی ظاہر کر دیگا۔"

"مائی لارڈ میں اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں۔" راڈرک نے استقلال کے لہجہ میں کہا کہ میں نے وہ اطلاع جس کا آپ ذکر کرتے ہیں۔ محض اس جوان عورت کی حالت پر رحم کھا کر دی تھی۔ ورنہ مجھے اس مردستہ سے کوئی ہمدردی نہیں۔ جس کی جان اس ذریعہ سے بچی۔ فی الحقیقت میں اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اینڈریو لیسلی کو گرفتاری سے بچا کر میں نے بادشاہ کا ایک فرض خاص انجام دینے میں سخت کوتاہی کی۔ لیکن یہ بھی مجھ سے برداشت نہ ہوتا تھا۔ کہ ایک نیک نہاد جوان عورت اپنی شادی ہونے کے دن ہی انتہائی مصیبت میں مبتلا ہو۔ اور میں چپ چاپ کھڑا دیکھا کروں"

"مگر میں نے یہ کب کہا تھا۔ کہ اینڈریو لیسلی بادشاہ کا غدار ہے؟" سنڈر لینڈ نے راڈرک کے چہرے کی طرف تیز نظر غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "بہر حال ٹھہریئے۔ میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ حقیقت میں نے آج رات آپ کو محض ان سرسری باتوں کے لیے تکلیف نہیں دی۔ میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے۔ کہ مجھے چند خاص معاملات پر گفتگو کرنا تھا۔ کیا آپ کو کسی ایسے غیر معمولی اہمیت کے واقعہ کا علم ہے۔ جو گذشتہ دو تین گھنٹہ کے عرصہ میں محل شاہی میں ظہور پذیر ہوا ہے؟"

"نہیں مائی لارڈ"، راڈرک نے وزیر اعظم کی طرف نظر حیرت سے دیکھتے ہوئے جواب دیا "مجھے اتنا معلوم ہے۔ کہ آج صبح شہزادہ ویلز کو تشنج کا دورہ ہوا تھا۔ مگر جب سے میں قصر شاہی میں آیا ہوں۔ تین چار بار اسی طرح ہو چکا ہے۔ اور ہر بار قابل اطبا کی کوشش سے مرض رفع ہو جاتا ہے۔"

"ہوں!" ارل نے چہرہ کو ایک خاص طرح کی صورت دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد وہ تین گھونٹ شراب کے اور پی کر وہ کہنے لگا۔ "مسٹر راڈرک یہ وقت ایسا ہے۔ جب آپ جیسے ہونہار جوان اپنے لئے روشن مستقبل تیار کر لیتے ہیں۔ آپ والئے گلنگو کے فرزند اور لارڈ ڈگلن فان کے وارث ہیں۔ اس لئے کوہستان سکاٹ لینڈ میں آپ کا اثر غالب ہے۔ ان دو امرائے آپ کو صید رمقام میں بھیجا ہے۔ اور آپ محل شاہی میں فروکش ہیں۔ جہاں رہ کر آپ کو بادشاہ اور ملکہ کی عادات سے واقف ہونے کا موقعہ حاصل ہے۔ اس لئے والی گلنگو میں واپس جا کر آپ اس قسم کی خبر دے سکیں گے۔ جس سے یا تو آپ کے والد اور خسر اور اُن کے معاونوں کے دلوں میں شاہ جیمز کی وفاداری کو اور بھی تقویت حاصل ہو۔ یا اُن پر ثابت ہو جائے۔ کہ بادشاہ اتنا

کم مایہ ہے۔ کہ اس کی حمایت کرنا بے جا اور لاحاصل ہے۔۔۔ ٹھہریئے میری بات سنیئے۔ اور قطع کلام کی کوشش نہ کیجئے۔ آپ کی حالت اس وقت بے حد ذمہ داری کی ہے۔ وہ وقت دور نہیں۔ جب خاندان سٹوارٹ پر ایک زبردست وار ہوگا۔ آپ جانتے ہیں۔ وہ وار کس طرف سے ہونے والا ہے۔ کیونکہ ولندیزی تیاریاں کسی سے مخفی نہیں۔ پس جو کچھ آپ گفتگو میں واپس جا کر کہیں گے۔ اس کے مطابق ہی آپ کے والد اور متعلقہ قبائل جن پر اُن کا اثر ہے عمل کریں گے اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ آپ کی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ یا تو انہیں ایک ایسی حکومت کا مقلد بنا دے گا۔ جس کی حمایت سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں۔ یا اس فریق کی امداد پر آمادہ کرنے کا باعث ہوگا جس کی کامیابی ہر طرح یقینی ہے۔ اگر وہ علانیہ اس آخری معاملہ سے ہمدردی ظاہر نہیں کر سکتے۔ تو اُنہیں کم از کم اظہار خصومت سے باز رہنا چاہیئے۔ تاکہ یہ تحریک پروٹسٹنٹ سکاٹلینڈ میں بھی اُسی طرح تقویت حاصل کر جائے۔ جیسے اس نے انگلستان میں حاصل کی۔"

"اُف آپ اسی ملک کے وزیر اعظم ہو کر صاف لفظوں میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ولندیزی اپنے وار میں کامیاب ہونگے۔" راڈرک نے غصہ کے لہجہ میں کہا۔ "مائی لارڈ کیا وجہ ہے۔ کہ نہ آپ اپنی فوجیں جمع کرتے ہیں۔ اور نہ جہاز۔ نہ آپ کی طرف سے کسی قسم کی حفاظتی تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں؟"

"اس لئے کہ نہ بری فوجیں قابل اعتماد ہیں۔ اور نہ بحری" سنڈرلینڈ نے پُرسکون لہجہ میں جواب دیا۔ "فی الحقیقت وہ دونو غدر کی سی حالت میں ہیں۔ اگر میں آج اس قسم کے احکام صادر کروں۔ جن کا آپ امور سلطنت سے بے خبری کی وجہ سے مشورہ دے رہے ہیں۔ تو کوئی اُن کی تعمیل نہ کرے گا۔ اور وزیر اعظم کی حیثیت میں اس کا سارا الزام میرے سر پر ڈالا جائے گا۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس موقعہ پر کیا کہنا چاہتے ہیں۔ آپ کا منشا یہ ہے۔ کہ مجھے اپنا عہدہ کسی اور کے لئے خالی کر دینا چاہیئے۔ مگر کیا میں نے اس گفتگو کے آغاز ہی میں آپ سے یہ بات نہیں کہہ دی تھی۔ کہ میری ہستی موجودہ حالات سے خاص طور پر وابستہ ہے؟ اگر میں آج امور سلطنت سے دستکش ہو جاؤں۔ تو کل ہی سارے اجزا کا منتشر ہو جانا یقینی ہے۔ پس موجودہ حالات میں ایک ہی طریقہ قابل عمل ہے۔ اور وہ یہ کہ معاملات جو صورت بھی اختیار کر رہے ہیں۔ اُسے ظہور میں آنے دیا جائے۔"

"اگر یہی بات ہے۔ تو معاف کیجئے۔ میں اس گفتگو کو زیادہ عرصہ نہیں سُن سکتا۔" اور یہ کہتے

ہوئے راڈرک اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مگر نہیں آپ کا فرض ہے۔ کہ تصویر کے ہر پہلو کو دیکھیں۔" ارل نے باصرار کہا۔ "کیا آپ اس لئے انگلستان میں نہیں آئے کہ لندن کے صحیح حالات معلوم کریں؟ ایک دیانت دار نوجوان کی حیثیت میں آپ کی پوری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ معاملہ کے ہر پہلو کو سوچیں۔ کیا یہ دُور اندیشی ہے۔ کیا یہ مصلحت بینی ہے کہ آپ بعض خاص خیالات و تعصبات کے تابع ہو کر واقعات سے آنکھیں بند کئے گلنکو میں واپس جائیں۔ اور اپنے والد، خسر اور اُن کے متعلقین کو وہ حالات سنائیں۔ جو سراسر غلط ہیں۔ اور انہیں ایک ایسے معاملہ کا مددگار بنانے کی کوشش کریں۔ جو یقیناً ان کی تباہی کا موجب ثابت ہو گا؟ نہیں سر راڈرک میں آپ کو اتنا نادان نہیں سمجھتا۔"

راڈرک جو اس بحث سے تنگ آگیا تھا۔ اب گفتگو ختم کرنے کی غرض سے کہنے لگا۔ "سنیئے صاحب ان باتوں کا مجھ پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ ہاں اگر آپ کسی طرح یہ ثابت کر سکتے ہوں کہ شاہ جیمز کی حمایت کرنا انصاف و دیانت کے خلاف ہے۔ تو میں آپ کے استدلال کو غور اور توجہ سے سنونگا۔ اور اس صورت میں یہ بھی ممکن ہے۔ کہ آپ میرے خیالات میں تبدیلی پیدا کر سکیں"

"بہت اچھا۔ یوں ہی۔" ارل نے جواب دیا۔ اور اس کے بعد بیش قیمت ہیروں سے مرصع گھڑی میں وقت دیکھ کر کہنے لگا۔ "ہاں میری رائے میں اب موقعہ ہے۔ مگر ہمیں تنہا جانا چاہیئے آپ کے ساتھ آپ کا خادم بھی ہے۔ تو اُسے ہماری واپسی تک یہیں انتظار کرنا ہوگا۔"

"ہاں وہ انتظار کریگا۔ مگر چلنے سے پہلے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ میں پھر آپ سے عرض کر دوں کہ سیاسی سازشوں کے خطرناک اور پُر پیچ جھگڑوں میں اُلجھنے کی مجھے قطعاً خواہش نہیں ہے۔"

"اور نہ اس کی ضرورت ہے۔" سنڈرلینڈ نے کہا۔ "بلکہ میں ایک دوست کی حیثیت میں آپ کو یہی مشورہ دونگا۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ان سے بچئے۔ لیکن آپ نے مجھ سے ایک ثبوت طلب کیا تھا۔ اور میں اُسے مہیا کرنے کو تیار ہوں۔ یقین ہے اب آپ اپنی بات سے پیچھے نہ ہٹیں گے۔"

"نہیں مائی لارڈ" راڈرک نے فخر و استقلال کے ساتھ جواب دیا۔ "قومی آن ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ منہ سے نکلی ہوئی بات کے خلاف عمل کیا جائے۔ اگر ہمیں چلنا ہی ہے۔ تو چلئے میں حاضر ہوں۔"

ارل آف سنڈرلینڈ راڈرک کو ساتھ لے کر ایک اور کمرہ میں داخل ہوا جس کا دروازہ اسی گیلری میں ایک طرف کھلتا تھا۔ یہ جگہ کمرہ لباس کا کام دیتی تھی۔ اندر بے شمار الماریوں میں جن میں سے بعض کے دروازے کسی قدر کھلے ہوئے تھے۔ مختلف اوقات و مدارج کے بے شمار لباس موجود تھے۔ اور ان کے علاوہ دیواروں میں لگی ہوئی کھونٹیوں پہ لاتعداد کوٹ لبادے اور چغے لٹک رہے تھے۔

ارل نے ایک لبادہ اپنے بدن پہ لپیٹ لیا۔ اور راڈرک سے بھی ایسا کرنے کی درخواست کی۔ پھر اپنے سر پہ ہسپانی وضع کی جھکی ہوئی ٹوپی رکھتے ہوئے اس نے راڈرک سے کہا۔ کہ آپ بھی اپنی پہاڑی ٹوپی کی جگہ اس قسم کی ہیٹ پہن لیجئے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور جب یہ تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ تو ارل آف سنڈرلینڈ ایک زینہ کی راہ سے اتر کر اس دروازہ کے قریب پہنچا جو مکان کے پچھلی طرف واقع تھا۔ وہاں سے دونو باہر نکلے۔ اور ایک بھی لفظ کہنے کے بغیر قصر وائٹ ہال کی طرف ہو لئے۔ آگے آگے ارل اور اس کے پیچھے راڈرک چل رہا تھا۔

قصر شاہی کے اس چھوٹے سے دروازہ پر پہنچ کر جس کا ذکر اس سے پہلے باب میں ہو چکا ہے اور جس کی راہ سے ناظرین نے مائکل کو داخل ہوتے دیکھا تھا۔ ارل آف سنڈرلینڈ نے گھنٹی بجائی جس کی آواز سن کر فادر پیٹر کا خادم انیتھنی سنجیدہ صورت بنائے سیاہ مخملی لباس پہنے حاضر ہوا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے ارل کو اس تبدیل شدہ لباس میں بھی فوراً پہچان لیا۔ کیونکہ ایک بھی لفظ زبان سے کہنے کے بغیر وہ وزیر اعظم اور راڈرک کو محل کے اندر لے گیا۔ لیکن اس زینہ پر چڑھنے کی بجائے جو فادر پیٹر کے کمرہ کی طرف جاتا تھا۔ وہ سنڈرلینڈ اور راڈرک کو ساتھ لئے ایک مسقف رستہ سے گذر کر ایسی غلام گردش میں داخل ہوا جس میں آگے چل کر ایک اور زینہ آتا تھا۔

اس جگہ پہنچ کر انیتھنی نے کہا۔ "میں التجا کرتا ہوں۔ کہ یہاں چند منٹ انتظار کیجئے۔"

"بہت اچھا۔ مگر دیکھو۔ جلدی کرنا۔" سنڈرلینڈ نے جواب دیا۔

خادم زینہ کی راہ سے اوپر چڑھ گیا۔ اور وزیر اعظم نے اس دروازہ کو جس کی راہ سے وہ اس جگہ داخل ہوئے تھے۔ اس خیال سے بند کر دیا۔ کہ بے خبری میں کوئی غیر اندر نہ آ جائے۔

"مائی لارڈ۔" راڈرک نے آواز دبا کر کہا۔ "معاف کیجئے۔ مجھے یہ کارروائی بہت ناپسند ہے جس قصر شاہی میں میں ایک مہمان کی حیثیت میں فروکش ہوں۔ اس میں خفیہ طور پر داخل ہونا

پہنچنا گوارا کرتا ہے۔ میں عرض نہیں کر سکتا۔ کہ اس وقت تک کیسے خاموش رہا...“

”اوہ!“ ارل آف سنڈرلینڈ نے لاپروائی سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ ”دوست ایسے باطل خیالات کو دل میں جگہ نہ دیجئے۔ عنقریب آپ ایک ایسی چیز دیکھنے والے ہیں۔ جو باعتبار اہمیت ان سے بالاتر ہے۔“ پھر وہ رک کر کہنے لگا۔ ”کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا۔ کہ اگر فادر پیٹر کے جاسوس میری حرکات کی نگرانی کرتے ہیں۔ تو ہم نے بھی اس کی چار دیواری میں اپنے آدمی متعین کر رکھے ہیں۔ اور عنقریب آپ دیکھیں گے کہ کوئی ایک شخص مجھ سے ملا ہوا نہیں ہے۔ مگر میں پھر تاکید کرتا ہوں اپنے چہرہ کو لبادہ اور ٹوپی کی مدد سے اچھی طرح چھپائے رکھئے۔ کیونکہ یہ غیر ضروری ہے۔ کہ کوئی یہاں آپ کو پہچانے۔ یہ شخص اینتھنی اور وہ لوگ جنہیں ہم عنقریب دیکھیں گے۔ مجھے پہچانتے ہیں۔ اور میری رائے میں اتنا ہی کافی ہے۔ اس کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ آپ کو بھی جانیں۔“

”لیکن مائی لارڈ میں چاہتا ہوں...“

”بس اب اعتراضات رہنے دیجئے۔ کیونکہ واپس جانے کا وقت نہیں ہے۔ علاوہ بریں مجھے یقین ہے۔ کہ تھوڑی دیر میں آپ میرا شکریہ ادا کریں گے۔ کہ میں آپ کو یہاں لایا۔“

اتنے میں سنجیدہ صورت اینتھنی پھر زینہ کی راہ سے نیچے اتر آیا۔ اس زینہ پر اور تمام گردش میں بھی چاندی کے لیمپوں کی روشنی تھی۔ نوکر نے سنڈرلینڈ اور راڈرک کو اوپر چلنے کا اشارہ کیا اور کسی ناقابل بیان کشش کے زیر اثر راڈرک وزیر اعظم کے ساتھ خادم کے پیچھے زینہ پر چڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر میں وہ اس مقام پر پہنچ گئے۔ جہاں یہ زینہ ایک بند دروازہ پہ ختم ہو جاتا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کوئی خفیہ زینہ ہے۔ اس موقعہ پر راڈرک کے دل میں پھر ایک بار احساس تاسف پیدا ہوا۔ کہ میں نے اس معاملہ میں حصہ لینا کیوں منظور کیا۔ مگر اسے زیادہ غور و خوض کی مہلت نہیں ملی۔ کیونکہ جس وقت وہ اس مقام پر پہنچے۔ تو اینتھنی نے تین بار دروازہ پر دستک دی جسے فوراً ایک متوسط العمر عورت نے جو خوشنما لباس پہنے ہوئے تھی۔ کھول دیا۔ راڈرک نے پہچانا۔ کہ یہ شہزادہ ولی عہد کے کمرہ کی مہتمم عورت ہے۔ اس نے ارل آف سنڈرلینڈ کی طرف جو زینہ کے نیچے دروازہ بند کرنے کے بعد منہ چھپانے کی احتیاط کو نظر انداز کر چکا تھا۔ پر معنی انداز سے دیکھا۔ اور پھر راڈرک پر ایک تیز متجسس نظر ڈالی جس نے بدستور اپنے بدن کو ایسے لبادہ میں چھپا رکھا تھا کہ صرف آنکھوں کا حصہ ننگا تھا۔

”یہ شخص ہمارا دوست ہے۔ اور اس پر پوری طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے۔“ ارل نے دبے

لفظوں میں اس عورت سے کہا جس کے بعد وہ ان کے آگے آگے تیز چلتی ہوئی دالان کی راہ سے ایک فراخ کمرہ میں داخل ہوئی۔ جو مسطح لکڑی کی دیوار میں ایسے طریق پہ بنا ہوا تھا۔ کہ جو شخص اس کی موجودگی سے بے خبر ہو۔ وہ باوجود بڑی کوشش کے اسے معلوم نہ کر سکتا تھا۔

جس کمرہ میں راڈرک اب داخل ہوا۔ اس کا سارا سامان بیش قیمت تھا۔ ایک شہ نشین پہ جہاں قرمزی رنگ کا کپڑا بچھا ہوا تھا۔ ایک پلنگڑی رکھی تھی۔ ایک خوشنما جھاڑ چھت سے معلق کمرہ میں ضیاپاشی کر رہا تھا جس کی روشنی دیواروں پہ لگے ہوئے قد آدم آئینوں اور سامان کے رنگ برنگ سطح پہ منعکس ہو کر اور بھی تیزی اختیار کرتی تھی۔ پلنگڑی کے گرد پردے لٹک رہے تھے۔ اور پاس ہی دو عورتیں جن کی نسبت راڈرک نے معلوم کیا کہ شہزادہ ویلز کی کھلائیاں ہیں بیٹھی تھیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اس سے پہلے ایک موقعہ پہ لیڈی ایلین اس کمرہ میں داخل ہوئی تھی۔ اس نے اپنے شوہر سے اس کی جو کیفیت بیان کی۔ اس کی بنا پر راڈرک کو یہ معلوم کرنے میں دقت پیدا نہ ہوئی کہ یہ شہزادہ ولی عہد ہی کا کمرہ ہے۔

مہتمم عورت دبے پاؤں چلتی ہوئی پلنگڑی کے پاس گئی۔ دونو کھلائیاں بدستور بے حرکت بیٹھی رہیں۔ اور اگرچہ انہوں نے ارل اور راڈرک۔۔ خصوصاً آخر الذکر کی طرف نظر غور سے دیکھا۔ تاہم ان کی صورتوں سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ اس آمد کے لئے ناتیار نہ تھیں۔ راڈرک نے ابھی تک اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا۔ اور اس لئے کوئی اسے پہچان نہ سکتا تھا۔

اتنے میں مہتمم عورت نے پلنگڑی کے گرد لٹکتے ہوئے بھاری اور شاندار پردوں کو ایک طرف ہٹایا۔ اور کہنے لگی "دیکھئے"۔

اس نظارہ کو دیکھ کر جو پردوں کے اندر دکھائی دیا۔ راڈرک اپنی جگہ پہ بت بے جان کی طرح بے حرکت کھڑا رہ گیا۔ کیونکہ پلنگڑی پہ ایک معصوم بچہ کی لاش پڑی تھی! اور گو موت نے اس پہ اپنا اثر قائم کر دیا تھا۔ تاہم خط و خال سے اب بھی یہ معلوم کرنا دشوار نہ تھا کہ یہ شہزادہ ولی عہد کی لاش ہے؛

"اور آگے آئیے۔" ارل آف سنڈرلینڈ نے دبی آواز میں راڈرک سے کہا۔ "پھر آپ کو اس واقعہ کا پورا یقین ہو جائے گا۔"

راڈرک نیم بے خبری کی سی حالت میں کسی ناقابل مغلوب رجحان کے زیر اثر آہستہ آہستہ بڑھا اور پلنگ کے بالکل پاس پہنچ گیا۔ پھر اس نے لاش کے اوپر جھک کر دیکھا۔ اس کا [illegible]

شبہ اب تک اس کے دل میں باقی تھا۔ کہ یہ لاش کس کی ہے۔ تو اب وہ بالکل ہی رفع ہو گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مردہ بچے کے رخسار کو چھوا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ بدن جو دیکھنے میں سنگ مرمر کی طرح سپید ہے۔ چھونے میں اس کی طرح سرد بھی ہے۔ راڈرک نے جھٹ اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا اور اس کے سینہ سے بے اختیار ایک آہ سرد نکلی۔ یہ آہ اس جانثار بچے کے لیے تھی۔ جو قبل از وقت دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور ان والدین کے لیے بھی جنہیں وہ دائمی آہ و بکا کے لیے چھوڑ گیا۔

"بس آچکا ہے" ارل آف سنڈرلینڈ نے جو پاس کھڑا تھا۔ راڈرک سے کہا۔ "بہت دیر ٹھہرنا خطرناک ہے۔"

یہ اشارہ پاتے ہی مہتمم عورت نے پردوں کو چھوڑ دیا۔ اور موت کا نظارہ اس طرح غائب ہو گیا۔ جیسے ناٹک میں پردہ گرنے سے کوئی خوفناک منظر پنہاں ہو جاتا ہے۔ عجیب و متوحش خیالات کو دل میں لیے ہوئے راڈرک ارل کے پیچھے اس کمرہ سے رخصت ہوا۔ اور دونو اسی خفیہ دروازہ کی راہ سے اس دالان میں داخل ہوئے۔ جہاں فادر پیٹر کا غدار خادم انیتھنی ان کی واپسی کا منتظر تھا۔ پھر چپ چاپ اس کے پیچھے زینہ کی راہ سے نیچے اترے۔ غلام گردش میں پہنچکر خادم نے بند دروازہ اپنے ہاتھ سے کھول دیا۔ پھر آگے چلتے ہوئے باہر کا دروازہ بھی کھولا۔ یہاں ارل آف سنڈرلینڈ نے ایک بھاری بٹوا نکالا جس کے اندر طلائی سکے نمایاں طور پر کھنکھنا رہے تھے۔ انیتھنی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اس نے جھک کر سلام کیا۔ جو ادائے شکریہ کی علامت تھی۔ مگر زبان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

قصر شاہی سے چل کر راڈرک اور وزیر اعظم دونو چپ چاپ سینٹ جیمز سکوئر والے مکان کی طرف ہو لیے۔ لیکن رستہ طے کرتے ہوئے راڈرک کے دل میں ہزارہا عجیب و غریب خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ وہ حیران تھا۔ کہ مجھے کیوں ایسے پُر اسرار طریق سے شہزادہ کی لاش دیکھنے کے لیے قصر شاہی میں پہنچایا گیا؟ کیا ان لوگوں کا ارادہ اس موت کو پوشیدہ رکھنے کا ہے؟ اور اگر ایسا ہے۔ تو بادشاہ اور ملکہ کا طرز عمل کیا ہوگا۔ وہ ارل آف سنڈرلینڈ سے کئی سوالات پوچھنے کے لیے بے چین تھا۔ مگر بازاروں میں چلتے ہوئے جہاں روشنی کا نہایت ناکافی انتظام ہونے کے باعث یہ کہنا مشکل تھا کہ کس مقام پر کوئی شخص چھپا ہوا ہوگا۔ اس نے اس قسم کے اہم معاملہ پر سر راہ گفتگو کرنے کی جرأت نہ کی۔ علاوہ بریں سنڈرلینڈ

اس تیزی سے چل رہا تھا۔ کہ اس سے یہ ذکر چھیڑنا عملی طور پر غیر ممکن تھا۔ صاف ظاہر تھا۔ کہ وہ ہر قسم کے بیانات کو مکان میں پہنچنے کے وقت تک ملتوی رکھنا پسند کرتا ہے۔ بہر حال جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ قصر وائٹ ہال سے لے کر اس مکان تک کا فاصلہ جس میں وزیر اعظم رہتا تھا خاموشی میں ہی طے کیا گیا۔

مکان پر پہنچ کر دونو عقبی دروازہ کی راہ سے اندر داخل ہوئے۔ اور زینہ پر چڑھ کر کمرہ لباس میں پہنچے۔ جہاں انہوں نے اپنی ٹوپیاں اور لبادے اُتار کر رکھ دیئے۔ اس کے بعد وہ پھر وزیر اعظم کے مکلف کمرہ میں داخل ہوئے۔ اور وہاں ارل نے ایک صوفہ پر بیٹھ کر برگنڈی کا جام ٹیرک کے ایک ہی بار ختم کر دیا۔

اتنے میں راڈرک نے کہا "مائی لارڈ اب میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کس غرض سے ایسے پُراسرار طریق پر محل شاہی میں لے گئے ہیں"

"آپ کو معلوم ہے وہ لاش جو آپ نے دیکھی کس کی تھی؟" ارل نے راڈرک کے چہرہ پر متجسسانہ نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"شہزادہ ویلز کی" راڈرک نے جواب دیا۔

"کامل یقین ہے کہ خط و خال سب اُسی کے تھے؟" وزیر اعظم نے دریافت کیا۔

راڈرک نے کہا "میرے نزدیک اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔"

"اور اس کا بھی آپ کو یقین ہے کہ بچہ مردہ تھا؟"

راڈرک نے سنجیدگی کے لہجہ میں جواب دیا "خدا کا اپنا ہاتھ ہی اس سرد مٹی میں دوبارہ جان ڈال سکتا ہے۔"

"ہوں!" ارل نے مختصر طور پر کہا۔ پھر ذرا رک کر کہنے لگا۔ "اب میرے نوجوان دوست میں آپ کو بطور نصیحت چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ آج رات کے واقعہ کا ذکر ہرگز ہرگز کسی متنفس سے نہ کیجئے۔ ۔ ۔ ہاں مگر لیڈی ایلین کو میں اس شرط سے مستثنیٰ کرتا ہوں اس لئے کہ آپ کو ایک وفادار شوہر کی حیثیت میں اس سے اتنی محبت ہے۔ کہ آپ کوئی بات اس سے چھپا کر رکھنا پسند نہ کریں گے۔ مگر اس پر بھی یہ بات واضح کر دیجئے۔ جو میں آپ سے عرض کر رہا ہوں یعنی یہ کہ وہ راز جس سے آپ خبردار ہوئے ہیں۔ اس کے اور آپ کے سینہ میں بالکل اس طرح محفوظ رہنا چاہیئے جیسے کوئی لاش قبر میں۔ اپنی سلامتی نیز لیڈی ایلین کی بہتری کے لئے ایسا کرنا

آپ کا فرض بھی ہے۔ کیونکہ دیکھئے اگر اس بارہ میں آپ کے یا ان کے منہ سے ایک بھی لفظ ایسا نکلا جس سے کسی کو معلوم ہو گیا۔ کہ آپ اس راز سے واقف ہیں۔ یا آپ میں سے کسی کے چہرہ سے اس کا اظہار ہوا۔ تو یقین جانئے پھر آپ کی خیر نہیں۔ کیا میں بتا دوں کہ اس صورت میں کیا ہوگا؟ ہاں میری رائے میں یہ واضح کو ہی دینا چاہیئے۔ سنئے۔ بالفرض آپ نے اضطراب یا ناعاقبت اندیشی سے اس راز کو کسی پر ظاہر کر دیا۔ تو اسی وقت آپ کو قصر شاہی میں زیر حراست کر لیا جائے گا آدھی رات کے وقت ایک کشتی محل کے گھاٹ پر آکر آپ کو اور لیڈی ایلین کو سوار کر کے دریائے ٹیمز کی راہ سے برج کے اس پھاٹک پر پہنچ جائے گی جس کی راہ سے غداروں کو اندر داخل کیا جاتا ہے۔ اور وہاں آپ مہتمم برج کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔ ایک تنگ و تاریک کوٹھری آپ کا مسکن ہوگی جس کا دروازہ اس طرح بند کیا جائے گا۔ کہ پھر وہ شاید ہفتوں۔ مہینوں یا سالہا سال تک نہ کھلے۔ اور جب کھلے۔ تو اس میں شکیل راڈرک، اور حسین لیڈی ایلین کی بجائے دو خوفناک استخوانی پنجر موجود ہوں۔"

اس کے الفاظ بڑے ہیبت ناک تھے۔ اور اس کے بیان کی اہمیت اس کے انداز سے ظاہر تھی۔ فرط خوف سے راڈرک کی رگوں میں خون سرد ہو گیا۔ اگرچہ یہ خوف اپنی ذات کی نسبت اس قدر نہ تھا۔ جتنا اس نازنین کے لئے جس سے اس کی خالص ترین محبت وابستہ تھی جسے وہ کسی حال میں ضرر پہنچتے دیکھنا گوارا نہ کر سکتا تھا۔ وزیر اعظم نے مخصوص کیا کہ میرے الفاظ کا اس کے دل پر کیا اثر ہوا ہے۔ اس لئے راڈرک سے یہ دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ کہ کیا وہ اس راز کو محفوظ رکھے گا؟

وقفہ طویل کے بعد آخر راڈرک نے دریافت کیا "کیا میں یہ سمجھوں کہ شہزادہ کی موت کو پردہ راز میں رکھا جائے گا؟"

"شہزادہ کا انتقال آج صبح ہوا تھا" وزیر اعظم سنڈرلینڈ نے جواب دیا۔ "اور اسی وقت محل شاہی کے مکینوں کو۔ ان کے سوا جو محرم راز تھے۔ یقین دلا دیا گیا۔ کہ شہزادہ بدستور سابق مرض تشنج سے شفایاب ہو گیا ہے۔ اور کسی طرح کا خطرہ باقی نہیں رہا لیکن میرے لئے سر دست اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کل تک بعض خاص باتیں ظاہر ہونگی۔ اور وہ جس وقت آپکے کانوں تک پہنچنگی۔ تو آپ اور لیڈی ایلین مجبور ہوں گے۔ کہ نگاہ سے یا الفاظ کے ذریعہ اس راز کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ مگر دیکھئے میں پھر عرض کرتا ہوں۔ اس راز کا اخفا صرف موجودہ حالات کے

لئے ضروری ہے۔ کل رات نہیں پھر آپ سے ملونگا۔ اور اس مضمون پہ جسے ہم نے آج شروع کیا ہے۔ کچھ اور بھی عرض کر سکوں گا۔ بس اب تشریف لے جائیے۔ الوداع!"

"لیکن مائی لارڈ" راڈرک نے کہا "جب سے میں صدر مقام میں وارد ہوا ہوں میں یہاں کی سیاسی پیچیدگیوں سے اتنا خوف زدہ ہو گیا ہوں۔ کہ میرا ارادہ ہے کہ کل بادشاہ سے رخصت کی اجازت حاصل کر لوں۔ اور فوراً اپنے وطن کو واپس چلا جاؤں۔"

"نہیں مسٹر راڈرک۔ کم از کم پرسوں تک آپ یہیں ٹھہریئے۔ اس صورت میں آپ معلوم کر سکیں گے۔ کہ آپ کو واپس جا کر کیا پیغام دینا چاہیئے۔"

اس کے بعد راڈرک ارل آف سنڈرلینڈ کے کمرہ سے رخصت ہوا۔ اور زینہ کی راہ سے اتر کر ڈیوڑھی میں پہنچا۔ جہاں اس کا خادم منتظر تھا۔ چنانچہ وہ اُسے اپنے ساتھ لے کر مشعل بردار لڑکے کے پیچھے قصر وائیٹ ہال کی طرف روانہ ہوا۔ اور وہاں اپنے کمرہ کی تنہائی میں اس نے لیڈی ایلن کو سارے واقعات سے خبردار کیا۔ ان تفصیلات کو سُن کر اس حسینہ کو محض اس خیال سے غائت درجہ خوف و اضطراب ہوا۔ کہ میں اور میرا شوہر ایسے اسرار سے خبردار ہو چکے ہیں۔ جن کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے کہ اگر وہ فاش ہو گئے۔ تو ہمیں سخت مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دونوں سر دست ان اسرار کو پوری طرح سمجھنے سے قاصر تھے۔ ایلن اس خیال سے رونے لگی۔ کہ یہ کسی آنے والے خطرہ کا پیش خیمہ ہے۔ مگر راڈرک نے اُسے تسلی دی۔ اور اظہار محبت کرتے ہوئے یقین دلایا۔ کہ اگر ہم اُن سازشوں سے جو ہمارے گرد ہو رہی ہیں۔ الگ رہے تو پھر ہمارے لئے کسی طرح کا خطرہ نہیں ہے۔

باب - ۱۲

رسم اصطباغ

اگلے روز ۲۳ ستمبر ۱۶۸۸ء کا یادگار دن تھا جس کے لئے شہزادہ کے اصطباغ کی تیاریاں عمل میں لائی گئی تھیں۔ اس روز وائٹ ہال کے گرجا میں بیش قیمت کپڑوں کی نمائش کی گئی اور اس طرف جا لیے کے جتنے رستے تھے۔ ان سب پر بند رداریں باندھی گئیں۔ علاوہ بریں ایک

عظیم الشان دعوت کی تیاری کی گئی۔ غرض قصر شاہی میں اس روز ہر طرف ایک عجیب چہل پہل نظر آتی تھی۔

یوم مذکور کی صبح کو راڈرک کو سب سے پہلے ولیم فاکنر کی زبانی ان تیاریوں کا علم ہوا۔ اور اس موقعہ پر اگر وہ ضبط کامل سے کام نہ لیتا۔ تو عجب نہیں کہ اس کے اضطراب سے خادم کو شک گذرتا۔ کہ ضرور میرے آقا کے دل میں کوئی خاص بات الجھن پیدا کر رہی ہے۔ ولیم فاکنر سے جدا ہو کر وہ اس کمرہ میں گیا۔ جہاں ایلین منہ ہاتھ دھو کر تبدیل لباس کی تیاریاں کر رہی تھی۔ اور اسے بھی ان خبروں سے آگاہ کیا۔ کیونکہ قدرتی طور پر وہ سمجھتا تھا۔ کہ اگر یہ خبریں اسے اپنی خادمہ فلورا کی زبانی یا کسی اور ذریعہ سے معلوم ہوئیں۔ تو اس کی طرف سے انتہائی تعجب کا اظہار یقینی ہے۔ پس فلورا کو اشارہ سے رخصت کر کے راڈرک نے ایلین کو ان تیاریوں سے آگاہ کیا۔ اور اسے یہ خبر سن کر اتنی حیرت ہوئی۔ کہ اس کے چہرہ کی رنگت زرد ہو گئی۔ اور وہ بہت دیر چپ چاپ اپنے شوہر کی طرف دیکھتی رہی۔

"پیاری ایلین" آخر کار راڈرک نے کہا۔ "جہاں تک ممکن ہو اپنے سکون میں خلل نہ آنے دو۔ کیونکہ تم اچھی طرح جانتی ہو۔ ہم ایک نہایت مشکل پارٹ ادا کرنے کے لئے مجبور ہیں۔"

"مگر راڈرک ان اسرار کا مطلب کیا ہے؟" اس نازنین نے جس کی طاقت گویائی اب بحال ہو گئی تھی کہا۔ "یہ مضحکہ خیز تیاریاں کیا معنی رکھتی ہیں۔ اور ان کے سلسلہ میں کونسی خوفناک کارروائی عمل میں آنے والی ہے؟"

"ایلین اب میں اس معاملہ کو ایک حد تک سمجھ گیا ہوں۔" اس کے شوہر نے سنجیدہ مگر دبی ہوئی آواز میں کہا۔ "اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہ لوگ کسی فرضی بچہ کو قوم کے روبرو شہزادہ ولیعہد کی حیثیت میں پیش کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔"

"مگر پیارے راڈرک یہ کارروائی کتنی خوفناک ہے۔" ایلین نے ایسا محسوس کرتے ہوئے کہا۔ گویا وہ خود کسی جرم میں شریک ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ سر سے پاؤں تک کانپ گئی۔

"بے شک جو کچھ ہو رہا ہے وہ نہایت شرمناک اور معیوب ہے۔ مگر ہم کیا کر سکتے ہیں؟" راڈرک نے کہا۔ "بہر حال یہ ظاہر ہے کہ جب ارل آف سنڈرلینڈ ایسے ہولناک اسرار سے واقف ہو۔ تو اس کے لئے اپنے آپ کو ہر طرح محفوظ و مصئون سمجھنا قدرتی ہے۔ ایلین مجھے تو بالکل

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہوا بھی جس میں سانس لے رہے ہیں ۔ گناہ و شر انگیزی سے پُر ہے ۔ اس محل کی فضا بھی جرم دریا کے اثر سے خالی نہیں ۔"

"یہی میرا خیال ہے ۔" ایلین نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔ "کاش کہ ہم زمین گلنک جہاں ایسی سازشیں خواب و خیال میں بھی پیدا نہیں ہوسکتیں یہاں نہ آتے ۔ مگر راڈرک اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے ۔ دیکھو خدا کے لیئے اپنے آپ کو کسی خطرہ میں نہ ڈالنا ۔"

"نہیں پیاری ۔ تمہاری خاطر میں کوئی ایسی کارروائی نہ کرونگا جو خطرناک ہو ۔" اس کے شوہر نے جواب دیا ۔ "ہاں اتنا میں ضرور کہہ دینا چاہتا ہوں ۔ کہ اگر تمہاری سلامتی کا خیال نہ ہوتا ۔ یعنی اگر میں اب تک کنوارا یا تنہا ہوتا تو اس قسم کی شرمناک اور مضحکہ خیز کارروائی ہرگز عمل میں نہ آنے دیتا ۔ ایسا کرتے ہوئے میں ہر قسم کے خوف و خطر کا بڑی دلیری سے مقابلہ کرتا اور ان بدمعاشوں کو جو ایسی سیاہ کاریاں کر رہے ہیں سب کے روبرو کامل عریانی میں پیش کر کے ان کی بدنامی کو ذریعہ عبرت بناتا ۔ فی الحقیقت میں بادشاہ یا ملکہ تک کو آبادی کی نفرین کا مستوجب بنانے سے ہرگز تامل نہ کرتا ۔"

"راڈرک ۔ پیارے راڈرک ۔" ایلین نے التجائی انداز سے دونو ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا ۔ "میں درخواست کرتی ہوں جوش میں نہ آؤ ۔ اب تمہیں سکون کی تلقین کرنا میرا فرض ہے ۔ تمہارا جوش بڑھ رہا ہے ۔ میں دیکھتی ہوں کہ تمہارے چہرہ پر غصہ کے آثار نمودار ہیں ۔ تمہاری آنکھیں بھی قہر آلود ہیں ۔ ۔ ۔"

"جان سے پیاری ایلین ڈرو نہیں ۔" راڈرک نے کہا ۔ "میں سکون کو ہاتھ سے نہیں دونگا ۔ اگرچہ ایسا کرنا میرے لیئے سخت ہی تکلیف کا باعث ہے ۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے ۔ کہ اس غصہ کو جو میرے سینہ میں اُبل رہا ہے ۔ ضبط کرنا میرے لیئے عملی طور پر غیر ممکن ہے ۔ تاہم میں اسے ضبط کروں گا ۔ مگر ایلین سوچو تو سہی کہ ہم کیسی خوفناک معلومات حاصل کر کے اپنے وطن کو واپس جائیں گے ۔ کیونکہ جب ایک بار ہم اس شہر غدار سے رخصت ہوگئے ۔ جہاں انسان کے بدترین جذبات مجلسی زندگی کی سطح پر واضح طور سے نمودار ہیں ۔ جب ہم اس محل سے روانہ ہو گئے ۔ جس کے در و دیوار سے گناہ و سازش کی بو آ رہی ہے ۔ اور جس کی فضا بھی جرم دریا سے لدی ہوئی معلوم ہوتی ہے ۔ تو پھر کوئی وجہ ہمیں لب بستہ رہنے پر مجبور نہ کر سکے گی ۔ کم از کم میں اپنے اور تمہارے والد کو ضرور ان سارے حالات سے آگاہ کر دوں گا ۔"

"مگر راڈرک میں چاہتی ہوں۔ تم سچے دل سے اس بات کا وعدہ کرو۔" ایلین نے التجائی انداز سے کہا۔ کہ جب تک ہم اس مکان میں ہیں۔ تم نے جوش یا ناعاقبت اندیشی کی راہ سے کوئی بات ایسی نہ کرنا جس سے تمہارے لئے کسی خطرہ کی صورت ہو ..."

"میں اس کا وعدہ کرتا ہوں"۔ راڈرک نے اس حسینہ کو محبت سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔ "پیاری ایلین تمہاری سلامتی اور راحت کے مقابلہ میں مجھے بادشاہ اور بیگم۔ راہبوں اور وزراء کی سازشوں کی کچھ بھی پروا نہیں ہے۔"

"راڈرک میری راحت کا دارومدار تمہاری اپنی سلامتی پر ہے۔" ایلین نے محبت سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر ایک بات ہے۔" راڈرک نے کہا۔ "اور اس کی نسبت ہمیں پورے غور و خوض سے کام لینا چاہیئے۔ بالفرض ہمیں رسم اصطباغ پر مدعو نہ کیا گیا۔ تو جلسہ دعوت میں ہماری شرکت لازمی ہے۔ مگر میں ان دونو تقریبوں میں شامل ہونا نہیں چاہتا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ تم بھی اس بات کو پسند نہ کرو گی۔ کہ میں ایسی مجرمانہ اور خلاف مذہب کارروائی میں حصہ لوں۔ پھر اب ایسے موقعہ پر ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟"

"ہاں یہ سوال بے شک قابل غور ہے" ایلین نے پریشانی کی حالت میں تسلیم کیا۔

دونو کچھ دیر تک آپس میں نظر غور سے دیکھا کئے۔ گویا زبان حال سے ایک دوسرے کا مشورہ چاہتے تھے۔ مگر کوئی نہیں جانتا تھا۔ کہ اسے کیا کہنا چاہیئے۔ ایلین کا چہرہ یوں تو پہلے ہی زرد ہو گیا تھا۔ مگر اب جو راڈرک نے غور سے دیکھا۔ تو وہ اور بھی سپید نظر آیا مگر وہ اس حالت سے خوف زدہ نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ اس موقعہ پر اس کا پریشان ہونا قدرتی ہے۔ دنیا میں کونسا نیک باطن شخص ایسا ہے۔ جو اپنے سامنے ایسی کارروائیاں ہوتے دیکھے۔ اور مضطرب نہ ہو۔ مگر دفعتاً وہ اس کے دیکھتے دیکھتے لڑکھڑا گئی۔ اور اس کے چہرہ کی زردی لاش کی سپیدی میں بدل گئی۔ یہ حالت دیکھ کر راڈرک کے منہ سے بے اختیار ایک ہلکی سی چیخ نکلی۔ اور اس نے ایلین اس وقت اسے اپنے بازوؤں پر سنبھال لیا۔ جب وہ فرش زمین پر گرا چاہتی تھی۔ ایلین کو رک رک کر سانس آتی تھی۔ راڈرک نے اسے ایک صوفہ پر لٹایا ہی تھا کہ وہ بیہوش ہو گئی۔ پہلے راڈرک نے سمجھا۔ کہ وہ مر گئی ہے۔ اور ایک جگر دوز چیخ مار کر جس سے درد دل کا اظہار ہوتا تھا۔ وہ اس کے زرد اور

سپید رخساروں کو پے در پے بوسے دینے لگا۔ مگر عین اس وقت فلورا کمرہ میں داخل ہوئی۔ اور اپنی بیگم کو اس حالت میں دیکھ کر اس نے قابل تعریف سکون کے ساتھ اس کی بحالی کے لئے کوشش شروع کی۔ راڈرک اب تک اضطراب و پریشانی کی حالت میں تھا۔ مگر جب ایلین کے لبوں نے حرکت کی۔ اس کے پپوٹے بھی متحرک نظر آئے۔ اور معلوم ہوا۔ کہ وہ بتدریج ہوش میں آرہی ہے۔ تو اس نے بدقت اپنے اضطراب کو رفع کیا۔

لیڈی ایلین کے ہوش میں آنے پر راڈرک نے فلورا کو حکم دیا۔ کہ تم جاکر ولیم فاکنر سے کہو وہ اطبائے شاہی میں سے جو ہر وقت محل میں حاضر رہتے تھے۔ ایک کو لے آئے۔ اور گو ایسا کرتے ہوئے اس کے دل میں اس خیال سے نفرت پیدا ہوئی۔ کہ یہ ڈاکٹر بھی ضرور اس شرمناک سازش میں شامل ہے۔ جو ایک فرضی بچہ کو قوم کے سامنے شہزادہ کی حیثیت میں پیش کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ تاہم اپنی جان سے پیاری ایلین کی سلامتی کا خیال احساس نفرت پر غالب رہا۔ اور اس نے مجبوراً ان ڈاکٹروں میں سے ایک کو طلب کیا۔ تھوڑی دیر میں وہ فلورا کے ساتھ وہاں آگیا۔ اور اس کی کوششوں سے ایلین پوری طرح بحال ہوگئی۔ مگر ڈاکٹر نے نبض دیکھ کر کہا۔ کہ اسے بخار ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس کے کپڑے اتار کر پلنگ پر آرام کے لئے لٹا دیا جائے۔ اس نے اس فوری علالت کی وجہ دریافت نہیں کی۔ بلکہ خود اسے کسی سبب خاص سے منسوب کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ راڈرک کو تفصیلات میں داخل ہونے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ مختصر یہ کہ ڈاکٹر نے کچھ دوا تجویز کر دی۔ اور اس بات کا وعدہ کر کے رخصت ہوا۔ کہ میں دن میں پھر کسی وقت آکر مریضہ کی حالت دیکھوں گا۔

اب فلورا نے بیان کیا۔ کہ جس وقت میں کمرہ میں داخل ہوئی۔ اور بیگم صاحبہ بیہوش پڑی تھیں۔ تو اس وقت میں دراصل ملکہ کی سہیلیوں میں سے ایک کی طرف سے بیگم صاحبہ کے نام پیغام لے کر آئی تھی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد معلوم ہوا کہ ولیم فاکنر بھی ایک ایسا ہی پیغام اہلکاران شاہی میں سے ایک کی طرف سے مسٹر راڈرک میکڈانلڈ کے نام لایا ہے۔ ہر دو پیغامات کا مطلب یہ تھا۔ کہ بادشاہ اور ملکہ نے حکم دیا ہے۔ کہ مسٹر راڈرک اور لیڈی ایلین شہزادہ کی رسم اصطباغ پر جو دوپہر کو ادا ہونی تھی۔ نیز اس دعوت میں جس کا وقت شام کے پانچ بجے مقرر تھا حاضر ہوں۔ لیڈی ایلین کی بیماری اگرچہ ایک پہلو سے قابل رنج تھی۔ تاہم اس لحاظ سے وہ خدائی رحمت ثابت ہوئی۔ کہ دعوت شاہی کی عدم تعمیل کا بہانہ پیدا ہو گیا۔ اور اس بنا پر

کی وجہ سے اب نہ ایلین اور نہ راڈرک کے لئے اس رسم میں شریک ہونا لازم رہا ۔ جو ایسے شرمناک، فریب و ریا پر مبنی تھی ۔ لطف یہ کہ ان کی عدم شرکت سے کسی کے دل میں یہ شبہ پیدا ہونا بھی غیر ممکن تھا ۔ کہ وہ اصلی راز سے واقف ہیں ۔ راڈرک اور ایلین کی شادی ہوئے چونکہ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا ۔ اس لئے آخر الذکر کی بیماری میں اس کا موجود ہونا ضروری تھا ۔ چنانچہ راڈرک نے لارڈ چیمبرلین کے نام ایک معذرتی خط لکھ دیا ۔ جس کے گھنٹہ بھر بعد جواب آیا کہ بادشاہ اور ملکہ کو لیڈی ایلین کی بیماری پر سخت فکر ہے اور انہوں نے اطبائے شاہی کو حکم دیا ہے ۔ کہ وہ پوری توجہ سے ان کا علاج کریں ۔

رسم اصطباغ دوپہر کو قصر واسٹ ہال کے گرجا میں ادا ہوئی ۔ اس جگہ معبد سے تھوڑے فاصلہ پر ایک ریشمی رسی اس حد فاصل کا کام دیتی تھی ۔ جس کے ایک طرف درباری اہلکار امیر زادیاں اور باقی مہمان جمع تھے ۔ اور دوسری طرف وہ منتخب اصحاب جنہیں اس حد کے اندر بیٹھنے کا حق حاصل تھا ۔ چونکہ فرضی بچہ کو مخملی لبادہ میں بڑی احتیاط کے ساتھ لپیٹا ہوا تھا ۔ اس لئے ان لوگوں کو جو فاصلہ پر تھے ۔ اس کی صورت دیکھ کر اس کا اندازہ کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا ۔ کہ یہ بچہ اصلی شہزادہ نہیں ہے ۔ پاپائے روم کا سفیر شاندار کلیسائی لباس پہنے بچہ کا دھرم پتا بننے کو موجود تھا ۔ اور اصلی رسم دو ایسے لاٹ پادریوں نے ادا کی ۔ جنہوں نے حقیقی شہزادہ ویلز کی صورت کبھی دیکھی ہی نہ تھی ۔ فادر پیٹر بھی ان کی امداد کے لئے حاضر تھا ارل آف سنڈرلینڈ ۔ لارڈ پرسٹن ۔ ہائی چانسلر جیفریز اور باقی امرا و وزرا اس تقریب پر جمع تھے ۔ مگر ان میں سے ارل آف سنڈرلینڈ کے سوا کوئی اس خوفناک راز سے آگاہ نہ تھا ۔ کہ یہ بچہ جس پر رسم ادا ہوئی بادشاہ کا فرزند حقیقی نہیں ہے ۔ اور ارل کی صورت سے بھی اس کا مطلق گمان نہ ہوتا تھا ۔ کہ وہ اس عظیم دھوکہ سے کچھ واقفیت رکھتا ہے ۔ جس کا علم ہونے پر سلطنت کے ہر حصہ میں آگ سی بھڑک جانے کا احتمال تھا ۔

شام کو جلسہ دعوت منعقد ہوا ۔ محل کے دعوتی ہال میں روشنی کا انتظام نہایت مکمل تھا اور میز پر نقرئی ظروف میں صدہا قسم کے الوان نعمت جمع کئے گئے تھے ۔ جنہیں حاضرین نے جن کی تعداد ۵۰۰ کے قریب تھی ۔ شکم سیر ہو کر کھایا ۔ اس تقریب پر بینڈ باجہ کا انتظام کردیا گیا تھا ۔ جس کے دلفریب نغموں نے مہمانوں کو اور بھی مسرور کیا ۔

اس اثنا میں راڈرک بدستور لیڈی ایلین کے پاس بیٹھا اس کی تیمارداری کر رہا تھا ۔ اگرچہ

اس نازنین کی حالت اب خطرناک نہ تھی - اور فی الاصل وہ اتنی صحتیاب ہو چکی تھی - کہ اگر ڈاکٹروں کے احکام امتناعی کا خیال نہ ہوتا - تو صوفہ سے اُٹھ کر چل پھر بھی سکتی تھی - اس وقت وہ اپنے شوہر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر لبوں سے لگاتے ہوئے اُسے مبارکباد دے رہی تھی - کہ میری عارضی بیماری کی وجہ سے ہمیں ایک سخت مشکل سے نجات حاصل ہو گئی - فلورا کی عارضی عدم موجودگی میں جب دونو اس انداز سے آواز دبا کر گفتگو کر رہے تھے گویا انہیں خوف تھا - کہ کمرہ کی دیوار بھی کان نہ رکھتی ہو - انہوں نے اس بات کا عہد مصمم کر لیا - کہ جس قدر جلد ممکن ہو - بادشاہ سے اجازت حاصل کر کے ہمیں اپنے وطن کو واپس چلے جانا چاہیئے -

رات کے قریباً دس بجے تھے - کہ فلورا جو کچھ عرصہ کمرہ سے باہر رہی تھی - یہ اطلاع لے کر واپس ہوئی - کہ ارل آف سنڈرلینڈ لیڈی ایلین کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے ہیں - تقاضائے اخلاق سے راڈرک کو مجبوراً اس نشستگاہ میں جانا پڑا - جہاں ارل اس کا منتظر تھا - وزیر اعظم نے اس وقت شام کا لباس پہنا ہوا تھا - جو اس کے بدن پر خوب سجتا تھا - اور گو وہ دعوتی ہال سے سیدھا اس طرف کو آ رہا تھا - تاہم شراب کا سرور اس کے چہرہ پر قطعاً ظاہر نہ تھا - کیونکہ اصل یہ ہے - وہ ایسی تقریبوں پر بہت ہی کم پیتا تھا - البتہ اپنے مکلّف کمرہ میں دن بھر کے تفکرات اور تکان رفع کرنے کے لئے دختِ رز کی صحبت سے خاطر خواہ فیضیاب ہوتا تھا - اس کے باوجود وہ پھر بھی اتنا محتاط اور خبردار تھا - کہ نشہ کی حالت میں بھی کبھی الفاظ یا نگاہ سے کسی ایسے راز کو ظاہر نہ ہونے دیتا تھا - جو اس کے سینہ میں موجود ہو -

راڈرک کو کمرہ میں داخل ہوتے دیکھ کر اس نے کہا "میں دعوتی مجلس سے سیدھا آپ ہی کی طرف آ رہا ہوں - اور یہ معلوم کرنے کو حاضر ہوا ہوں کہ خلیق و شریف لیڈی ایلین کی حالت اب خطرناک تو نہیں ہے؟" یہ الفاظ کہتے ہوئے اس نے دلی محبت کے اظہار میں راڈرک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بزور دبایا -

"میں آپ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں -" راڈرک نے جواب دیا - "اور مجھے یہ عرض کر کے دلی خوشی حاصل ہوتی ہے - کہ لیڈی ایلین کی صحت اب ہر طرح خاطر خواہ ہے -"

"مجھے یہ جان کر بہت اطمینان ہوا" سنڈرلینڈ نے کہا - اور اس کے بعد کمرہ میں اس

طرح اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے گویا وہ اس کا اطمینان کرنا چاہتا تھا۔ کہ کوئی تیسرا تو موجود نہیں ہے۔ اس نے آواز کو پُر اسرار طریق پر دبا کر کہا "لیکن دوست لیڈی ایلین کی طرف سے یہ اظہار علالت خوب رہا۔ آج کے مراسم میں عدم شرکت کا ذریعہ اس کے سوا ہو بھی کیا سکتا تھا۔ سر راڈرک میں آپ کی دور اندیشی کا قائل ہوں۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے میرے مشوروں سے خوب فائدہ حاصل کیا ہے۔"

راڈرک کے چہرہ پر غصہ کی سُرخی پھیل گئی۔ کہنے لگا۔ "لارڈ سنڈرلینڈ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ بخدا لیڈی ایلین کی بیماری ہرگز فرضی نہ تھی۔ وہ حقیقت میں بیمار ہو گئی تھیں۔۔۔"

"اس صورت میں یہ کہنا چاہیئے" ارل نے اس بے تکلفی سے کام لیتے ہوئے کہا جسے وہ بسہولت اختیار کر لیتا تھا "کہ بیماری صحیح وقت پر نمودار ہوئی۔ لیکن جو کچھ بھی ہو یہ معلوم کرنا باعث اطمینان ہے۔ کہ آپ کی بیگم اب روبصحت ہیں۔" یہ الفاظ اس نے ایسے لہجہ میں کہے جس میں طنز کی ہلکی سی جھلک نمودار تھی "ہاں مگر" اس نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کونٹس آف سنڈرلینڈ نے جلسہ دعوت میں خواتین سے جدا ہوتے ہوئے مجھ سے کہا تھا کہ میں لیڈی ایلین سے ملنے جا رہی ہوں۔ وہ چند ہفتوں سے دیہات میں اپنے رشتہ داروں پاس تھیں۔ اور کل ہی لندن واپس آئی ہیں۔ ورنہ یقیناً اس سے پہلے حاضر خدمت ہوتیں"

راڈرک نے موزوں الفاظ میں اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کیا۔ مگر اس کا لہجہ سرد مہری کا اثر لئے ہوئے تھا۔ کیونکہ ارل نے اپنی گفتگو میں طنز کا جو اثر داخل کیا۔ اسے محسوس کر کے اسے سخت ہی رنج ہوا تھا۔

"اور اب میرے عزیز دوست" وزیر اعظم نے کہا۔ "اب آپ یہ فرمائیے۔ کہ آج کی رسوم کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ مگر دیکھئے اونچی آواز میں گفتگو نہ کیجئے گا۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے نہایت تشویش سے کمرہ میں چاروں طرف دیکھا۔

"مائی لارڈ میری رائے اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے" راڈرک نے جواب دیا۔ "کہ قوم کو ایک خوفناک دھوکا دیا گیا۔ اور خدا کی نظروں میں ایک انتہا درجہ لامذہبی کارروائی کی گئی ہے۔ اُف! جب مجھے اس جرم کا خیال آتا ہے۔ تو جوش غضب سے خون کھول جاتا ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ حالات سے مجبور ہو کر میں اس راز کو اپنے سینہ میں چھپائے رکھنے کا پابند ہوں۔ لیکن مائی لارڈ کل آپ نے مجھ سے فخریہ کہا تھا۔ کہ میری پشت پر ایک زبردست سیاسی جماعت ہے۔ اور میرے

سوا کوئی اس سلطنت کا وزیر اعظم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر آپ واقعی ایسے منصب و مقام پر کھڑے ہیں۔ جیسا آپ کا بیان تھا۔ اور اس جگہ سے ہر قسم کی آفات کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اب اپنی نظروں کے سامنے ایسا خوفناک دھوکا اور اتنا رنجدہ مضحکہ ہوتے دیکھتے ہیں۔ اور خاموش ہیں۔"

"میرے نوجوان دوست۔" سنڈرلینڈ نے سنجیدگی کے لہجہ میں کہا۔" اب وقت آگیا ہے۔ کہ مجھے تم سے ایک اہم معاملہ پر کھلی کھلی باتیں کر لینی چاہئیں۔ کیا تم اب تک نہیں سمجھتے کہ میں نے کس لئے تمہیں ان ہولناک واقعات سے جو اس محل میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ خبردار ہونے کا موقعہ دیا؟ کیا تم نے اب تک معلوم نہیں کیا۔ کہ میں کس لئے تمہیں کل رات یہ دکھانے لے گیا تھا کہ شہزادہ ویلز اب بقید حیات نہیں ہے؟ اگر واقعی اب تک یہ باتیں تم پر واضح نہیں ہوئیں تو سنو میں اب بتاتا ہوں۔ کہ ان کی اصلی وجہ یہ تھی۔ کہ میں اس ذریعہ سے تمہیں اس بادشاہ اور ملکہ کی حقیقت سے خبردار کرنا چاہتا تھا۔ جو اس تخت کو اب بھی اپنے وجود سے ناپاک کر رہے ہیں۔ ساری باتیں جاننے کے بعد کیا پھر بھی تمہیں یہ سن کر حیرت ہوگی۔ کہ میں ہرگز ہرگز ان کا حامی نہیں ہوں۔ اور یہ کہ میں

"مائی لارڈ" راڈرک نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا" الفاظ جو آپ کہہ رہے ہیں۔ غدارانہ ہیں سخت حیرت ہے کہ آپ انہیں محل شاہی کی چار دیواری میں منہ سے نکالنے کی جرأت کرتے ہیں۔"

"ممکن ہے۔ تمہارا خیال یہی ہو اور یقیناً ایسا ہوگا۔" سنڈرلینڈ نے پرسکون لہجہ میں تسلیم کیا "لیکن اگر یہ سب کچھ غداری ہے۔ تو یاد رکھو کہ یہ ایسی غداری ہے جس کا راز تم کسی پر ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تمہارا دربار شاہی کے اسرار سے واقف ہونا ہی تمہیں میرے قابو میں لانے کے لئے کافی ذریعہ ہے۔"

"مائی لارڈ۔" راڈرک نے چونک کر کہا۔ اور اس کے بعد اپنی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے جبکہ اس کے چہرہ پر غصہ کی سرخی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگا۔ "یہ الفاظ مجھ سے! کیا آپ نہیں جانتے۔ کہ آپ کا تخاطب کس سے ہے؟ شاید آپ بھول گئے۔ کہ آپ ایک آئین دانِ انگلستان کے بیٹے سے گفتگو کر رہے ہیں . . ."

"نہیں راڈرک میں ان میں سے کسی بات کو نہیں بھولا" ارل آف سنڈرلینڈ نے سکون برقرار رکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن میں چاہتا ہوں تم بھی اپنی اصلی حیثیت کو نہ بھولو۔ اور اس مطلب کے لئے

بہتر ہو۔ کہ ان چند الفاظ کو جو میں دوستانہ پیرایہ میں کہنا چاہتا ہوں۔غور سے سنو۔کیونکہ پھر میں ثابت کرسکوں گا۔ کہ میرا اور تمہارا مفاد کس درجہ ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔

تم اب تک اصل حقیقت نہیں سمجھے۔ سچ جانو تم اب میرے قابو میں ہو۔ اور یہ میں ثابت کرتا ہوں کہ کس طرح۔ دیکھو اگر میں بادشاہ سے کہہ دوں کہ میں اور راڈرک اس کے راز سے واقف ہیں۔ تو تمہارے خیال میں بادشاہ کا طرز عمل کیا ہوگا؟ یہ کہ مجھے اور زیادہ عزت۔ اور وسیع اختیارات۔ پہلے سے بڑھ کر دولت اور بلند تر خطابات دیئے جائیں گے۔ مگر تمہیں اور لیڈی ایلین کو؟ . . . جانتے ہو تم دونو سے کیا سلوک ہوگا؟ یہ کہ تمہیں برج میں داخل کر کے وہ سزا عمل میں لائی جائے گی جس کا حال میں نے کل رات تم سے بیان کیا تھا۔ یقین جانو۔ کہ بادشاہ کا طریق عمل یہی ہوگا۔ کیونکہ مجھے وہ دفعتاً پوری طرح کچلنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ لیکن تم اپنی دلہن سمیت یکایک غائب ہو جاؤ۔ تو کسے پڑی ہے۔ کہ تمہاری نسبت تحقیقات کرتا پھرے؟ فی الحقیقت اس شہر غدار میں کسی کو تمہارے عدم پتہ ہونے کا علم تک نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی تمہارا سراغ لگانے کی پرواکرے گا۔"

راڈرک نے محسوس کیا۔ کہ جو کچھ یہ شخص کہہ رہا۔ اس کی صداقت میں کلام نہیں۔ اور اب اول مرتبہ اُسے معلوم ہوا کہ مکار اور دروغگو ارل نے مجھے اپنی چالوں سے کیسی مصیبت میں پھنسا لیا ہے۔ یہ جان کر کہ میرے ساتھ ایلین بھی کس قدر عظیم خطرہ میں مبتلا ہے۔ اس کے سینہ میں ناقابل بیان درد اذیت پیدا ہوا جس کا اثر اس کے چہرہ پر بھی ظاہر ہونے لگا۔ مگر یہ اثر جلدی ہی غائب ہوگیا۔ اور اس کے بعد سنجیدہ صورت اختیار کر کے راڈرک نے کہا "مائی لارڈ میں بلا تاخیر لنڈن سے روانہ ہونے کا ارادہ کرچکا ہوں۔ اس لئے التجا کرتا ہوں۔ کہ جو تجاویز آپ کے پیش نظر ہوں۔ ان کے سلسلہ میں میری ہستی ناچیز کا زیادہ خیال نہ کیجئے۔"

"لیکن یہ ارادہ میرے مقاصد کے منافی ہے" وزیر اعظم نے جواب دیا "سچ جانو۔ کہ میں نے تم سے پے درپے جو کئی ملاقاتیں کی تھیں۔ وہ بے مطلب نہ تھیں۔ اور نہ میں نے تمہیں ان سارے معاملات سے کسی خاص مدعا کو پیش نظر رکھے بغیر خبردار کیا تھا۔ کیا میں نے تم پر واضح نہیں کردیا۔ کہ اس کا دارومدار فقط تمہاری ذات پر ہے۔ کہ کوہستان سکاٹ لینڈ کے زبردست قبائل شاہ جیمز کے حامی رہیں۔ یا اپنی غیر جانبداری سے شہزادہ ولیم کے طرفدار ثابت ہوں۔ مجھ سے پوچھو تو میں یہی چاہتا ہوں کہ تمہارے والد نیز لارڈ گلن فان اور ان کے باقی معاون

بوقت ضرورت اپنے آپ کو علانیہ طور پر شہزادہ آرینج کے حامی ظاہر کریں۔ لیکن اگر یہ غیر ممکن ہو تو پھر دوسرا قدم یہ ہے کہ وہ غیر جانبدار رہیں۔ یہی وہ کام ہے۔ جس میں مجھے امداد کی ضرورت ہے۔ انہیں اب تک معلوم نہیں۔ کہ کونٹ ڈی ہیلڈر"... یہ نام لیتے ہوئے سنڈرلینڈ مسکرایا "...کس لئے سکاٹ لینڈ کے پہاڑی علاقوں کا دورہ کرنے آیا تھا"۔

"نہیں اب کسی کو اس شخص کا مدعا سمجھنے میں دشواری نہیں"۔ راڈرک نے جواب دیا۔ "بلاشبہ وہ اس لئے آیا تھا۔ کہ معلوم کرے شہزادہ ولیم کے متعلق کوہی والیان ریاست کے خیالات کیا ہیں۔"

"ہاں اور اس سے بڑھ کر یہ معلوم کرنے کے لئے بھی" ارل نے کہا۔ "کہ ان والیان ریاست میں کتنے ایسے ہیں۔ جنہیں روپیہ کے لالچ یا خطابات کی ترغیب یا اختیارات کی توسیع کے وعدہ سے اپنا حامی بنایا جا سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ حالات سے فائدہ اُٹھا کر پورے مکر و فریب سے ان کے دلوں پر اثر ڈالا جائے..."

"ہاں لارڈ میں پھر اپنچا کہتا ہوں"۔ راڈرک نے کہا۔ "اس بحث کو ختم کیجئے۔ میں نہیں جانتا مجھے اس معاملہ میں کیا رائے قائم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ عجب نہیں آپ مجھے آزما رہے ہوں۔ دو ہفتے گذرے آپ نے کہا تھا۔ کہ اینڈریو لیسلی میرا اپنا جاسوس ہے۔ مگر اب ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ شہزادہ ہالینڈ کا ہی معتمد ہے۔ اور اس لحاظ سے آپ کے ساتھ اس کا کچھ بھی تعلق نہیں معلوم ہوتا ہے۔ وہ ہالینڈ سے ایک قاصد کی حیثیت میں آپ کے پاس آیا تھا..."

"سنو راڈرک"۔ وزیر اعظم نے کہا۔ "اس سے پہلے جب میں نے تم سے یہ کہا تھا کہ اینڈریو لیسلی میرا جاسوس ہے تو میرے اور تمہارے درمیان اسقدر بے تکلفی نہ ہوئی تھی۔ کہ میں اسی وقت حقیقت حال ظاہر کرتے ہوئے تم سے کہہ دیتا۔ کہ اینڈریو لیسلی جسے تم نے اتفاقاً میرے مکان پر دیکھا۔ شہزادہ ولیم کا ہی وفادار خادم ہے۔ رہا یہ شبہ کہ شاید میں یہ سب باتیں محض تمہاری آزمائش کے لئے کہہ رہا ہوں۔ اس کے متعلق یہ کہ اگر تم ذرا تامل سے غور کرو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ میرے لئے تمہیں تباہ و برباد کرنے میں کوئی فائدہ متصور نہیں۔ یقیناً تم میرے رقیب نہیں ہو۔ اور یہ میں تم پر پہلے ہی ثابت کر چکا ہوں۔ کہ تم میرا دشمن بننے کی بھی جرأت نہیں کر سکتے۔ البتہ میں تمہیں اپنا دوست بنانا چاہتا ہوں۔ اور اس کے عوض اپنی دوستی پیش کرتا ہوں۔ سنو۔ میں اپنے خیالات کو اختصار کے ساتھ چند لفظوں میں بیان کرتا ہوں۔"

اور اس کے بعد پہلے نے دبی ہوئی اور گہری آواز میں ارل آف سنڈرلینڈ نے کہا۔ "شاہ جیمز کی طاقت زوال پر ہے۔ چند ہفتوں کے اندر وہ یقیناً تخت و تاج سے محروم ہو جائیگا۔ لیکن جس شخص نے اپنے آپ کو اس کی کامیابی کا جزو لازم بنایا تھا۔ وہ اس کے جانشین کے عہد میں بھی اتنی ہی اہمیت حاصل کرنے پر تُلا ہوا ہے۔ یقیناً تم سمجھ گئے ہو گے۔ کہ وہ شخص میرے سوا کوئی اور نہیں۔ میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کسی طرح کا اندیشہ نہیں۔ بلکہ شہزادہ ولیم کی بہتری میں تمہاری بہتری ہے۔ شب و روز میں اسکی کامیابی کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ اور اس کام میں مجھے تمہاری امداد بھی مطلوب ہے۔ یہ اس طرح کہ یہاں سے سکاٹ لینڈ جاکر تم اپنے والد سے ان تمام واقعات کا ذکر کرو۔ جو تم نے بچشم خود دیکھے ہیں۔ اور اس پر ثابت کر دو کہ شاہ جیمز اس قابل نہیں کہ کوئی شریف آدمی اس کی مدد کرے۔ وہ انسان اور خدا دونو کی نظروں میں ملعون ہے۔ مختصر یہ کہ اپنی کوشش سے تم پہاڑی قبائل کو یا تو شہزادہ کا حامی مددگار یا کم از کم غیر جانب دار بنا دو۔ کہ شہزادہ ولیم کو سکاٹ لینڈ میں بھی وہی امداد حاصل ہونے کا یقین ہو جو انگلستان میں حاصل ہے اور آئرلینڈ میں بھی حاصل رہوگی۔ مگر یہ نہ سمجھو کہ میں یہ کام تم سے مفت لینا چاہتا ہوں۔ تمہارے والد کی ریاست اگرچہ اب بھی وسیع ہے۔ مگر وہ ایک بنجر قطعہ زمین سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتی۔ یقیناً اُسے روپیہ سے بھی محبت ہے۔۔۔ دیکھو مجھے کسی کی توہین و تذلیل مقصود نہیں۔ مگر کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ تمہارے والد نے قبیلہ بریڈ ڈل بین اور خاندان کیمبل سے زرتاوان کی ایک بڑی مقدار جبراً وصول کی؟ خیر تو میرا مدعا یہ ہے کہ لارڈ میکڈانلڈ کو کافی مقدار میں روپیہ مہیا کیا جائے گا۔ جس کی مدد سے وہ ان بھدی جھونپڑیوں کی بجائے جو وادی گلنکو میں نظر آتی ہیں۔ خوشنما مکانات تعمیر کرا سکیگا۔ علاوہ بریں اس کے گلوں میں سیکڑوں کی جگہ ہزاروں بھیڑیں ہونگی۔ رہا تمہارا معاملہ۔ اس کے متعلق میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ سر کے اس خطاب کی بجائے جو محض اخلاق کی راہ سے تمہارے لئے مخصوص ہے۔ میں تمہیں سکاٹ لینڈ کے کسی مقام کا لارڈ بنا دونگا۔ اور تمہاری اہمیت کو دوبالا کرنے کے لئے زر و مال کی امداد سے بھی کوتاہی نہ کرونگا۔ جہاں یہ دو باتیں موجود ہوں۔ نیز شباب و شجاعت۔ دلیری اور فیاضی کے جوہر ساتھ ہوں۔ پھر دنیا میں کونسا کام ہے جسے ایک لارڈ رک میکڈانلڈ سر انجام نہیں دے سکتا؟

راڈرک نے ارل آف سنڈرلینڈ کو اس طویل تقریر کے دوران ہی ایک بار بھی نہیں روکا تھا۔ اگرچہ کئی موقعوں پر وہ بے صبری سے چونکا۔ اور اس نے اضطراب کا بھی اظہار کیا لیکن پھر اس خیال سے چپ چاپ سنتا رہا۔ کہ ارل آف سنڈرلینڈ کے مقصد و منشا کو اچھی طرح معلوم کیا جا سکے۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے کئی بار اپنے غصہ کو ضبط کیا۔ کیونکہ وہ اس صحیح حالت سے پوری طرح واقف ہونا چاہتا تھا جس میں اسے ارل نے اپنی عیاری سے لا ڈالا تھا۔ آخر جب وزیر اعظم کی تقریر ختم ہوئی۔ تو راڈرک تھوڑی دیر کچھ سوچتا رہا۔ اس نے محسوس کیا۔ کہ میں واقعی ایک نہایت بے اصول اور کامل عیار شخص کے بس میں ہو چکا ہوں۔ اس کی علانیہ مخالفت شروع کرنا دوراندیشی سے بعید ہوگا۔ ایک بار اس کے جی میں آئی کہ سیدھا بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں سارے حالات سے خبردار کر دوں۔ مگر پھر جو اس نے غور کیا تو معلوم ہو گیا۔ کہ ایسا کرنا عملی طور پر غیر ممکن ہے۔ اس لئے کہ اس سلسلہ میں مجھے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ میں نے مارگرٹ کی معرفت اینڈ ریولیسلی کو بروقت خبردار کر کے فرار ہونے میں مدد دی پھر مجھے اس راز کی باخبری بھی ظاہر کرنی ہوگی۔ جس کے انکشاف سے خاندان سٹوارٹ کا ٹمٹماتا ہوا چراغ گل ہونا یقینی ہے۔ اور جس کا اثر بادشاہ کے حق میں شہزادہ ولیم کی بری اور بحری فوج کی مشترکہ طاقتوں سے بھی زیادہ موثر ثابت ہوگا۔ اگر میں نے ایسا کیا۔ تو کچھ شک نہیں کہ میرے اور میری جان سے عزیز لیڈی ایلین کے لئے برج کے جیلخانہ میں خوفناک سزائے موت تجویز کی جائے گی۔ اسلئے اس نے ایک ہی لمحہ میں پوری طرح محسوس کر لیا۔ کہ بادشاہ سے سارا حال کہنا نہ صرف بے سود بلکہ ضرر رساں ہے۔ پس اس خیال کو جیسے وہ پیدا ہوا تھا۔ دل سے خارج کرنا پڑا۔ جس کے بعد اس نے محسوس کیا کہ میں اب سنڈرلینڈ کے اختیار میں قطعاً بے بس ہوں۔ لیکن جلدی ہی ایک اور خیال اس کے دل میں پیدا ہوا۔ اور اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر کے اس نے کہا۔

"مائی لارڈ آج ہمارے درمیان اس قدر اہم معاملات پر گفتگو ہوئی ہے کہ میں جب تک ان پر اچھی طرح غور نہ کر لوں۔ اپنی طرف سے کوئی جواب عرض نہیں کر سکتا۔ علاوہ بریں اس جگہ اس گفتگو کو طول دینا ویسے بھی خطرناک ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے"۔ ارل آف سنڈرلینڈ نے کہا۔ "اس لئے میں تمہیں چوبیس گھنٹہ کی مہلت دیتا ہوں۔ اس عرصہ میں تم میری ہر بات پر اچھی طرح غور کرو۔ اور اپنا آخری فیصلہ کل رات ۹ بجے

مجھ سے بیان کرو ۔ مگر مجبور سر راڈرک اس وقت تم جس حالت میں ہو ۔ اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی ہرگز کوشش بیکار ممکن ہے تم یہ سمجھتے ہو ۔ کہ میں تمہیں ورغلا کر غدار بنانا چاہتا ہوں ۔ مگر یاد رکھو کہ اگر تم نے میرے مشورہ پر عمل نہ کیا ۔ تو چند ہفتہ کے عرصہ میں یقیناً تمہیں انگلستان کے منتخب تاجدار کی عدالت میں ایک حقیقی غدار کی حیثیت میں پابجولاں حاضر ہونا پڑے گا ۔ بس الوداع ۔ اب تم جا سکتے ہو ۔"

یہ کہہ کر ہاتھ تک ملانے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ارل آف سنڈرلینڈ کمرہ سے رخصت ہو گیا اور راڈرک کو واقعات پیش آمدہ پر فکر و تشویش کی حالت میں چھوڑ گیا ۔ ظاہر ہے ۔ کہ اس نوجوان کے خیالات اس وقت قابل رشک نہ تھے ۔ سنڈرلینڈ کی روانگی کے چند منٹ بعد وہ بھی سخت افسردگی کی حالت میں خوابگاہ کی طرف چلا گیا کہ ایلین سے اس ملاقات کی کیفیت اور جوابی تجاویز بیان کرے ۔

باب ۔ ۹

فرار

مگر جس وقت وہ اپنے کمرہ میں داخل ہوا ۔ تو دیکھا کہ ایک خوش پوش اور حسین عورت لیڈی ایلین کے پلنگ کے پاس بیٹھی ہوئی ہے ۔ راڈرک نے فوراً سمجھ لیا ۔ کہ یہ وزیر اعظم کی بیوی کونٹس آف سنڈرلینڈ ہے ۔ اس خاتون کی عمر ۳۰ سال کے قریب تھی ۔ بڑی خوبصورت اور نظر فریب عورت تھی ۔ اس کا تابناک حسن اس قسم خاص سے تھا ۔ جو انسان کی آنکھوں میں خیرگی اور چکاچوند تو پیدا کر دیتا ہے ۔ مگر وہ نرم جذبہ عشق جو حقیقی اور پائیدار ہوتا ہے ۔ ہرگز پیدا نہیں کر سکتا ۔ اس کے آداب و اطوار و درباری مراسم کی طرز پر خلیقانہ تھے ۔ مگر نگاہ سے غیر معمولی بے باکی کا اظہار ہوتا تھا ۔ جس وقت راڈرک کمرہ میں داخل ہوا ۔ تو کونٹس نے اس انداز سے اس کی طرف دیکھا جس سے فوراً اس کے دل میں ایڈکیمبل کا نقشہ کھنچ گیا ۔

کہنے لگی "مسٹر راڈرک میکڈانلڈ مجھے آپ سے مل کر بہت خوش ہوئی ہے ۔ یعنی اتنی ہی جتنی آپ کی نعیمی بیگم سے مل کر ہوئی تھی ۔ میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں ۔ کہ آپ کی حسین و جمیل دلہن اس سے بہت زیادہ خوبصورت ہے ۔ جس کا مجھے خیال تھا میں دعا کرتی ہوں ۔ کہ

انہیں جلد تر شفائے کامل حاصل ہو۔"

سر راڈرک نے ازراہ تسلیم سر کو حرکت دی۔ اور بیگم سنڈرلینڈ کے الفاظ کا موزوں طریق پر جواب دیا۔

"یہ امر سخت رنج دہ ہے" کونٹس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ آپ کو لندن میں آئے اتنے دن ہو گئے۔ لیکن میں شرف نیاز حاصل نہ کر سکی۔ اس لئے کہ میں اب تک دیہات میں تھی۔ ورنہ مجھے لیڈی ایلین سے مل کر دلی خوشی حاصل ہوتی۔"

اس وقت فلورا نے آکر عرض کیا کہ شاہی طبیب تشریف لا رہے ہیں۔ اور اس کے ایک لمحہ بعد ایک ڈاکٹر کمرہ میں داخل ہوا۔ اس کی آمد پر کونٹس آف سنڈرلینڈ کو مجبوراً وہاں سے اُٹھنا پڑا۔ مگر چلتے وقت اس نے ایلین کا ہاتھ ظاہری گرمجوشی سے دبایا۔ اور پھر ایک بار اس کی امید ظاہر کی۔ کہ کل تک آپ کو پوری صحت حاصل ہو جائے گی۔ اس کے بعد دروازہ سے نکلتے ہوئے جب وہ راڈرک کے پاس سے گذری جو اخلاق کی راہ سے پٹ کھولے کھڑا تھا۔ تو اس نے اس کے چہرہ کی طرف ویسی ہی جذبات سے پُر نظر سے دیکھا۔ جس سے آیڈا کیمبل اسکی طرف دیکھا کرتی تھی۔ مگر راڈرک نے سردمہری سے جُھک کر سلام کیا۔ اور کونٹس کے رخصت ہو جانے پر اس پلنگ کے پاس گیا۔ جس پر لیڈی ایلین آرام کرتی تھی اور ڈاکٹر اس کی مزاج پرسی کر رہا تھا۔ راڈرک سے مخاطب ہو کر ڈاکٹر نے بیان کیا۔ کہ بیگم صاحب کا مزاج امید سے بڑھ کر جلد اصلاح حاصل کر رہا ہے۔ بخار بالکل اُتر گیا ہے۔ اور اگر رات کو اچھی طرح نیند آئی۔ تو صبح ان کی طبیعت پوری طرح بحال ہو جائے گی۔"

ڈاکٹر کے چلے جانے پر جب اس کمرہ میں صرف راڈرک اور ایلین رہ گئے۔ تو پہلے اسے تامل ہوا۔ کہ مجھے اس گفتگو کو جو ارل آف سنڈرلینڈ کے ساتھ ہوئی تھی۔ لیڈی ایلین کے روبرو بیان کرنا چاہیئے یا نہیں۔ تامل اس لئے کہ ڈاکٹر نے ایلین کی شفایابی کو رات آرام سے گذرنے سے مشروط کیا تھا۔ اور صاف ظاہر تھا کہ ان واقعات کی تفصیل اس کی پریشانی میں اضافہ کرنے کا موجب ہوتی۔ لیکن جب وہ اس فکر میں تھا۔ کہ مجھے اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے ایلین نے اس کی صورت سے اندازہ کر لیا۔ کہ اس کے دل میں کوئی بات ایسی ہے جسے وہ بیان کرنا چاہتا ہے۔ مگر کر نہیں سکتا۔ پس وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہنے لگی۔ "پیارے راڈرک مجھے کسی معاملہ پر تشویش و پیچ کی حالت میں رکھنے سے بہتر ہوگا۔ کہ تم اس کا سارا حال صاف

صاف بیان کردو۔ کیا ارل آف سنڈرلینڈ نے کوئی بات ایسی کہی ہے۔ جو تمہارے لئے اضطراب و پریشانی کا موجب ہوئی ہو؟ اس کا احتمال اس لئے ہے کہ کونٹس بھی مجھ سے عجیب پیرایہ میں باتیں کرتی رہی ہے۔ اور اس وقت جب کہ تم اس کے شوہر سے مصروف گفتگو تھے۔ وہ یقیناً کسی خاص مطلب کے بغیر میرے پاس نہ آئی ہوگی ؟

"پیاری ایلین میں سارا حال تم سے کہ دیتا ہوں"۔ اس کے شوہر نے جواب دیا "مگر پہلے مہربانی سے یہ بتاؤ کہ کونٹس میری عدم موجودگی میں تم سے کیا کہتی تھی ؟"

ایلین نے کہا۔ "اس نے میرے کمرہ میں آکر پہلے تھوڑی دیر سرسری گفتگو کی۔ لیکن جلدی ہی آداب مزاج پرسی کو چھوڑ کر اس نے کچھ اس قسم کی باتیں کہیں جن سے اسے یہ جتلانا مقصود تھا۔ کہ مجھے اپنے شوہر کے سب راز معلوم ہیں۔ کہتی تھی کوئی سیاسی پیچیدگی جس سے ارل کا تعلق ہو۔ ایسی نہیں کہ میری اس میں شرکت نہ ہو۔ اور جس طرح تمہارا شوہر کوئی بات تم سے چھپاکر نہیں رکھتا۔ اسی طرح ارل بھی مجھ سے سب حال ذرا ذرا کہہ دیتا ہے۔ اس کے بعد دوران گفتگو میں اس نے آج کی دعوت اور رسم اصطباغ کا ذکر کیا اور میرے چہرہ کی طرف نظر غور سے دیکھ کر پوچھنے لگی۔ کیوں بہن اس خوفناک مضحکہ سے کیا تمہیں کچھ کم صدمہ ہوا ہے؟ راڈرک میں بیان نہیں کرسکتی۔ کہ جب اس نے اس ذکر کو چھیڑا۔ تو میرا بدن کس طرح کانپ اٹھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے اس اثر کو جو اس کے الفاظ سے پیدا ہوا تھا۔ دیکھ لیا۔ کیونکہ اس کے بعد فوراً ہی اس نے میرے سامنے بادشاہ اور ملکہ کی مذمت شروع کردی۔ اور اس سلسلہ میں اس کا بھی ذکر کیا کہ کیا خاندان سٹوارٹ کی حکومت جاری رہنے میں بہتری ہے۔ یا برطانیہ کی راحت واقبال اور مذہبی آزادی کا تقاضا ہے کہ شہزادہ آرینج اپنی کوششوں میں کامیاب ہوجائے۔ راڈرک اگرچہ میں ریا کے طریقوں سے بالکل بے خبر ہوں۔ پھر بھی یہ معلوم کرنا دشوار نہ تھا۔ کہ کونٹس کس عیاری سے اپنی ظاہری غیر جانبداری کو قائم رکھتے ہوئے ہر بات شہزادہ آرینج کے حق میں ثابت کرنے کی کوشش کررہی ہے سچ پوچھو تو شروع سے آخر تک جو گفتگو ہوئی۔ وہ اس کی طرف سے ہوئی کیونکہ میں نے خاموشی ہی کو سلامتی کا ذریعہ سمجھا اور اس لئے اس کی باتوں کا بہت کم جواب دیا۔"

"پیاری ایلین تم نے بہت اچھا کیا"۔ راڈرک نے کہا۔ "کچھ شک نہیں کہ کونٹس کو محض اسی غرض سے تمہارے پاس بھیجا گیا تھا کہ تمہیں بھی کسی طرح شہزادہ آرینج کا حامی بنایا جائے جب

دوسری جانب اس کا شوہر لالچ یا دھمکی سے جس طرح بھی ممکن ہو مجھے اپنا شریک کار بنانا چاہتا تھا“

اس کے بعد اس نے وہ ساری گفتگو جو اس میں اور ارل آف سنڈر لینڈ میں ہوئی تھی بیان کی۔ اور ایلین کو یہ جان کر بے حد خوف ہوا کہ اس عیار اور بے اصول امیر نے اس کے شوہر کے گرد کس ہوشیاری سے ایک جال سا بن لیا ہے۔ مگر پورے استقلال سے کام لیتے ہوئے۔ اپنی زبردست قوت ارادی سے مدد حاصل کر کے اس نے اس حالت کو بڑے سکون کے ساتھ نظر غور سے دیکھا اور چند منٹ کے سکوت کے بعد وہ اس انداز سے گویا اپنے دل سے باتیں کر رہی ہو کہنے لگی ”اچھا اب ارل یہ چاہتا ہے۔ کہ تم کل رات اس سے ملو؟“

”ہاں کل رات ۵ بجے“ راڈرک نے کہا ”مگر میں نے اس سے اس کا پختہ وعدہ نہیں کیا اصل یہ ہے کہ جب وہ بد باطن شخص اس قسم کی باتیں کر رہا تھا۔ گویا وہ سمجھتا تھا۔ کہ میرے والد اس کی رشوت کے اثر میں آ سکیں گے اور جب وہ مجھے بھی طرح طرح کے سبز باغ دکھا رہا تھا۔ تو میں نے بمشکل اس قدر ضبط سے کام لیا۔ کہ اپنے ہاتھ کو اس کا منہ توڑنے سے روکا خیر جس طرح بھی ہو سکا میں نے ریا سے کام لئے بغیر اپنے غصہ اور جوش کو روکے رکھا۔ مانا کہ ارل آف سنڈر لینڈ بہت چالاک۔ فطرت انسانی سے۔ پوری طرح خبردار اور مکر و فریب میں یکتا ہے تاہم میں کہہ سکتا ہوں کہ میرا صحیح اندازہ کرنے میں اس سے بھی غلطی ہوئی ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اس کی ترغیب و تہدید سے متاثر ہو جاؤنگا۔ شاید وہ میرے خیالات کا اندازہ میری قوامت سے نہیں بلکہ ان چاپلوسوں اور بے اصول خوشامدیوں کے طریقوں سے کرتا ہے۔ جو بڑی تعداد میں اس کے پاس موجود رہتے ہیں۔ مگر اس میں اس نے غلطی ہوئی ہے۔۔ سخت غلطی ہوئی ہے!“

”ہاں پیارے راڈرک یہ اسکی غلطی تھی کہ اس نے تمہیں ایسا سمجھا“ ایلین نے بھی کہا۔ اور اس کے بعد وہ اپنی پلنگڑی پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہنے لگی ”مگر اب ہمارے لئے فقط ایک ہی راہ عمل ہے۔۔۔ یہ کہ فوراً اس محل سے فرار ہو جائیں!“

”کل رات۔ غروب آفتاب کے بعد ہم ضرور یہاں سے چلدیں گے“۔ راڈرک نے جواب دیا ”اس اثنا میں میں یہ معلوم کر لوں گا۔ کہ کیا کوئی جہاز سکاٹ لینڈ کو روانہ ہونے والا ہے۔۔۔“

”نہیں راڈرک۔ اس معاملہ میں تاخیر خطرناک ہے“ ایلین قطع کلام کر کے کہنے لگی ”آج ہی

رات ہمیں اس محل سے رخصت ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ مجھے احتمال ہے کہ سنڈرلینڈ ہمیں اپنے مفید مطلب نہ پا کر ضرور کوئی خطرناک کوشش کرے گا۔ جس قدر جلد ہم اس خوفناک مقام سے جہاں ہر طرف شاہی شقاوتیں۔ سیاسی سازشیں مذہبی سیاہ کاریاں اور ہر قسم کی دوسری خرابیاں موجود ہیں۔ نکل جائیں اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر تم نے بادشاہ سے رخصت کی اجازت طلب کی۔ تو عجب نہیں وہ دریافت کریں، تمہارے اس قدر جلد رخصت ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اس صورت میں تم کیا جواب دے سکوگے؟ پس اگر ہمیں خفیہ طور پر ہی یہاں سے رخصت ہونا ہے۔ تو جس قدر جلد ممکن ہو ایسا کرنا چاہیئے۔ ہمارے پاس روپیہ کی کمی نہیں۔ اور اگر ہمیں گھاٹ پر کوئی جہاز تیار نہ ملا۔ تو ہم بڑی آسانی سے روپیہ کی مدد سے کسی کا انتظام کرلیں گے۔"

راڈرک ایلین کی اس پُرجوش اور دور اندیشانہ تقریر کو انداز تعریف سے سنتا رہا۔ مشورہ ایسا تھا کہ وہ اسے ماننے پر مجبور ہو گیا۔ مگر ایک خیال رہ رہ کر اسے بے چین کر رہا تھا۔ اور وہ یہ کہ موجودہ حالت میں جب کہ ایلین کو آرام کی ضرورت ہے۔ وہ گرم بستر چھوڑ کر رات کی سرد ہوا کیونکر برداشت کر سکے گی؟

مگر وہ التجائی انداز سے کہنے لگی: "پیارے راڈرک۔ تم میری نسبت ذرا بھی فکر نہ کرو۔ ہماری سلامتی فرار ہی میں ہے۔ اور یہ کام دن کی بجائے رات کو بہتر ہو سکتا ہے۔ پس اگر اس کو کل رات پر ملتوی کیا گیا۔ تو پھر تم ارل سے نہ ملنے کا کونسا بہانہ پیدا کرسکوگے؟ یا اگر ملے تو اس کے روبرو حامی بھرنے کے سوا کیا چارہ کار ہوگا؟ راڈرک حالات تقاضا کرتے ہیں کہ ہم آج ہی رات یہاں سے رخصت ہو جائیں۔ سچ جانو میرے لئے فرار کی سلامتی میں قدرت کی تازہ ہوا اتنی خطرناک نہیں جس قدر اس خوفناک مقام پر رہتے ہوئے فکر و تشویش کی اذیت۔ دریا کی کھلی ہوا کتنی ہی سرد ہو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتی جس قدر کسی دربار کی جرم آلود فضا۔ علاوہ بریں میں کیا اپنے کوہی وطن کی تیز اور سرد ہواؤں کی اتنی بھی عادی نہیں ہوں کہ اس نسبتاً معتدل ملک کی ماہ ستمبر کی ہوا کا مقابلہ نہ کر سکوں گی؟"

غرض اس قسم کے استدلال سے دلیر ایلین نے اپنے شوہر کو اسی رات بھاگ نکلنے پر رضامند کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے رخصت کی تیاریاں شروع کیں۔ فلورا کو اس لئے طلب کیا گیا کہ وہ اپنی بیگم کو لباس پہننے میں مدد دے۔ اور تیاری کا سامان کرے۔ ادھر راڈرک نے ولیم فاکنر کو بھی ایسی ہی اطلاع دے دی۔ انہوں نے نہایت ضروری سامان ایک علیحدہ کی صورت

میں باندھ کر الگ رکھ لیا۔ کہ چلتے وقت فلورا اسے اپنے لبادہ کے نیچے چھپا لے گی۔ اور آخر جب رات کے ۱۱ بجے تو انہوں نے فرار سے پہلے اپنے سب کمروں کی بتیاں گل کرادیں۔

چونکہ ان کمروں تک جانے آنے کے لئے الگ زینہ موجود تھا۔ اور اس سے اُتر کر محل کے ایک بغلی دروازہ تک رستہ جاتا تھا۔ اس لئے روانگی کا عمل زیادہ وقت طلب ثابت نہ ہوا۔ مگر اس خیال سے کہ چلتے وقت محل کا کوئی شخص دیکھ کر کسی طرح کا شک نہ کرے انہوں نے احتیاطاً فلورا اور فاکنر کو آگے بھیجدیا۔ اور اس کے ۱۰ منٹ بعد راڈرک اور لیڈی ایلین رخصت ہوئے۔ وہ محل سے ایسے طریق پر باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ کہ کسی نے ان کو نہیں دیکھا۔ اور ایک مقررہ مقام پر خادم اور خادمہ سے جا ملے۔ وہاں سے چاروں وائٹ ہال کے گھاٹ کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں عموماً آدھی رات تک ملاحوں کا ہجوم رہتا تھا۔ اس زمانہ میں چونکہ کرایہ کی گاڑیوں کا رواج نہ تھا۔ اور دریا پر صرف ایک ہی پُل بندھا ہوا تھا۔ اس لئے جو لوگ شراب خانوں یا جلسہ ہائے دعوت سے واپس آ رہے ہوں۔ نیز حصہ شہر یا ٹیمز کے دوسری جانب رہنے والے لوگ کشتیوں پر ہی سفر کرتے تھے۔ آج چونکہ دن کے وقت محل شاہی میں رسم اصطباغ پرنس شام کی دعوت کے لئے بہت سے مہمان آئے ہوئے تھے۔ اس لئے کشتیوں کی تعداد معمول سے زیادہ تھی۔ چاروں جلدی ہی ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ اور وہ اس روپہلی چاندنی میں جس کی وجہ سے دریا کا پانی سیماب کی طرح چمک رہا تھا۔ تیز چلنے لگی۔ موسم کے اعتبار سے ہوا غیر معمولی فرحت بخش تھی۔ اور چونکہ لیڈی ایلین کو احتیاطاً بہت سے کپڑے پہنا دیئے گئے تھے۔ اس لئے اسے ذرا بھی سردی محسوس نہ ہوئی۔ علاوہ بریں ایک ایسے مقام سے نکل آنے کی وجہ سے جہاں ہر طرف بے شمار خطرات کا سامنا تھا۔ اس کا حوصلہ دو چند ہو گیا تھا۔ پس ڈونگی میں اپنے پیارے راڈرک کے پہلو میں بیٹھی ہوئی وہ آہستہ سے اس کے کان میں کہہ رہی تھی۔ اب میرے دل کو اصلی اطمینان حاصل ہوا ہے۔

دو ملاح اس کشتی کو تیز چلاتے ہوئے تھوڑے عرصہ میں لندن برج کے پاس پہنچ گئے اس وقت جوار کی وجہ سے پانی چڑھا ہوا تھا۔ اس لئے پُل کے نیچے سے گذرنا خطرناک تھا۔ پس یہ لوگ پُل کے اس طرف ایک گھاٹ پر اتر گئے اور ملاحوں کو معقول معاوضہ دے کر اس گودی کی طرف ہو لئے جہاں سے سکاٹ لینڈ کے جہاز روانہ ہوا کرتے تھے۔ وہاں

پہنچ کر انہیں یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ ایک جہاز لیتھ جانے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ اور عنقریب سمندر کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ جس وقت یہ چاروں بندرگاہ میں پہنچے۔ جہاز پر آخری مال لد رہا تھا۔ انہوں نے کپتان کو اپنے ارادہ سے مطلع کیا۔ اور فوراً ان کے لئے جہاز میں جگہ مہیا کر دی گئی۔

اس کے نصف گھنٹہ بعد وہ جہاز جس کا نام بونی لیسی مشہور تھا۔ گھاٹ سے روانہ ہوا۔ سمندر میں پہنچکر اس نے بادبان پھیلا دیے۔ اور چونکہ ہوا موافق اور تیز تھی۔ اس لئے اب اس کی رفتار بھی تیز ہو گئی۔ سکاٹ لینڈ کے جہاز اس زمانہ میں بھی اپنی آسائش کے لئے مشہور تھے۔ چنانچہ جس وقت ایلن اور راڈرک جہاز کی آرام دہ مختصر کوٹھری میں بیٹھ گئے۔ تو وہ خطرہ بھی جو رات کی سرد ہوا کے متعلق لگا ہوا تھا۔ رفع ہو گیا۔

باب ۔ ۱۹

جنگی جہاز

اس کے دوسرے دن جہاز بونی لیسی ۸ اور ۹ بجے کے درمیان ہارج کے بالمقابل کھلے سمندر میں چل رہا تھا۔ ہارج کی بندرگاہ آجکل کی نسبت اس زمانہ میں جس کا حال ہم لکھ رہے ہیں بہت اہمیت رکھتی تھی۔ اور ایک بحری بیڑہ امیر البحر لارڈ ڈارٹ منتھ کے زیر کمان اس جگہ موجود رہتا تھا جس وقت سکاٹ لینڈ جانے والا جہاز ہارج سے ۳ میل کے فاصلہ پر گذر رہا تھا۔ بیڑہ کے لنگر انداز جہاز ایک عجیب دلکش نظارہ پیش کرتے تھے۔ اور راڈرک ایلن فلورا اور ولیم فاکنر نے صحن پر کھڑے ہو کر اس سے خوب ہی لطف حاصل کیا۔

وہ ان جہازوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کہ معلوم ہوا بیڑہ کا ایک جہاز سمندر کی طرف آنے کی تیاری کر رہا تھا۔ ملاح بادبان پھیلا رہے تھے۔ اور بھاری چرخی کی مدد سے لنگر اٹھانے کی آواز جہاز بونی لیسی کے مسافروں کو صاف سنائی دیتی تھی۔ کپتان کی زبانی راڈرک کو معلوم ہوا کہ یہ ایک جنگی جہاز ہے۔ جس پر ۲۰ توپیں رکھی ہوئی ہیں۔ جلدی ہی اس جہاز نے نمایاں نقل و حرکت شروع کی۔ اس کے بادبان ہوا سے پھول گئے۔ اور اس جھاگ سے جو اس کے چلنے سے پیدا ہو رہے تھے۔ اس کا اندازہ کرنا دشوار نہ تھا۔ کہ وہ

غیر معمولی تیزی رفتار کے ساتھ چلا آرہا ہے۔

اتنے میں ہوا تیز ہوئی۔ اور اب دونو جہازوں میں ایک طرح کی دوڑ شروع ہوگئی۔ اگرچہ جہاز بونی لیسی کی طرف سے یہ دوڑ سراسر بے ارادہ تھی۔ چونکہ دونو جہاز ایک ہی سمت میں چل رہے تھے۔ اور ہوا کی تیزی کا اثر دونو کی روانی پر پڑتا تھا۔ اس لئے بالکل ایسا نظارہ پیدا ہو گیا۔ گویا ان میں سے ایک دوسرے کے تعاقب میں ہو۔ بونی لیسی کے کپتان کو ایک جنگی جہاز کی صبا رفتاری کا مقابلہ کرنے سے لطف حاصل ہوا۔ تو اس نے سارے بادبان پھیلا دیئے۔ اور کہنے لگا ہم ضرور اس جہاز سے آگے نکل جائیں گے۔ معلوم نہیں جنگی جہاز والوں نے اس کارروائی کو مشتبہ سمجھ کر۔ یا اس لئے کہ عام حالات میں بھی وہ ضرور ایسا کرتے۔ جہاز بونی لیسی کے کپتان کی تقلید کی۔ اور سارے بادبان پھیلا کر جہاز کو پوری رفتار پر چھوڑ دیا۔ پھر اپنا راستہ کسی قدر بدل کر یہ جہاز سیدھا سکاٹ لینڈ جانے والے جہاز کی طرف ہو لیا۔ راڈرک نے جب یہ حالت دیکھی تو اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کیا اس جہاز کے آدمی میرے پیچھے آرہے ہیں۔ مگر یہ اندیشہ جلد ہی رفع ہو گیا۔ کیونکہ اس نے سوچا کہ لنڈن میں اس کا کسی کو علم نہیں کہ میں کس سمت میں روانہ ہوا ہوں۔ جہاز کا کپتان بھی یہ حالت دیکھ کر مضطرب نظر آنے لگا۔ کیونکہ اب صاف ظاہر تھا۔ کہ جنگی جہاز اس کے اپنے جہاز تک پہنچنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ مگر چونکہ اس نے کوئی بات خلاف قانون نہ کی تھی۔ اس لیئے اسے کسی طرح کا اندیشہ نہ تھا۔ پس وہ بدستور تیز ہوا کی مدد سے جہاز کو آگے آگے چلایا گیا۔ اور جنگی جہاز بھی زیادہ وزنی ہونے کے باوجود ویسی ہی سریع رفتاری سے چلتا رہا۔ اس کے باوجود تھوڑی دیر میں معلوم ہو گیا۔ کہ آخرالذکر جہاز بونی لیسی کے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور آخر جب فاصلہ بالکل کم رہ گیا۔ تو اس کے صحن پر سے ایک کرخت آواز سنائی دی جس میں اگلے جہاز کو ٹھہر جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ لیکن سکاٹ لینڈ والے جہاز کا کپتان اس حکم کو ماننے کے لیئے تیار نہ تھا۔ اس لیئے کہ چوری کا مال لے جانے کا وہ عادی نہ تھا۔ نہ اس کے پاس کوئی چیز قابل اعتراض تھی۔ اس کے سب کاغذات ٹھیک سے تھے۔ اور وہ اسے سراسر بے جا مداخلت سمجھتا تھا۔ کہ ایک جنگی جہاز بے وجہ ایک تجارتی جہاز کو روکے۔

ادھر جنگی جہاز کے افسروں نے جب یہ دیکھا کہ ان کے زبانی احکام بے اثر رہے۔ تو انہوں نے

نے ایک توپ داغ دی جس کا مطلب یہ تھا کہ اگلے جہاز کو رُک جانے کے لئے، اور بھی سختی سے حکم دیا گیا ہے۔ کثیف سفید دھوئیں کی بہت بڑی مقدار جنگی جہاز کی سمت سے آکر جہاز بونی لیسی پر اس طرح پھیل گئی۔ کہ چند منٹ کے لئے وہ اس کے اندر نظروں سے بالکل غائب ہو گیا۔ یہ حالت دیکھ کر آخر الذکر کے کپتان نے محسوس کیا۔ کہ جنگی جہاز کے افسر عدول حکمی کی وجہ سے غصہ میں ہیں کیا عجب کہ پہلی بار خالی بارود چلا کر دوسری مرتبہ وہ گولہ چھوڑ دیں۔ پس اس نے جہاز مذکور کے حکم کی اطاعت میں ہی سلامتی سمجھی۔ چنانچہ بادبان ڈھیلے کر دیئے۔ اور پاؤ گھنٹے کے عرصہ میں بونی لیسی اور جنگی جہاز دونو پہلو بہ پہلو ہو گئے۔

ایلین کے دل میں بھی وہی اندیشے پیدا ہو گئے تھے۔ جو اس سے پہلے اس کے شوہر کے دل میں پیدا ہوئے تھے۔ مگر راڈرک نے یہ کہکر اُسے تسکین دی کہ اس واقعہ کا ہماری ذات سے کچھ تعلق نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود خاتون موصوف کے اضطراب میں کمی نہ ہوئی۔ اگرچہ اس نے اپنے چہرہ کہ جہاں تک ممکن تھا پر اطمینان ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ ولیم اور فلورا کو بھی فکر پیدا ہو گئی تھی خصوصاً اس لئے کہ انہیں ان حالات خاص کا مطلق علم نہ تھا۔ جن کے باعث ان کے آقا اور بیگم کو اس طرح حالت اضطراب میں محل سے چلے آنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر راڈرک نے جہاں تک ممکن تھا۔ ان کو بھی تسلی دی۔

اس اثنا میں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ دونو جہاز ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو ہو چکے تھے۔ چنانچہ معاً جنگی جہاز کا کپتان وردی پہنے جہاز کی گذرگاہ پر نمودار ہوا۔ یہ ایک نوجوان آدمی تھا جس کی عمر ۳۰ سال سے زیادہ نہ تھی۔ دیکھنے میں لاغر اندام اور بادی النظر میں سُوکھا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ مگر غور سے دیکھا جائے تو صاف ظاہر تھا کہ اس لاغری میں بھی اس کا بدن مضبوط اور اعصاب وعضلات میں توانائی ہے۔ چہرہ سے جس پر سردی گرمی کے اثرات نے ملاحت پیدا کر دی تھی۔ ہمت واستقلال کا اظہار ہوتا تھا۔ دونوں جہازوں کے برابر برابر کھڑے ہو جانے پر وہ ایک لفٹنٹ اور جہازی نائب کو ساتھ لیکر بونی لیسی پر چڑھ گیا اور تھوڑی دیر تک راڈرک اور اسکی حسین دلہن کی طرف نظر غور سے دیکھتا رہا۔ اس کے بعد اس جہاز کے کپتان سے مخاطب ہو کر اس نے مختصر طور پر مگر اس انداز سے گویا اُسے اپنے الفاظ کی صداقت پر کامل یقین تھا۔ کہا "آپ ہینگ کی طرف جا رہے ہیں؟"

"جی نہیں" اس نے جواب دیا۔ "میرا جہاز لیتھ کی طرف جا رہا ہے۔ دیکھئے یہ میرے

کاغذات ہیں۔"

"کاغذات کی ہمیں پروا نہیں۔" جنگی جہاز کے کپتان نے کہا۔ "سمندر میں چلتے ہوئے کسی جہاز کے لئے اپنا رُخ بدل لینا اتنا ہی سہل ہے۔ جیسے خشکی پر چلتے ہوئے کسی مسافر کے واسطے۔ بہر حال ہمیں معلوم ہے کہ آپ ہیگ کو جا رہے ہیں۔ کیا یہ جہاز ڈنڈی کا بونی لیسی نہیں ہے؟"

"صاحب اس کا نام بلاشبہ بونی لیسی ہے۔" جہاز راں نے جواب دیا۔ "مگر یہ ڈنڈی کا نہیں لیتھ کا ہے۔ ڈنڈی کا بونی لیسی پرسوں لندن سے روانہ ہوا تھا۔"

"مائی لارڈ" لفٹنٹ نے جنگی جہاز کے کپتان سے آواز دبا کر کہا۔ "معلوم ہوتا ہے۔ اس معاملہ میں کچھ غلطی ہوئی ہے۔"

"ممکن ہے ہوئی ہو۔" وس نے جواب دیا۔ "مگر ہم ابھی اس کے کاغذ دیکھ لیتے ہیں۔ لائیے پیش کیجئے۔"

جہاز راں نے اپنے کاغذات حاضر کئے۔ جنہیں جنگی جہاز کے کپتان نے غور سے دیکھا۔ اور بظاہر مطمئن ہو کر انہیں واپس کر دیا۔ پھر کہنے لگا "بے شک ہم سے غلطی ہوئی۔ جس کا مجھے دلی افسوس ہے۔ کیونکہ اس سے ناحق آپ کو فکر و تکلیف ہوئی۔ لیکن کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ اس جہاز پر کون کون مسافر سوار ہیں؟"

"مسٹر راڈرک میکڈانلڈ۔ ان کی بیگم اور دو خادم" جہاز بونی لیسی کے کپتان نے بیان کیا۔

"آہ!" جنگی جہاز کے کپتان کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے لفٹنٹ کی طرف معنی خیز نظر سے دیکھا۔ پھر اس ناول کے ہیرو کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے ازراہ اخلاق سر کو خم دے کر کہا۔ "مسٹر راڈرک میکڈانلڈ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ بہادروں کے کارنامے بہت جلد عالمگیر شہرت حاصل کر لیتے ہیں۔ اور آرگل شائر میں آپ نے جو فتوحات حاصل کی تھیں میرے کان ان سے ناآشنا نہیں۔ لیکن شاید یہ بہتر ہوگا کہ میں بھی آپ کو اپنے نام سے واقف کر دوں۔ جس طرح میں آپ کے نام سے خبردار ہوں۔ مجھے لارڈ مولیمن کہتے ہیں۔ اور اس بہادر جنگی جہاز کا نام ان ونسیبل ہے"

راڈرک نے سر تسلیم خم کیا۔ اور لیڈی ایلن نے بھی اس تعارف کو ایک دلکش سلام کے ساتھ منظور کیا۔

اتنے میں جنگی کپتان نے کہا۔ "مسٹر راڈرک میرا خیال ہے کہ آپ لیتھ جا رہے ہیں؟"

"ہاں مائی لارڈ" اس نے جواب دیا "وہاں سے ہم اپنے وطن کی طرف روانہ ہو جائیں گے"

"سر راڈرک" لارڈ ڈمبلین نے کہا "میں چند الفاظ آپ سے اور لیڈی ایلین سے جدا ہو کر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس لیئے میرے جہاز پر تشریف لائیے۔ کہ ہم اس جگہ کی نسبت زیادہ بے تکلفی سے گفتگو کر سکیں۔"

"مائی لارڈ جانے سے پہلے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ ایک درخواست کی حیثیت میں ہے یا حکم کے طور پر؟"

"نہیں وہ محض ایک درخواست کی حیثیت میں ہے۔" لارڈ ڈمبلین نے فوراً جواب دیا۔

"اس صورت میں مجھے آپ کے ساتھ چلنے میں تامل نہیں"۔ راڈرک نے جواب دیا۔ اگرچہ وہ اب تک یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر وہ کونسا مضمون ہے۔ جس پر یہ شخص علیحدگی میں گفتگو کیا چاہتا ہے۔

اس کے دل میں ایک خفیف سا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر لارڈ ڈمبلین کے جواب کے بعد جو صاف باطنی اور دیانتداری کا مظہر تھا۔ اس نے اس کا خیال نہ کیا۔ لیڈی ایلین بجائے خود اپنے دل میں ایک مبہم خوف محسوس کر رہی تھی۔ لیکن وہ ہر بات میں اپنے شوہر کی منشا کے مطابق عمل کرنے کو تیار رہتی تھی۔ اس لئے اگرچہ اس نے راڈرک کی طرف ایک لمحہ کے لیئے نگاہ فکر سے دیکھا۔ تاہم زبانی کچھ نہیں کہا۔ اور اس کے ساتھ جنگی جہاز پر چڑھ گئی۔

غرض چند منٹ کے عرصہ میں سر راڈرک اور لیڈی ایلین میکڈانلڈ جہاز بدنیبی سے جنگی جہاز انونسیبل کے صحن پر منتقل ہو گئے۔ لارڈ ڈمبلین نے جلدی سے اپنے لفٹنٹ اور نائب کو دبی زبان میں کچھ ہدایات دیں۔ اور اس کے بعد خود بھی اپنے جہاز پر واپس آ گیا۔ مگر جس وقت راڈرک نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو اسے یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی۔ کہ لارڈ ڈمبلین کا لفٹنٹ ولیم فاکنر اور فلور اکو تحکمانہ انداز سے کچھ کہتا اور زوردار اشارے کر رہا ہے۔ اس پر راڈرک نے ڈمبلین کی طرف غصہ اور فکر کی نظر سے دیکھا جس نے فوراً جواب دیا۔ "سر راڈرک اور لیڈی ایلین۔ آپ کو معلوم ہو کہ میں بعض حالات سے مجبور ہوں کہ سر دست آپ کو اس جہاز پر ہی رکھوں۔"

"مائی لارڈ۔ یہ نہایت سفیہانہ دھوکہ بازی ہے۔" راڈرک نے طیش میں آ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی تلوار نیام سے باہر نکل کر بجلی کی طرح چمکی۔ ایلین کے منہ سے بھی خوف

کی دبی ہوئی آواز سنائی دی۔

مگر لارڈ ڈمبلین بڑے اطمینان سے اپنے بازوؤں کو سینہ پر لپیٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا "میرے دوست جوش میں آنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی طرف دیکھیے کہ آپ کو معلوم ہو جائے۔ کیا آپ کے لئے مزاحمت کی کوئی صورت باقی ہے ؟"

راڈرک اور ایلین نے جہاز میں ادہر ادہر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو سو کے قریب افسر اور ملاح کامل طور پر مسلح صرف ایک اشارہ کے منتظر ہیں کہ آگے بڑھ کر بہادر نوجوان کو مغلوب کر لیں

راڈرک نے یہ حالت دیکھ کر نفرت سے منہ پھیر لیا۔ اور کہنے لگا "مائی لارڈ۔ اگر میں اکیلا ہوتا۔ تو اپنی جان پر کھیل کر بھی اس جہاز سے نکل جاتا۔ جس میں مجھے ایسی شرمناک دہوکہ بازی سے لایا گیا ہے۔ مگر حالت یہ ہے . . . "

وہ اتنا ہی کہکر رک گیا۔ اور اپنی حسین بیگم کی طرف دیکھنے لگا۔ جس سے اس کے فقرہ کا آخری حصہ بآسانی معلوم کیا جا سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی تیغ آبدار کو نیام میں بند کر لیا۔

"مسٹر راڈرک" لارڈ ڈمبلین نے بدستور پرسکون لہجہ میں کہا۔ "اطمینان فرمائیے کہ آپ کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو کسی عزت دار بہادر کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ میں آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ مجھے آپ کو یہاں لانے میں ایک خاص چال سے کام لینا پڑا۔ جسے آپ غصہ کی حالت میں دہوکہ بازی قرار دے رہے ہیں۔ مگر جسے میں اس وجہ سے روا سمجھتا ہوں کہ میں نہیں چاہتا تھا آپ کو اور لیڈی ایلین کو زبردستی یا طاقت سے کام لیکر اس جہاز پر لاؤں۔"

اس وقت فلورا اور ولیم فاکنر بھی وہیں آ گئے۔ اور چونکہ ضروری سامان کا پلندہ جسے یہ لندن سے چلتے وقت ساتھ لائے تھے۔ اول الذکر کی بغل میں تھا۔ اس لئے واضح ہو گیا کہ جہاز بونی لیبی ان کے بغیر ہی لیتھ کو روانہ ہو جائے گا۔

یہ حالت دیکھ کر راڈرک نے لارڈ ڈمبلین کی طرف انداز نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا "اب مائی لارڈ مہربانی سے یہ بیان کیجیے کہ ہم کس کی حراست میں ہیں ؟ کیونکہ اس میں کچھ بھی شبہ نہیں۔ کہ ہماری حالت کسی طرح قیدیوں سے بہتر نہیں ہے۔"

"دیکھیے۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ کی حراست محض ایک طرح کی نظر بندی ہے" جنگی کپتان نے جواب دیا۔ "ورنہ میں آپ سے اور آپ کی بیگم اور متعلقین سے پورے احترام کا سلوک کیا جائے گا"۔

"پھر بھی مائی لارڈ" راڈرک نے کہا۔ "آپ نے اب تک بیان نہیں کیا۔ کہ ہم کس کے حکم سے نظر بند ہوئے ہیں۔ اور اب ہمیں کہاں جانا ہوگا؟"

"سر راڈرک آپ کی منزل مقصود ہیگ ہے" لارڈ ڈمبلین نے جواب دیا۔ "اور سر دست آپ ذی رتبہ واقتدار شہزادہ ولیم آف آرینج کے حکم سے نظر بند ہیں"۔

باب ۔ ۶۹

ہالینڈ کا شہزادہ ولیم

لارڈ ڈمبلین۔ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ اس بحری بیڑہ کے ایک جنگی جہاز کا کپتان تھا۔ جس کی کمان ارل آف ڈارٹ متھ کے سپرد تھی۔ گذشتہ چند ماہ سے اس شخص کی شہزادہ ولیم سے خفیہ خط وکتابت ہو رہی تھی۔ اور یہ پورے طور پر اس کا وفادار تھا۔ چونکہ لارڈ ڈارٹ متھ کے بیڑہ میں اس کا جہاز سب سے تیز رفتار تھا۔ اس لئے بارہا اس کو قابل اعتراض جنگی جہازوں کے تعاقب میں بھیجا جاتا تھا۔ اور اسے اس بات کی عام اجازت تھی۔ کہ جب اسے کسی مشتبہ جہاز کی اطلاع ملے یا وہ کسی ایسے جہاز کو سمندر میں چلتا دیکھے۔ تو بلا تامل اس کے تعاقب میں روانہ ہو جائے۔ اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ارل آف ڈارٹ متھ کو اس کا بعید ترین شبہ بھی نہیں تھا۔ کہ اس کا نائب حقیقت میں ولندیزوں کا خیرخواہ ہے۔ بارہا یہ شخص۔ لارڈ ڈمبلین ہالینڈ کے ساحلی قلعوں کے معائنہ کے بہانہ سے اس ملک تک ہو آیا تھا حالانکہ درپردہ اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا۔ کہ شہزادہ ولیم سے سازباز جاری رکھی جائے۔ ایسے موقعوں پر واپسی کے وقت وہ کچھ اس قسم کی خبریں لایا کرتا تھا۔ جن سے لارڈ ڈارٹ متھ مطمئن ہو جاتا۔ جہاز آنریبل کے افسران تو اس اپنے کماندار کے خفیہ ارادوں سے لاعلم نہ تھے اور ماتحتین اور ملاح بھی تہ کی خبر رکھتے تھے۔ مگر باطن میں وہ سب اس بات پر خوش تھے۔ کہ ہم ایک ایسے جانباز کپتان کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ لارڈ ڈمبلین کے جہاز ہی کی مدد سے ارل آف سنڈرلینڈ کی خط و کتابت پرنس ولیم سے ہوتی رہی تھی۔ یا زیادہ واضح لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس خط و کتابت کا اصلی ذریعہ کونٹس آف سنڈرلینڈ یعنی وزیر اعظم کی بیوی تھی جو اس کام کو اپنے آشنا ہنری سڈنی کی معرفت جو مشہور و معروف الگرنن کا بھائی تھا۔ کیا کرتی تھی۔ ہنری سڈنی۔ لارڈ ڈمبلین کے جہاز پر انگلستان اور ہالینڈ کے درمیان بارہا سفر کر چکا تھا۔ چنانچہ یہی وہ جہاز تھا جس پر اینڈ ربو لیسلی انگلستان آیا اور ہالینڈ کو واپس گیا تھا۔

داستان کا سلسلہ جاری رکھنے سے پہلے چند الفاظ میں ان حالات کی توضیح بھی ضروری معلوم ہوتی ہے جن میں جنگی جہاز انونسیبل نے لیتھ کے جہاز بونی لیسی کا تعاقب کیا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ لارڈ ڈمبلین کو اس بارہ میں خفیہ اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ ڈنڈی کا جہاز بونی لیسی عنقریب دریائے ٹیمز سے روانہ ہوگا۔ اور ہنری سڈنی جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اس پر سوار ہوگا۔ چنانچہ اس جہاز کی شکل و صورت کے متعلق ضروری اطلاع جہاز انونسیبل کے کمانڈر کو بھیجی گئی تھی۔ اور لارڈ ڈمبلین اس وجہ سے جہاز مذکور کے انتظار میں تھا۔ کہ وہ سمجھتا تھا۔ اب وقت آگیا ہے۔ جب مجھے علانیہ طور پر انگریزی بیڑہ سے جدا ہو کر ہالینڈ والوں سے جا ملنا چاہیئے۔ پس اس کا ارادہ یہ تھا کہ ہنری سڈنی مذکور کو اپنے جہاز پر منتقل کر کے اسے ہیگ لے جائے۔ مگر اتفاق ایسا ہوا کہ ڈنڈی کا جہاز بونی لیسی رات کی تاریکی میں گذر گیا۔ اور انونسیبل کو اس کا پتہ ہی نہ لگا۔ پس جب دن کے وقت لیتھ کا جہاز بونی لیسی سامنے سے گذرا۔ تو اسے ڈنڈی کا اسی نام کا جہاز سمجھ لیا گیا۔ اس لئے کہ شکل و صورت میں دونوں قریباً ایک جیسے تھے۔ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ اس جہاز کو دیکھتے ہی انونسیبل نے لنگر اٹھا کر اور بادبان پھیلا کر اس کا تعاقب شروع کر دیا تھا۔ اور قریب تر ہو کر دوربین کی مدد سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ جہاز بونی لیسی ہی ہے پس تعاقب جاری رہا۔ اگرچہ لارڈ ڈمبلین کو یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کہ یہ جہاز میرے آگے آگے دوڑا کیوں جاتا ہے۔ آخر اس غلطی کا علم اس وقت ہوا جب لارڈ ڈمبلین بونی لیسی پر سوار ہوا۔ مگر اس کے بعد جب اسے معلوم ہوا کہ راڈرک میکڈانلڈ اس پر موجود ہے تو اس نے دفعتاً محسوس کیا کہ اسے حراست میں لے کر پرنس ولیم کے حوالہ کرنے میں بہت فائدہ ہوگا۔ اس لئے کہ جب راڈرک شہزادہ مذکور کے ہاتھ میں بطور یرغمال پہنچ گیا۔ تو اس کے بعد

والئے گلنکو اور اس کے معاون قبائل کو ولندیزوں کی حمائت پر مجبور ہونا پڑے گا۔

خیر راڈرک اور اس کے متعلقین کو جنگی جہاز پر لے آنے کے بعد اس کے اور اس کی دلہن کے لئے ایک باآسائش کمرہ مخصوص کر دیا گیا۔ اور ولیم فالکنز اور فلورا کو الگ رہنے کی جگہ مل گئی۔ اس مقام سے جنگی جہاز سیدھا ہیگ کی طرف روانہ ہوا۔ اور دن کے وقت راڈرک سے گفتگو کے دوران میں لارڈ ڈمبلین نے صاف لفظوں میں اعتراف کر لیا کہ میں نے آپ کو اور آپ کی دلہن کو کس لئے حراست میں لیا ہے اس پر راڈرک نے بڑے جوش کا اظہار کیا مگر ڈمبلین ایسا شخص نہ تھا۔ کہ اس پر راڈرک کا غصہ یا دھمکیاں کچھ اثر کرتیں۔ ایک بار پھر اس نے اس کا یقین دلایا۔ کہ آپ کے ساتھ بڑے ادب و احترام کا سلوک ہوگا۔ اور مزید رعایت یہ کی جائے گی۔ کہ اگر آپ یا لیڈی ایلین اپنے والدین کو خط لکھنا چاہیں۔ تو میں آپ کے خطوط کی روانگی کا انتظام کر دوں گا۔ دونو نے اس رعائت سے فائدہ اُٹھانے پر آمادگی ظاہر کی۔ مگر اپنے خطوط میں اُنہوں نے قدرتی طور پر ان واقعات کا بہت کم حال لکھا۔ جو انہیں لندن میں پیش آئے تھے۔ اور اس راز کا تو ذرا بھی حال نہیں لکھا۔ جو فرضی شہزادہ کی نسبت انہیں معلوم ہوا تھا۔ کیونکہ اندیشہ تھا کوئی غیر اس خط کو کھول کر سارا حال معلوم نہ کر لے

ظاہر ہے کہ راڈرک اور ایلین کے لئے جنہیں بہت جلد اپنے والدین سے ملنے کی اُمید و آرزو تھی۔ یہ غیر معینہ حراست بے حد تکلیف دہ ثابت ہوئی۔ کجا کوہستان۔ سکاٹ لینڈ کی آزادی۔ کجا ایک جنگی جہاز کی حراست۔ پھر بھی اس مصیبت میں یہ امر ان کے لئے باعث اطمینان تھا۔ کہ ہمیں ایک دوسرے سے جدا تو نہیں کیا گیا۔ راڈرک نے اس تازہ آفت کو مردانہ وار برداشت کیا۔ بلکہ وہ ایلین کی بھی حوصلہ افزائی کرتا رہا۔ راڈرک کی مثال پر عمل کرنا چونکہ ایلین کے لئے ہر حال میں باعث فخر ہوتا تھا۔ اس لئے وہ بھی جلدی ہی رضی برضا ہو گئی

اس اثنا میں جہاز ہوا کے سہارے تیز چلتا گیا۔ اور دوسرے دن شام کو ہالینڈ کے قریب جا پہنچا۔ آدھی رات کے وقت اس نے اس نہر کے پانی میں لنگر ڈال دیا۔ جو ہیگ کے وسطی حصہ میں گذرتی ہے۔

کسی نامعلوم غلطی یا غلط فہمی کے باعث۔ کثیر التعداد جغرافیہ دان اب تک باصرار ہالینڈ کے صدر مقام کا ذکر اسی پیرایہ میں کرتے رہے ہیں۔ گویا وہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہو۔ حالانکہ یہ ایک اچھا خاصہ بارونق اور آباد شہر ہے۔ یعنی اتنا ہی بڑا جیسے ہمارے ملک میں

Gafar Gopa

یارک شائر اور لنکا شائر کے مشہور تجارتی شہر ہیں۔ جس زمانہ کا حال ہم لکھ رہے ہیں اس وقت بھی یہ ایک بارونق بستی تھی۔ جس میں ۳۰ ہزار کے قریب آدمی آباد تھے۔ اور فراخ اور خوشنما مکانات بننے شروع ہو گئے تھے۔ شہر کے گرد پختہ فصیل تو نہ تھی۔ مگر ایک خندق کھدی ہوئی تھی جس سے گذرنے کے لئے کئی عارضی پُل بنے ہوئے تھے۔ اس کے فراخ اور کشادہ بازار جن کے اندر جابجا خوشنما نہریں گذرتی تھیں۔ اور ان کے دورویہ شاندار مکانات ایستادہ تھیں۔ اس زمانہ کے لندن کے بہترین حصوں پر کئی پہلوؤں سے فوقیت رکھتے تھے۔ کئی بازاروں میں خوشنما درخت اُگے ہوئے اور عمدہ قسم کے مکانوں کے ساتھ باغات ملحق تھے۔ شہر کے ایک طرف گودی میں بے شمار جہاز لنگر انداز تھے۔ اور دوسری جانب شہزادہ کے محل کے سامنے بلوطوں کا ایک خوشنما جنگل تھا۔ مضافات میں امرا کے رہنے کی کوٹھیاں واقع تھیں۔ ایسی ہی خوشنما اور پُرفضا جیسی زمانہ حال میں شرفائے انگلستان کی دیہات میں پائی جاتی ہیں۔ اندرون شہر جابجا ترقی و خوشحالی کے آثار نمایاں تھے لیکن اس ترقی کے باوجود ہیگ شہر ایمسٹرڈم سے بہت پیچھے تھا۔ جو ہالینڈ کا تجارتی صدر مقام تھا۔ حالانکہ ہیگ محض سرکاری دارالسلطنت کا درجہ رکھتا تھا۔

جیسا ہم نے بیان کیا ہے۔ جہاز انونسیبل آدھی رات کے وقت ہیگ سے دو میل کے فاصلہ پر لنگر انداز ہوا۔ شہر بجائے خود سمندر سے ایک فرسنگ دور ہے۔ مگر اس کے مصنوعی دریاؤں میں بڑے سے بڑے جہاز آسانی سے جا سکتے ہیں۔ دن نکلنے کے تھوڑی دیر بعد لارڈ ڈمبلین جنگی جہاز کی ایک کشتی میں سوار ہو کر نہر کے ذریعہ شہر میں داخل ہوا۔ قریباً پانچ گھنٹہ کے بعد واپس آکر اس نے راڈرک اور ایلین کو اطلاع دی۔ کہ دن میں کسی وقت آپ کو بھی شہر کے اندر چلنا ہوگا۔ جہاں آپ کی سکونت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ سہ پہر کو ۳ اور ۴ بجے کے درمیان سر راڈرک اور لیڈی ایلین میکڈانلڈ۔ ولیم اور فلوراسمینٹ جنگی جہاز سے اُترے اور لارڈ ڈمبلین کی معیت میں جہاز کی ایک کشتی میں بیٹھ کر شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ کشتی چلتے چلتے ایک پختہ گھاٹ پر پہنچ کر رُک گئی۔ جہاں ایک سیاہ پوش ولندیزی نے جس کے گلے میں سرکاری عہدہ دار ہونے کا نشان تھا۔ ان کا استقبال کیا۔ وہ ایک عمر رسیدہ شریف صورت آدمی تھا۔ اور انگریزی بڑی روانی سے بول سکتا تھا۔ لارڈ ڈمبلین نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا "آپ شہزادہ ولیم کے اہلکار خاص ہیں۔" پھر اس نے ان

دونو کو شخص مذکور کے سپرد کر دیا اور کہا "میں اب آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔ اور یقین کرتا ہوں کہ آپ میری نسبت کسی برے خیال کو دل میں جگہ نہ دیں گے۔"

"مائی لارڈ!" راڈرک نے سرد مہری سے کہا "میں اس اخلاق و عنایت کے لئے تو شکر گذار ہوں۔ جو آپ اثنائے راہ میں ہم سے کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مجھے یہ کہنے کے لئے معاف کیجئے۔ کہ جو کارروائی آپ نے ہماری گرفتاری کے بارہ میں کی ہے۔ اُسے میں ناقابل معافی دھوکا ہی تصور کرتا رہوں گا۔"

"خیر اگر یہی آپ کا خیال ہے" لارڈ ڈمبلین نے نفرت و حقارت کے لہجہ میں کہا۔ "تو میرے لئے کچھ اور کہنا بے سود ہوگا۔"

اتنا کہہ کر اس نے راڈرک کو سرد مہری سے سلام کیا۔ اگرچہ لیڈی ایلین کو اس کا رخصتی سلام پھر بھی مودبانہ تھا۔ اور واپس آکر کشتی میں سوار ہو گیا۔ جو گھاٹ سے چلکر پھر جہاز کے پاس چلی گئی۔

اب راڈرک۔ ایلین اور ان کے خادم وفادار یہ چاروں پختہ گھاٹ پر اس ولندیز کے پاس رہ گئے۔ جس کے سپرد لارڈ ڈمبلین نے انہیں کیا تھا۔ اور اس لئے ان سے اس مقام تک چلنے کی درخواست کی جو ان کی سکونت کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ راڈرک اور ایلین کی حالت اس وقت عجیب تھی۔ اپنے وطن سے دور۔ ایک غیر ملک میں جہاں طرح طرح کے عجائبات اور نئی چیزیں ان کے پیش نظر ہوتی تھیں۔ وہ اس پابندی کی وجہ سے جو نظربندی کے ذریعہ ان پر عائد ہوتی تھی۔ ان سے کچھ بھی حظ نہ اٹھا سکتے تھے۔ ولندیزا ہلکار کے ساتھ وہ کئی خوشنما بازاروں سے گذرے۔ اور چونکہ راڈرک اور فاکنر نے سکاٹ لینڈ کا پہاڑی طرز کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس لئے بہت سے بھاری بھرکم ولندیز اور کئی خوبصورت عورتیں انہیں دیکھنے کے لئے رک جاتی تھیں۔ آخر کار یہ جماعت ایک فراخ اور کشادہ سرائے میں وارد ہوئی۔ جس کے دروازہ کے سامنے درختوں کی قطار اور عقب میں ایک وسیع باغ تھا۔ سرائے دار اور اسکی بیوی انگریزی کی ٹانگ توڑتے ہوئے مہمانوں کے استقبال کو حاضر ہوئے۔ معلوم ہوا کہ شاہی نظربندوں کی سکونت کے لئے یہی جگہ منتخب کی گئی ہے ان کے لئے چند فراخ اور آراستہ کمرے مخصوص کئے گئے۔ اور تھوڑی دیر میں کھانا کھانے کے کمرہ میں بیش قیمت سامان اکل دسترخوان پر چنا گیا جسے ہضم کرنے کے لئے شراب کی کئی

بوتلیں بھی مہیا کی گئیں۔

آخر جب سرائے دار اور اس کی بیوی رخصت ہو گئے تو درباری اولندیز نے راڈرک سے مخاطب ہو کر کہا "مجھے شہزادہ نامدار کے زیر حکم آپ سے یہ عرض کرنا ہے کہ سردست آپ انہی کمروں میں سکونت اختیار کیجئے۔ اس جگہ کے مہتمم اور اس کے خدام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ کی پوری طرح خدمت گذار رہیں۔ ان مبادیات کے بعد مجھے ایک اہم تر معاملہ کی نسبت کچھ عرض کرنا ہے۔ یہ تو غالباً آپ کو معلوم ہی ہوگا۔ کہ کس لئے آپ کو ہالینڈ میں لایا گیا ہے۔ پس اس بارہ میں کسی اخفا یا رازداری کی ضرورت نہیں۔ کہ اس کا دارومدار خود آپ پر ہے کہ یہاں آپ کے قیام کی صورت کیا ہو۔ زیادہ صاف لفظوں میں اگر آپ اس بات کا وعدہ کریں کہ آپ اور لیڈی ایلین اس جگہ سے فرار کی کوشش نہ کریں گے ..."

"بس صاحب بس!" راڈرک نے جوش سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میں اس بارہ میں کسی طرح کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ ایک باشندہ برطانیہ کے حقوق کو نہایت شرمناک طریق پر سلب کیا گیا ہے ..."

"مسٹر راڈرک یہ سخت کلامی بے سود ہے" شخص مذکور نے کہا "اس سے آپ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔"

"میں پوچھتا ہوں۔ کیا آپ کے کونٹ ڈی ہیلڈر آجکل ہیگ ہی میں ہیں؟" راڈرک نے دفعتاً کسی خیال کے زیر اثر سوال کیا۔ "اگر ہوں تو میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ دو بار میں نے ان کی جان بچائی تھی۔ اور اگر ان کا مزاج جذبات شکر گذاری سے قطعاً عاری نہیں۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ اس موقعہ پر وہ میری مدد کریں گے۔ مجھے اور میرے متعلقین کو اپنے وطن پہنچنے میں ضرور مدد دیں گے"!

راڈرک کے الفاظ سے اس اہلکار کے لبوں پر ایک ہلکا تبسم نمودار ہوا۔ جو صرف ایک لمحہ قائم رہا۔ اس کے بعد وہ کہنے لگا "کونٹ ڈی ہیلڈر خود ہی آج رات ۹ بجے آپ سے ملیں گے۔ لیکن اس اثنا میں جو بات میں نے عرض کی ہے۔ اس کا تصفیہ لازم ہے۔ مسٹر راڈرک آپ دور اندیش اور سمجھدار ہیں۔ اور اچھی طرح محسوس کر سکتے ہیں۔ کہ آپ کے لئے صرف دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اگر آپ فرار کے خلاف وعدہ نہ کریں۔ تو آپ کو صرف حدود شہر میں پھرنے کی اجازت ہوگی۔ اور خندق کے پار نہ جانے دیا جائے گا۔ دوسری یہ کہ اگر

آپ وہ وعدہ کرلیں جو میں چاہتا ہوں تو پھر آپ مضافات میں بھی سیر کے لئے جا سکتے ہیں مختصر یہ کہ اس صورت میں آپ کی نقل وحرکت پر کسی طرح کی نگرانی نہ ہوگی۔ اور آپ اس حصہ ملک میں ہر طرح آزاد ہوں گے۔"

"سنئے صاحب۔ اس وقت میں صرف اتنا وعدہ کرسکتا ہوں۔" راڈرک نے جواب دیا کہ دن کے باقی حصہ میں یعنی اس وقت تک کہ کونٹ ڈی ہیلڈر سے ملاقات ہو جائے میں فرار کی کوشش نہ کروں گا۔"

"بس اتنا ہی کافی ہے" اہلکار نے کہا۔ اور مودبانہ سلام کے بعد رخصت ہوا۔

رات کے ۸ بجے سے کچھ عرصہ پہلے ہی راڈرک اور اس کے متعلقین کے کمروں میں روشنی کا انتظام کر دیا گیا۔ اور وقت معینہ پر ہوٹل کے ایک خادم نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ شہزادہ ذی جاہ کے محل سے ایک شخص آپ سے ملنے آیا ہے۔ راڈرک نے کہا۔ اسے حاضر کرو۔ چنانچہ چند منٹ کے عرصہ میں اینڈریو لیسلی پیش ہوا۔ اس نے بیش قیمت پارچہ کا سیاہ سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور جس وقت وہ راڈرک اور ایلین کی طرف بڑھا تو اس کی صورت سے صاف باطنی کا اظہار ہوتا تھا

"سر راڈرک میکڈانلڈ اور لیڈی ایلین" اس نے آتے ہی کہا۔ "سب سے پہلے میں اس فیاضی کے لئے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس سے حال میں آپ نے میرے قیام لندن کے موقعہ پر کام لیا جس وقت میں مارگرٹ کو الوداع کہنے کے لئے آپ کے پاس بھیجا۔ تو اس کا خواب میں بھی خیال نہ تھا۔ کہ اس کی ملاقات میرے لئے مژدہ حیات ثابت ہوگی۔ ضرور اس میں کوئی خدائی حکمت تھی کہ اس کے منہ سے بے خبری میں بعض کلمات ایسے نکل گئے۔ جن سے آپ کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوا کہ اسکی شادی مجھی سے ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو میرا وہاں سے زندہ بچ جانا قطعاً غیر ممکن تھا۔ اس سے پہلے ارگل شائر میں بھی آپ نے مجھ پر اور میرے آقا پر احسان عظیم کیا تھا۔ اور جہاں تک میری ہستی ناچیز کا تعلق ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس تازہ واقعہ سے آپ نے مجھے اس قدر گرویدہ احسان کر لیا ہے۔ کہ آپ کی خاطر میں سب کچھ کر گذرنے کو تیار ہوں۔"

"اینڈریو۔ کیا تم کونٹ ڈی ہیلڈر کی طرف سے آئے ہو؟" راڈرک نے دریافت کیا۔

"جی ہاں انہی کی طرف سے" اینڈریو نے جواب دیا۔ "ان کا ارادہ خود آپ سے ملنے کے

لئے آنے کا تھا۔ مگر بعض مصروفیتوں کی وجہ سے قصر شاہی میں رُک گئے۔ اور مجھے اس لئے آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ کہ آپ کو اور لیڈی ایلن کو محل میں لے چلوں۔ کہ وہاں آپ کی ملاقات شہزادہ ذی جاہ سے ہو سکے۔"

"مگر کیا شہزادہ ولیم کو ان واقعات کا علم ہے۔ جو کونٹ ڈی ہیلڈر کو اور تمہیں کوہستان سکاٹ لینڈ میں پیش آئے تھے؟" راڈرک نے پوچھا۔

"اُن واقعات کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس کا حال شہزادہ موصوف کو معلوم نہ ہو۔" اینڈریو لیسلی نے جواب دیا۔

"اینڈریو" سر راڈرک نے کہا۔ "تمہیں معلوم ہوگا کہ ہم اس جگہ کس حالت میں لائے گئے ہیں۔ ہم اس وقت شہزادہ ولیم کی حراست میں ہیں۔ اور ہمیں بطور یرغمال رکھنا مطلوب ہے مدعا یہ ہے کہ اس ذریعہ سے کوہستان سکاٹ لینڈ کے سربرآوردہ قبائل کو شہزادہ کی دوستی پر مجبور کیا۔ یا کم از کم غیر جانبدار رکھا جائے۔ لیکن اینڈریو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ مجھے کیسی بھی سخت مصیبت کا سامنا ہو۔ اپنی خاطر میں والد اور ان کے معاونوں کو اس راہ سے منحرف کرنے کی ہرگز کوشش نہ کروں گا جسے وہ صحیح سمجھتے ہوں۔"

"سر راڈرک" اینڈریو نے افسردہ صورت بنا کر جواب دیا۔ "خدا گواہ ہے کہ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو آپ کو یا لیڈی ایلن کو ایک لمحہ کے لئے بھی حراست میں نہ رہنے دیتا۔ لیکن میں ایک ناچیز خادم ہوں۔ ایک بزرگ تر شخصیت سے میرا تعلق وہی ہے۔ جو ولیم فاکز کا آپ سے۔"

"مجھے معلوم ہے" راڈرک نے کہا۔ "مگر اینڈریو تمہارا آقا ایسا ناشکر گذار بھی تو کیا ہوگا۔ کہ وہ اس موقعہ پر ہماری امداد نہ کرے۔ اس لئے میں شہزادہ ولیم کے سامنے جانے سے پہلے کونٹ سے ملنا ضروری سمجھتا ہوں۔ عجب نہیں وہ میرے ساتھ چلنے اور شہزادہ سے میری سفارش کرنے پر رضامند ہو جائے۔"

"مگر کونٹ ڈی ہیلڈر وہیں موجود ہوں گے۔" اینڈریو نے کہا۔ "وہ آپ کو محل شاہی میں ہی ملیں گے۔ وہیں آپ ان سے جو کچھ کہنا چاہیں کہہ سکتے ہیں۔"

"اینڈریو میں یہ جاننا چاہتا ہوں۔ کہ تمہارا آقا۔ کونٹ ڈی ہیلڈر کس مزاج کا آدمی ہے؟" راڈرک نے دریافت کیا۔ "یہ میں اس لئے پوچھتا ہوں کہ اکثر پہلوؤں سے اس کی طینت میرے

لئے ایک سربمہر لفافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیا عجب اس کے ظاہری سکوت و سکون کے نیچے فیاضی کا تھوڑا بہت عنصر موجود ہو۔"

مسٹر راڈرک" اینڈ ریونے پُر اسرار لہجہ میں کہا۔ "اس کا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے آقا صفات حسنہ سے قطعاً محروم بھی نہیں ہیں۔ خرابی صرف ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ دنیاوی ضروریات کے لئے وہ سب کچھ کر گذرتے ہیں۔ اس لیئے ان سے کسی سفارش کی بہت امید نہ رکھیئے۔ اور نہ اس خیال کو دل میں جگہ دیجئے کہ ان کی وساطت سے آپ کی رہائی عمل میں آسکے گی۔ لیکن وقت گذرا جاتا ہے۔ اس لیئے میں التجا کرتا ہوں کہ آپ اور لیڈی ایلین چلنے کے لئے تیار ہو جائیں۔"

"مگر ہمارے پاس ایسا لباس بھی تو نہیں ہے جسے پہن کر ہم شہزادہ کے روبرو جاسکیں" لیڈی ایلین نے کہا۔ "ہمارا خیال تھا کہ پہلے کونٹ ڈی ہیلیڈر سے ملاقات ہوگی۔۔۔"

"محترم خاتون اس کا خیال نہ کیجئے" اینڈریونے عرض کیا۔ "شہزادہ آریخ ایسی ظاہرداری کی بہت پرواہ نہیں کرتے۔ بس آپ میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جائیے۔ خدام کو ساتھ لے جانے یا کوئی خاص اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں۔"

اس کے بعد راڈرک اور ایلین اینڈریو لیسلی کے ساتھ سرائے سے رخصت ہوئے وہ انہیں لیکر کئی بازاروں سے گذرا جن میں برطانیہ کے صدر مقام کی نسبت روشنی کا بہتر انتظام تھا۔ قریباً پاؤ گھنٹہ کے عرصہ میں یہ لوگ محل میں پہنچ گئے۔ عمارت فراخ۔ کشادہ مگر بالکل سادہ طرز کی تھی۔ درحقیقت اسکی اہمیت محض اس کی وسعت کے باعث تھی ورنہ آراستگی کے اعتبار سے وہ ہیگ کے کئی مالدار شرفا کے مکانات سے کم حیثیت رکھتی تھی دروازہ پر دو پہرہ دار کھڑے تھے۔ اینڈریو لیسلی راڈرک اور لیڈی ایلین کو ساتھ لئے اس کی ڈیوڑھی میں داخل ہوا جو اگرچہ اتنی ہی فراخ تھی جیسے لندن کے قصر شاہی کی۔ تاہم ویسی آراستہ نہ تھی۔ نہ اس میں اتنے نوکر جمع تھے۔ آگے چل کر ایک فراخ زینہ آتا تھا۔ جس پر کوئی سپاہی متعین نہ تھا۔ اس پر چڑھ کر یہ لوگ ایک دالان میں داخل ہوئے۔ جہاں صرف تین چار وردی پوش نوکر حاضر تھے۔ مجموعی طور پر وائٹ ہال کے قصر شاہی کے مقابلہ میں ولندیزی شہزادہ کا محل بہت سادہ اور ہر قسم کے تکلفات سے عاری تھا دالان سے گذر کر یہ دونو اینڈریو لیسلی کے پیچھے پیچھے ایک فراخ کمرہ میں داخل ہوئے

جہاں از خود بند ہونے والے دروازوں کے پاس دو شخص سیاہ لباس پہنے طلائی زنجیریں لٹکائے کھڑے تھے۔ کمرہ میں روشنی خوب تھی۔ یہاں ڈرک کربیسلی نے ان شخصوں میں سے ایک سے دبی زبان میں کچھ کہا۔ راڈرک اور ایلین نے دیکھا کہ اس کمرہ میں فلینڈرز کے بہترین مصوروں کی تیار کردہ تصاویر آویزاں تھیں۔

"سر راڈرک اور لیڈی ایلین" آخرکار اینڈر یوبیسلی نے اس مقام پر واپس آکر جہاں وہ دو نوکر کھڑے تھے کہا۔ "اب آپ شہزادہ والا تبار کے حضور میں باریاب ہونے والے ہیں" از خود بند ہونے والے دروازے آہستہ آہستہ کھلے۔ اور بیسلی ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ جس کے بعد راڈرک اور لیڈی ایلین ایک کشادہ اور روشن کمرہ میں داخل ہوئے۔ جو نسبتاً زیادہ آراستہ نہ تھا۔ اگرچہ نمایش یا بھڑک کا اس میں بھی نشان نہ تھا۔ ایک مسند جس تک پہنچنے کے لئے تین پائدان تھے۔ ملدبر کے گرد شاہ جیمز کے دربار کی طرح کوئی ریشمی ڈور موجود نہ تھی۔ ایک شخص سادہ لباس پہنے کھڑا تھا۔ سر پر سیاہ ٹوپی۔ گلے میں سیاہ کوٹ جس کے کناروں اور آستینوں پر گوٹ لگی ہوئی تھی۔ بف برجس۔ اس کے نیچے لمبی جرابیں اور پاؤں میں آدھے بوٹ جن پر بڑے بڑے بکل لگے ہوئے تھے۔ اس کے دونو جانب پانچ چھ اہلکار کھڑے تھے۔ جن میں سے ہر ایک کا لباس اس کے اپنے لباس سے زیادہ خوشنما اور بھڑکیلا تھا۔ مسند پر تخت کی قسم سے کوئی چیز نہ تھی۔ صرف ایک بھاری اور مضبوط کرسی بلوط کی بنی ہوئی رکھی تھی۔ جس سے بظاہر وہ راڈرک اور ایلین کو آتے دیکھ کر اٹھا تھا اس کی نشست قرمزی مخمل سے منڈھی ہوئی تھی۔

لیکن یہ شخص جس کی طرف راڈرک لیڈی ایلین کو ساتھ لئے بڑھا۔ کون تھا؟ یقیناً اس میں کسی طرح کی غلطی غیر ممکن تھی۔ یہ کونٹ ڈی ہیلڈر کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا۔ پس سوال پیدا ہوا کہ خود شہزادہ آرینج کہاں ہے؟ وہ مغرور و متکبر جنگجو جس نے طاقت ور فرانس کو نیچا دکھایا۔ اور یورپ کی دول اعظم کے مقابلہ کے لئے تیار رہا۔ وہ کہیں نظر نہ آتا تھا! ملک ہالینڈ کا وہ زبردست حکمران کہاں تھا۔ جو اب تاج برطانیہ کو اپنے سر پر رکھنے کی آرزو رکھتا تھا؟

مگر راڈرک اور ایلین کو بہت دیر حالت شک میں نہیں رہنا پڑا۔ کیونکہ جلدی یہ راز حل ہو گیا۔ کہ کونٹ ڈی ہیلڈر ہی شہزادہ ولیم آف آرینج ہے!

باب ۷۰

قیمتی راز

ہمارے ناٹک کا سین پھر لندن میں منتقل ہوتا ہے۔

واقعات مذکورہ کے قریبًا ایک ماہ بعد اکتوبر کے آخری ایام تھے۔ کہ ایک رات ۹ بجے کے قریب ایک لبادہ پوش مرد نے قصر وایٹ ہال کے اس بغلی دروازہ کی گھنٹی بجائی۔ جدھر سے فادر پیٹر کے کمرہ کو رستہ جاتا تھا۔ اور راہب کے خادم انیتھنی نے دروازہ کھولا "میں ہوں تمہارا دوست مائیکل" آنے والے نے جواب دیا جس کی نسبت یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ وہ وزیر اعظم ارل آف سنڈرلینڈ کا وہی غدار خادم تھا۔ جو فادر پیٹر سے تنخواہ پاکر اپنے آقا کی جاسوسی کیا کرتا تھا۔

"آؤ دوست۔ تمہارا آنا مبارک ہو،" انیتھنی نے جواب دیا "میرے تقدس مآب آقا کی بہترین شراب حاضر ہے۔ اسے آگے رکھ کر ہم گفتگو کریں گے۔"

مائیکل اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔ انیتھنی اسے زینہ کی راہ سے اپنے کمرہ میں لے گیا۔ جہاں مائیکل نے لبادہ اُتار کر رکھ دیا۔ اور آگ تاپنے لگا۔ کیونکہ رات غیر معمولی طور پر سرد تھی۔

"تم تھوڑی دیر یہاں ٹھیرو" انیتھنی نے کہا "میں جا کر وہ چیز لاتا ہوں۔ جو اس آگ سے زیادہ تمہارے بدن کو گرم کر سکے گی۔"

یہ کہہ کر وہ اس کمرہ سے رخصت ہوا مگر جلدی ہی ایک بوتل شراب۔ ایک ساس پین ایک ڈبیا مصالحہ کی اور دو پیالیاں لیکر واپس آگیا۔ شراب کو ساس پین میں ڈال کر اس نے کچھ مصالحہ بھی اس میں ڈال دیا۔ اور پھر اسے آگ پر رکھا۔ تھوڑی دیر میں شراب کی سطح پر سفید جھاگ نمودار ہوئے۔ اور اب انیتھنی نے روٹی کا ایک ٹکڑا اس میں ڈال دیا۔ پھر اس نے کباٹ سے شہد کا برتن نکالا۔ اور دو پیالیوں میں تھوڑا تھوڑا شہد ڈال کر مصالحہ دار شراب اس کے اوپر انڈیل دی۔

"اب میرے دوست مائیکل" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اسے پی کر دیکھو۔ پھر کہنا کیا وہ آب حیات جسے دیوتاؤں سے منسوب کرتے ہیں۔ اس سے بہتر ہو سکتا ہے؟"

"کچھ شک نہیں کہ یہ مرکب بہت لذیذ ہے" ارل آف سنڈرلینڈ کے خادم نے تسلیم کیا۔" اور اسے پیتے ہوئے ہم باقی معاملات پر بحث کر سکیں گے۔ دوست اینتھنی اس محل کی سیاسی فضا اب تاریک نظر آتی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ طوفان جس کا ایک مدت سے اندیشہ تھا عنقریب ظاہر ہوا چاہتا ہے۔"

"جس سے تمہارا مطلب یہ ہے کہ آج صبح کی خبروں کے مطابق ہالینڈ کا بحری بیڑہ چونکہ وہاں سے چل پڑا ہے۔ اس لئے ہمارے آقا کے اقبال کا آفتاب عنقریب غروب ہونے والا ؟" اینتھنی نے کہا۔

"ہاں یہی" مائیکل نے جواب دیا۔" مگر اب ارل آف سنڈرلینڈ بھی مایوس نظر آتا ہے۔ اب اس کا یہ خیال نہیں رہا۔ کہ شہزادہ ہالینڈ کی کامیابی پر میری وزارت میں خلل نہ آئے گا ... اور ہاں مجھے یاد آ گیا۔ آج صبح اس نے کہا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے فادر پیٹر کا ایک جاسوس ضرور میرے مکان میں رہتا ہے۔ کاش مجھے اس کا علم ہو جائے۔ تو پھر میں کسی نہ کسی بہانہ اس کا سر ایک دن رات کے عرصہ میں ٹمپل بار کی سلاخوں پر لٹکوا دوں تو سہی۔ یہ الفاظ کہتے ہوئے وہ میری طرف نظر غور سے دیکھتا رہا۔ مگر میں نے بھی اپنے ضبط سے کام لیا کہ اس کے دل میں ذرا شبہ پیدا نہ ہونے دیا۔"

"مائیکل اس کا تو یقیناً تمہیں شک نہیں ہوگا۔ کہ میں نے تمہارا راز ارل پر فاش کیا ہے" اینتھنی نے کہا۔

"میرے عزیز دوست۔ اگر ایسا خیال میرے دل میں ہوتا تو میں اس وقت تمہارے ساتھ شربت مے نوشی نہ ہوتا" مائیکل نے جواب دیا۔" بلکہ کہیں چھپ کر انتظار کرتا۔ کہ جب تم باہر نکلو تو اپنا خنجر تمہارے پہلو میں گھونپ دوں۔"

"اور میں واقعی اس سزا کا مستوجب ہوتا۔ اگر اپنے جگری دوست سے غداری کرتا۔" اینتھنی نے کہا" لیکن نہیں مائیکل ہم ایک دوسرے کے مزاج کو خوب سمجھتے اور اپنے فرائض سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ کیا ہم نے جاسوسی کا فرض اپنے اوپر لینے سے پہلے اچھی طرح غور نہ کر لیا تھا ؟ یقین جانو کہ میں نے بھولے سے بھی ارل کے سامنے اس کا ذکر نہیں کیا۔ کہ مائیکل آپ کے خلاف فادر پیٹر کی طرف سے جاسوسی کرتا ہے ..."

"اور نہ میں نے کبھی فادر پیٹر سے یہ کہا ہے۔ کہ تم ارل سے اس کی مخبری کرتے ہو" مائیکل

نے جواب دیا "نہیں۔ ہماری بہتری اسی میں ہے کہ اپنے کام سے کام رکھیں۔ اور حد مقررہ سے باہر قدم نہ بڑھائیں۔ کیونکہ پھر دونو کا مبتلائے مصیبت ہونا یقینی ہے۔ اور کیا اس حکمت عملی سے ہم نے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کیا؟ مگر افسوس کہ اب یہ بازی بہت عرصہ تک نہ کھیلی جائیگی اور وہ وقت دور نہیں جب ہماری ان مصروفیتوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

"اس وقت میں تو کہیں دیہات میں جا کر کسی فارغ البال مرد شریف کی طرح علیحدگی کی زندگی بسر کرنے لگوں گا۔" انیتھنی نے کہا۔

"لیکن میں یہیں رہ کر حالات کو دیکھوں گا۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا کہ ان سے کس طرح فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔" مائیکل نے جواب دیا۔ پھر وہ اپنے دوست کے چہرہ کی طرف نظر غور دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "انیتھنی میں تم سے ایک نہایت اہم معاملہ پر گفتگو کیا چاہتا ہوں۔"

"وہ کیا؟" فادر پیٹر کے خادم نے اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا۔ "بات ایسی ہونی چاہیے جس سے ہماری دولت میں اور بھی اضافہ ہو۔"

"ہاں ہاں ایسی ہی" مائیکل نے کہا۔ پھر وہ آواز دبا کر پُر اسرار لہجہ میں کہنے لگا۔ "تمہاری رائے میں کیا فادر پیٹر ارل آف سنڈرلینڈ کی تباہی کے درپے نہیں ہے؟"

"نہیں کیوں ہے۔ وہ تو اپنی زندگی کے عرصہ دس سال سے دست بردار رہ کر بھی ایسا کرنے کو بے قرار ہے۔"

"اور یہ کام مشکل بھی نہیں" مائیکل نے کہا۔ "سچ جانو اسے بڑی آسانی سے کیا جا سکتا ہے اور اس کا گر مجھے یاد ہے۔ علاوہ بریں اب چونکہ ارل مجھے شک کی نظر سے دیکھنے لگا ہے۔ اس لیے اگر میں اسے آخری ٹھوکر مار کر مسند سے گرا دوں تو حرج کیا ہے؟"

"کچھ نہیں۔ مگر اس کی ترکیب کونسی ہے؟" انیتھنی نے دریافت کیا۔ "یہ کام ہو جائے تو ہم دونو بے شمار دولت حاصل کر سکتے ہیں۔"

"اچھا تو سنو۔ میں اس کی ترکیب بیان کرتا ہوں" مائیکل نے کہا۔ "آج ایک شخص جس نے ملاحوں کی وضع کا لباس پہنا ہوا تھا۔ کونٹس آف سنڈرلینڈ کے نام ایک خط لایا جسے دے کر وہ فوراً ہی واپس چلا گیا۔ انیتھنی یہ بات مجھے عرصہ دراز سے معلوم ہے کہ کونٹس کے تعلقات ہنری سڈنی کے ساتھ اس قسم کے ہیں۔ جو کسی نیک مرد اور پاک عورت کے درمیان نہ ہونے

چاہئیں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں سے سڈنی ہیگ میں ٹھیرا ہوا ہے۔ اور میں اس کی تحریر کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ چنانچہ جس وقت میں نے اس ملاح کے ہاتھ سے خط لیا تو فوراً جان گیا۔ کہ ہو نہ ہو یہ ہنری سڈنی ہی کا لکھا ہوا ہے۔ اگرچہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے اپنی طرف سے خط بگاڑنے کی بہت کوشش کی۔ علاوہ بریں جب میں نے دیکھا کہ ملاح جو خط لیکر آیا تھا وہ ذرا سی شراب پینے یا انعام لینے کے لئے بھی نہیں ٹھیرا تو مجھے اور زیادہ شک ہوا۔ مختصر یہ کہ ہر پہلو سے یہ خیال پوری طرح میرے دل میں جاگزین ہو گیا کہ خط جو کونٹس کے نام آیا ضرور ہنری سڈنی کا لکھا ہوا ہے۔"

"اس لئے تم نے وہ خط کونٹس کو نہیں دیا؟" امینقنی نے استفہامی نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں نہیں دیا۔" مائیکل نے جواب دیا۔ "چونکہ کسی نے اس خط کو میرے حوالہ کئے جاتے نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے میں اسے اپنے کمرہ میں لے گیا۔ اور وہاں جا کر اسے کھول ڈالا۔"

"آہ! اور کیا تمہارے شبہات کی تصدیق ہوئی؟" امینقنی نے بڑھتے ہوئے جوش سے دریافت کیا۔

"تصدیق!" مائیکل نے ذرا زور سے کہا۔ "ارے تم کہتے ہو۔ تصدیق۔ وہاں تو تصدیق سے بڑھ کر کچھ اور بھی ہو گیا۔ خط واقعی ہنری سڈنی کا لکھا ہوا تھا۔ اور اس کے مضمون سے معلوم ہوا کہ نہ صرف اس میں اور کونٹس میں مدت کا ناجائز تعلق ہے۔ بلکہ شہزادہ آریج کے پرائیویٹ سکرٹری اور سنڈرلینڈ ہوس کے درمیان بھی عرصہ سے خط و کتابت چلی آتی ہے۔ اس خط کے مضمون سے صاف ثابت ہو گیا ہے کہ کونٹس مشکوک العصمت عورت ہے اور وہ اور اس کا شوہر دونوں شاہ جیمز کے غدار ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ معلوم ہوا کہ ارل کو اپنی بے عزتی کا علم ہے مگر وہ اس لئے کونٹس کو اپنے ناجائز تعلقات جاری رکھنے کی اجازت دے رہا ہے کہ ہنری سڈنی کی مدد سے کسی طرح وہ شہزادہ ولیم کا معتمد بن جائے۔ سڈنی کی نسبت تم جانتے ہو۔ کہ وہ شہزادہ کا جانب دار ہے۔ اور اس طرح میرے آقا ارل آف سنڈرلینڈ نے اپنی بیگم کے آشنائی و ساطت سے اس دشمن ملک شہزادہ سے تعلق پیدا کیا ہے جسے فادر پیٹر شیطانی القاب سے یاد کیا کرتا ہے۔"

"مائیکل وہ خط اب بھی تمہارے پاس ہے؟" امینقنی نے حالت اضطراب میں پوچھا

whore

اگر ہے تو یار اسے سنبھال کر رکھنا۔ وہ خط نہیں سونے کی کان ہے۔ اور فادر پیٹر اس کے لئے منہ مانگی دولت دینے سے انکار نہ کرے گا۔"

"بالکل یہی میرا خیال تھا" مائیکل نے کہا۔ "اور اب دوست انیتھنی میں صاف صاف تم سے بیان کرتا ہوں کہ اس خط سے اپنے طور پر کام لینے کی بجائے میں تمہارے پاس کیوں آیا۔ اصل یہ ہے۔ کہ اگر میں خود اس خط کے متعلق سودا کرتا تو لازم تھا۔ کہ اس کے بعد لندن سے معقول فاصلہ پر پہنچ جاتا۔ کیونکہ اگر سوئے اتفاق سے سنڈرلینڈ کی بادشاہ سے مصالحت ہوگئی۔ جو اغلب نہ سہی ممکن ضرور ہے۔ اور اس کے بعد کسی طرح اسے معلوم ہوگیا۔ کہ اس خط کا مضمون میری معرفت ہی منکشف ہوا تھا۔ تو بس پھر تم میرا سر ٹیمپل بار کی سلاخوں پر ہی لٹکتا دیکھتے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ ارل کے دل میں ابھی سے میری نسبت شبہات پیدا ہو چکے ہیں۔ اور وہ ایسا آدمی ہے۔ جو تصدیق کی پرواہ نہ کرکے شک کی بنا پر ہی سب کچھ کر گذرتا ہے۔ اس لئے سارے حالات پر غور کرنے کے بعد میں نے آخری فیصلہ یہ کیا۔ کہ اگر تم اپنے طور پر اس خط کا سودا منظور کرو یعنی اس خط کو مجھ سے خرید کر بعد میں جس قیمت پر مناسب ہو اپنے آقا کے ہاتھ فروخت کرو تو میں اسے تمہارے حوالہ کرنے کو تیار ہوں۔"

"دیکھوں وہ کہاں ہے؟ لاؤ میں اسے پڑھ تو لوں" اور یہ کہتے ہوئے انیتھنی نے اس خط کی بدولت بے شمار دولت جمع کرنے کے خیال سے فرط جوش سے کانپتے ہوئے مائیکل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"آہستہ میرے دوست آہستہ" مائیکل نے روکتے ہوئے کہا۔ "اس طرح تو تم اسے پھاڑ دو گے" پھر اس نے وہ خط نکال کر انیتھنی کے سامنے پھیلا دیا اور کہنے لگا۔ "اب تم اسے پڑھ کر خود اس کا اندازہ کرسکتے ہو کہ اس کا مضمون ارل کے حق میں کتنا مضر اور ہمارے لئے کس قدر مفید ہے۔"

"بے شک! بے شک" انیتھنی نے جلد جلد مضمون پر نظر ڈالتے ہوئے تسلیم کیا۔ "کوئی توضیح اس کی تردید نہیں کرسکتی۔ ارے ایک ارل اور کونٹس آف سنڈرلینڈ تو کیا چیز ہیں۔ اس کی بدولت ایسی صد ہزار ہستیوں کو آن واحد میں خاک میں ملایا جاسکتا ہے۔ مائیکل تم اس خط کو کس قیمت پر دینے کیلئے تیار ہو؟"

"تم نے ابھی کہا تھا کہ یہ سونے کی کان ہے۔" ارل کے غدار نوکر نے جواب دیا۔ "مگر میں نہیں صرف ۵۰۰ پونڈ کے عوض دینے کو آمادہ ہوں۔"

"پانسو پونڈ!" اینیقنی نے گھبرا کر کہا "نہیں یار یہ بہت بڑی رقم ہے۔ اتنی تو میری ساری پونجی بھی نہیں ہوگی۔"

"واہ، کیا کہتے ہو!" مائیکل کہنے لگا۔ تمہاری دولت اس سے بہت زیادہ ہے۔ ارل کی طرف سے مہروں سے بھرے ہوئے بٹوے اس طرح تمہارے ہاتھ میں گرتے رہے ہیں جیسے خزاں میں درختوں کے پکے ہوئے پھل۔ بس ۵۰۰ پونڈ اس چھٹی کی قیمت ہے۔ کوڑی کم نہ کوڑی زیادہ میرا خیال ہے تم فادر پیٹر سے بآسانی اس کے لئے ایک ہزار وصول کر سکو گے۔"

"مگر ایک دقت اور بھی ہے۔" اینیقنی نے انداز تشویش سے کہا۔ اگر انہوں نے مجھ سے پوچھا یہ چھٹی تمہارے ہاتھ کیسے آئی تو کیا جواب دوں گا؟ کیا عجب اس سلسلہ میں ان کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو جائے۔ کہ میں ارل کی طرف سے ان کی جاسوسی کرتا رہا ہوں!"

"اینیقنی مجھے تمہارے بیان پر سخت تعجب ہوتا ہے۔" مائیکل نے کہا "معلوم ہوتا ہے تمہاری عقل گھاس کھانے گئی ہے اور تمہاری ذہانت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ ارے تم کہتے ہو میں اس چھٹی کی نسبت کیا عذر پیش کروں گا۔ واہ یہ بھی کچھ مشکل کام ہے۔ کہ دینا میں سینٹ جیمز سکوئر سے گذر رہا تھا۔ کہ سامنے کونٹس گاڑی سے اُتری۔ اور کوئی چیز اس کے ہاتھ سے گر گئی جسے اس کے خدام نے نہیں دیکھا۔ ان کے چلے جانے پر میں نے اسے اٹھایا۔ تو معلوم ہوا یہ چھٹی ہے رہی یہ بات کہ فادر پیٹر کو تم پر شبہ ہونے لگا ہے۔ اس کے متعلق بس میری تقلید کرنا یعنی جب اس چھٹی کے عوض روپیہ مل جائے تو کچھ مدت کے لئے لندن کو خیر باد کہہ دینا۔ یا مستقل طور پر دیہات میں کسی معزز شخص کی حیثیت اختیار کر کے جا رہنا۔۔۔"

"مائیکل تمہارا مشورہ قابل تعریف ہے۔" اینیقنی نے تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد کہا۔ "بس میں اسی طرح کرونگا۔ مگر تم پانسو پونڈ طلب کرتے ہو۔ یقیناً ایک پرانے دوست کے لئے کچھ رعایت ضرور ہونی چاہیئے۔"

"واہ! یہ رعایت کیا کم ہے کہ تم اس چھٹی کی بدولت مفت میں اتنا نفع حاصل کر سکو گے" مائیکل نے کہا۔ "میں تم پر جبر نہیں کرتا۔ دو ٹوک فیصلہ ہونا چاہیئے۔ کہ بات ایک طرف ہو جائے۔"

"خیر تم جانو"۔ اینیقنی نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔ "اور میز سے اُٹھ کر اس نے اپنا بیگ کھولا جس میں سے طلائی سکوں کی بھری ہوئی ایک تھیلی نکال کر کمرہ کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ اس کے بعد اس نے ایک ایک کر کے ۵۰۰ پونڈ گنے۔

"زر! زر!" مائیکل نے روپیہ جمع کر کے جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "دیکھنے میں خوشنما چھونے میں خوشگوار۔ ارے وہ کونسا کام ہے۔ جو روپیہ نہیں کر سکتا۔" پھر شراب کا پیالہ خالی کرتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور لبادہ پہن کر کہنے لگا۔ "دوست اینھنی اب میں چلتا ہوں۔ مگر یہاں سے سنڈرلینڈ ہوس میں نہیں جاؤں گا۔ چونکہ میں جانتا تھا تم سے اس خط کا سودا ضرور ہو جائے گا۔ اس لئے میں ضروری سامان ساتھ ہی لے آیا تھا۔ یہ رات میں ایک شراب خانہ میں بسر کروں گا۔ اور دن نکلنے کے ساتھ ہی ایک صبا رفتار گھوڑا خرید کر دیہات کو چل دونگا۔ بس الوداع!"

دونو خادم ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ مائیکل کے چلے جانے پر اینھنی فادر پیٹر کی واپسی کا منتظر ہوا۔ جو اس اثنا میں شاہ جیمز سے کسی معاملہ پر مشورہ کر رہا تھا۔ کیونکہ جیسا پیشتر بیان کیا گیا ہے ولندیزی بیڑہ کے روانہ ہو کر بحیرہ جرمنی میں وارد ہونے کی خبریں اس سے پہلے مشہور ہو چکی تھیں۔ لیکن دربار انگریزی میں اب تک یقینی طور پر معلوم نہ تھا کہ یہ بیڑہ کہاں جا رہا ہے؟ یہی وجہ تھی کہ گو شاہ جیمز اور اسکی ملکہ کے دل میں کئی طرح کے اندیشے تھے۔ تاہم ان غلط فہمیوں کے سلسلہ میں جن میں انہیں اب تک مبتلا رکھا گیا تھا۔ وہ یہی کہہ کر دل کو تسلی دے رہے تھے کہ شاید یہ بیڑہ فرانس کی طرف جا رہا ہو۔ مگر جب اس بارہ میں کسی طرح کا شک و شبہ باقی نہ رہا تو مجبوراً یہ مشورہ شروع کیا گیا۔ کہ اگر حملہ ہو تو اسے روکنے کے لئے کونسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ لیکن یہ مشورے بعد از وقت تھے۔ اور دربار انگریزی میں ایک عجیب حالت اضطرار نظر آتی تھی۔

رات کے آٹھ بجے تھے کہ فادر پیٹر کمرہ کونسل سے چلکر اپنی نشست گاہ میں وارد ہوا۔ جہاں اینھنی فوراً ہی اس سے آملا۔ عیار خادم نے اس بارہ میں کئی طرح کی باتیں بنانے کے بعد کہ اگر حضور مجھے بہت سا انعام دیں تو میں ایک اہم سازش سے خبردار کر سکتا ہوں۔ وہ خط پیش کیا۔ فادر پیٹر کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اب تک وہ حکمت عملی سے مجبور ہو کر بادشاہ کو یہی مشورہ دیتا رہا تھا۔ کہ ارل آف سنڈرلینڈ کا اقتدار برقرار رکھا جائے۔ مگر اب ایک ایسا نادر موقعہ پیش تھا جس کی بدولت وہ اس کی جماعت کو اس سے بدگمان کرنے کے علاوہ عتاب شاہی میں بھی لا سکتا تھا۔ یہ بیان کرنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ دونوں میں چٹھی کا سودا جلد ہی طے ہو گیا۔ فادر پیٹر نے ایک ہزار پونڈ دے کر چٹھی خرید لی اور عیار اینھنی اگلی صبح کو محل سے

غائب ہو گیا۔

مگر اس چٹھی کو قبضہ میں رکھنے کے باوجود جو ہنری سڈنی نے کونٹس آف سنڈرلینڈ کے نام لکھی تھی۔ اور جس میں کئی خوفناک راز درج تھے۔ فادر پیٹر کو اس کا خواب میں بھی خیال نہ تھا۔ کہ خود ارل کے ہاتھ میں ایک زبردست حربہ موجود ہے۔ یعنی وہ ایک فرضی شہزادہ کے اصطباغ کی حقیقت سے پوری واقفیت رکھتا ہے۔

باب ۱۷

ایک ڈور دو طرف

۱۸ اکتوبر کی کہر آلود صبح کے سات بجے تھے کہ ایک خادم نے ارل آف سنڈرلینڈ کی خوابگاہ میں داخل ہو کر اسے بیدار کیا۔ اور اطلاع دی کہ ایک خاص قاصد بادشاہ سلامت کی طرف سے یہ پیغام لایا ہے۔ کہ آپ قصر وائٹ ہال میں ان سے ملیں۔ ارل نے جو قدرتی طور پر اپنے متعلق کسی خطرہ سے قطعاً بے خبر تھا۔ یہی سمجھا کہ شہزادہ آرینج کی نقل و حرکت کی نسبت کوئی مشورہ مطلوب ہے۔ مگر اس قاعدہ کے مطابق کہ آنے والے واقعات پہلے ہی اپنا سایہ ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس یقین کے باوجود ایک مبہم اور ناقابل تفصیل خطرہ اس کے دل میں خفیف اضطراب بھی پیدا کر رہا تھا۔ لیکن پھر جو اس نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے لئے اندیشہ کس بات کا ہے۔ شہزادہ ولیم کے ساتھ خفیہ تعلق رکھتے ہوئے میں نے اب تک کسی تحریر میں اس کا ذکر مطلق نہیں کیا اور میری ساری خط و کتابت کونٹس اور ہنری سڈنی کے ذریعہ ہوتی رہی ہے۔ علاوہ بریں اس کا اور امیر نادی دونوں کے عیاش آشنا میں ہر قسم کا تبادلہ خیالات ایسے طریق پر ہوتا تھا۔ کہ اس کے منکشف ہونے کا بعید ترین امکان نہ تھا۔ پس جتنا زیادہ سنڈرلینڈ نے اس معاملہ پر غور کیا۔ اسی قدر اسے اس کا یقین ہو گیا۔ کہ میرے لئے بادشاہ سے ملنے میں کسی طرح کا خطرہ ممکن نہیں ہے۔

جلدی جلدی منہ ہاتھ دھو کر وہ کونٹس کی خوابگاہ میں داخل ہوا۔ کیونکہ وہ دونوں ایک مدت سے الگ الگ کمروں میں سویا کرتے تھے۔ کونٹس ابھی بیدار ہوئی تھی۔ اور وہ اپنے شوہر کو اس طرح بے وقت آتے دیکھ کر خائف اور حیرت زدہ ہو گئی۔ اور اسے شاہی

پیغام کا ذکر کیا۔ اور فکر کے لہجہ میں پوچھا۔ "کبھی یہ تو ممکن نہیں ہے۔ کہ تمہارے اور سڈنی کے درمیان جو خط و کتابت جاری تھی۔ اس کا حال کسی کو معلوم ہو گیا ہو؟" کونٹس نے اسے ناممکن العمل ظاہر کیا اگرچہ اس خیال سے اسے قدرے تشویش بھی ہوئی۔ کہ گذشتہ چند یوم کے عرصہ میں ہنری سڈنی کی طرف سے کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ بالخصوص اس لئے کہ اپنے آخری خط میں سڈنی نے وعدہ کیا تھا۔ کہ جس وقت ہالینڈ والوں کا بیڑہ یہاں سے روانہ ہوا تو میں فوراً یہاں کی اطلاع دوں گا۔ اور اس کے ساتھ ہی شہزادہ ولیم کی نقل و حرکت کا جو حال معلوم ہوگا تحریر کروں گا۔ تعجب تھا کہ ولندیزی بیڑہ وہاں سے روانہ ہو گیا۔ مگر سڈنی کا خط وصول نہ ہوا۔

ارل اور کونٹس میں یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ ایک خادمہ نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ صرف خاص کا مہتمم حضور سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ ارل باہر نکلا۔ تو شخص مذکور نے اسے اطلاع دی کہ خادم مائیکل کل رات سے عدم پتہ ہے۔ یہ خبر سنتے ہی ارل آف سنڈرلینڈ کا جو عام حالات میں کامل سکون برقرار رکھتا تھا۔ سارا بدن عرق سرد سے تر ہو گیا۔ کیونکہ اسی خبر سے اس مبہم اور بعید شبہ کی جو کئی روز سے اس کے دل میں پیدا ہو رہا تھا۔ کامل تصدیق ہو گئی۔ کونٹس کے پاس واپس جا کر اس نے اس کی اطلاع دی۔ اور خیال ظاہر کیا کہ شاہی پیغام کا سویرے سے موصول ہونا اور اس کے ساتھ ہی مائیکل کے فرار کی اطلاع دونو باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ضرور کوئی سنگین واقعہ پیش آیا ہے۔

"سنڈرلینڈ۔ جو کچھ بھی ہو۔ تم بے خوف و خطر بادشاہ کے پاس جاؤ۔" کونٹس نے اس سے کہا۔ "آخر اندیشہ کس بات کا ہے؟ کیا بادشاہ تمہارے قابو میں نہیں؟ کیا تم اپنے ایک لفظ سے اسے تباہ و برباد نہیں کر سکتے؟"

"یہ ٹھیک ہے۔" ارل نے تسلیم کیا۔ "لیکن اگر اس نے جھنجھل میں آکر مجھے برج میں میں بھجوا دیا۔ ۔ ۔"

"دیکھو۔ اگر تم دو گھنٹہ کے اندر اندر واپس نہ آئے تو میں سمجھوں گی ضرور کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے۔" کونٹس نے کہا۔ "اس صورت میں میں سیدھی ملکہ کے پاس جا کر سارے حالات کے انکشاف کی دھمکی دوں گی۔ سنڈرلینڈ میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ کوئی تمہارا بال تک بیکا نہیں کر سکتا۔"

"تمہیں اس کا پورا یقین ہے؟ اور کیا تم ضرور مجھے بچا لو گی؟" ارل نے اس انداز سے کونٹس کے چہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ گویا وہ اس کی روح کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"عجیب بے وقوف ہو!" کونٹس نے نفرت کے لہجہ میں کہا۔ "کیا تم اتنا نہیں سوچتے کہ اگر بادشاہ نے تمہیں مروا دیا۔ اور جائداد ضبط کر لی۔ تو میرا اپنا کیا حال ہوگا؟"

"بے شک" ارل نے جواب دیا۔ "تم مجھے بچا لو گی... مگر میری خاطر نہیں۔ میری جائداد کی خاطر سے۔"

یہ آخری الفاظ طنز و حقارت کے لہجہ میں کہتا ہوا وہ کمرہ سے باہر نکلا۔ اور ہال میں پہنچکر اس گھوڑے پر سوار ہوا۔ جو کسا کسایا تیار کھڑا تھا۔ چھ سات خادم سوار ہو کر اس کے ساتھ ہو لئے۔ اور اس طرح وزیر اعظم کی سواری قصر شاہی کی طرف روانہ ہوئی۔ وائٹ ہال میں پہنچکر وہ گھوڑے سے اُترا۔ اور سنجیدہ صورت بنائے اندر داخل ہوا۔ اسے فوراً بادشاہ کے خاص کمرہ میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں شاہ جیمز کے علاوہ فادر پیٹر بھی موجود تھا۔ چہرہ پر ذرا بھی بے چینی ظاہر نہ کرتے ہوئے ارل نے اپنے دل میں محسوس کیا۔ کہ ضرور کوئی خطرہ پیش آنے والا ہے۔ کیونکہ بادشاہ نے اس کی طرف ایک قہر آلود منتقمانہ نظر سے دیکھا اور پادری بھی اس اثر اطمینان کو چھپائے نہ چھپا سکا۔ جو اس کے چہرہ پر ظاہر تھا۔

"مائی لارڈ" بادشاہ نے اسے کمرہ میں آتے دیکھ کر کہا۔ "اپنے مشیر خاص کی حیثیت میں میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اس شخص کی سزا کیا ہو سکتی ہے جس پر ہم نے شروع سے آخر تک کامل اعتماد رکھا ہو۔ مگر اس نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دشمن سے ساز باز شروع کر دی ہو؟"

"حضور والا۔ ایسے شخص کی ایک ہی سزا ہے۔" سنڈرلینڈ نے استقلال کے لہجہ میں کامل ضبط سے کام لیکر جواب دیا۔ "یعنی قانون کی انتہائی سزا موت!"

"قانون!" شاہ جیمز نے حقارت کے لہجہ میں کہا۔ "اوہ! میکسٹول ارل ہے۔ اور پھر کیا میں ارا کین جیوری خود ہی غدار ہوں۔ کیا مجھے اس کا اختیار نہیں کہ ایسے قابل نفرت غدار کو فوری سزا دے سکوں؟"

"کیوں نہیں"۔ فادر پیٹر نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ "خود لارڈ سنڈرلینڈ یا مدنا قب

اعتراض ان چیزوں کو رستے سے ہٹانے کے لئے کیا کر سکتے ہیں، اور جو اختیار انہیں حاصل ہے۔ یقیناً حضور والا اس سے محروم نہیں ہو سکتے۔"

"بے شک نہیں ہو سکتے" تارل نے ذرا بھی جھجک۔ تامل یا پریشانی ظاہر کئے بغیر جواب دیا۔ اگرچہ اس کا دل بڑے زور سے دھڑک رہا تھا۔

"تو غالباً آپ کو اس غدار کے وارنٹ گرفتاری پر دستخط کرنے سے انکار نہ ہو گا" بادشاہ نے وزیر اعظم سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس دستاویز کی طرف اشارہ کیا۔ جو ہر لحاظ سے مکمل تھی اور جس میں صرف وزیر اعظم کے دستخط اور ملزم کے نام کا خانہ خالی تھا۔

"مطلق نہیں" تارل نے قلم ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ مگر جس وقت وہ دستخط کرنے لگا تو دفعتاً رک کر بادشاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا "حضور اس میں ایک سہو ہے۔ یعنی ملزم کا نام درج نہیں"

"میں بعد میں درج کر دوں گا" بادشاہ نے کہا۔

"لیکن ولی نعمت، خیر خواہ بندگان عالی سے یہ پوچھ سکتا ہے؟" سنڈرلینڈ نے وقار سے اس طرح سے گرفت کر کے پوچھا۔ گویا وزیر اعظم کی حیثیت میں وہ اپنے حقوق کو پوری طرح محفوظ رکھنے کے لئے تلا ہوا ہے۔

"سنڈرلینڈ۔ میں نے بارہا تمہارے لئے خالی دستاویزوں پر دستخط کر دیئے" بادشاہ نے جواب دیا۔ "اگر ایک بار تم بھی ایسا کر دو تو یقیناً ہرج نہیں۔"

"لیکن حضور میری اور آپ کی حیثیت میں فرق ہے" سنڈرلینڈ نے جواب دیا "میں ایک وزیر ہوں بادشاہ کا قائم مقام۔ اور آپ بادشاہ ہیں وزیر سے بہت اعلیٰ۔ بادشاہ اپنے افعال کے لئے کسی کے روبرو جواب دہ نہیں۔ مگر وزیر ہر طرح ذمہ دار ہے۔ اگر کوئی غلطی سرزد ہو تو اسے یقیناً جواب دہ ہونا پڑتا ہے۔"

"پھر کیا تمہیں اس پر دستخط کرنے سے انکار ہے؟" بادشاہ نے جس کا بدن ضبط کردہ جوشِ غضب کی وجہ سے کانپ رہا تھا پوچھا۔

"نہیں عالی جاہ۔ خادم کی کیا مجال ہے کہ حضور کے منشائے عالی میں مزاحم ہونے کی جرأت کرے۔ میری التماس فقط اس قدر ہے کہ اگر ملزم کا نام اس خالی مقام پر درج کر دیا جائے۔ یا کم از کم مجھے بتا ہی دیا جائے۔۔۔"

"اچھا اگر میں نام بتا دوں تو تم اسے اپنے قلم سے لکھ لو گے"۔ بادشاہ نے دریافت کیا۔

"یقیناً" وزیر اعظم نے باوجود اپنے شبہات کے اس مستعدی سے کہا کہ ظاہر ہوتا تھا اس کے دل میں، ذرا بھی بدگمانی نہیں۔

یہ حالت دیکھ کر بادشاہ اور فادر پیٹر دونوں کو سخت حیرت ہوئی۔ اول الذکر۔ تھوڑی دیر متامل رہا۔ پھر کہنے لگا۔

"بہت اچھا لکھو۔ قلم میں روشنائی کم معلوم ہوتی ہے۔ دوات میں اچھی طرح تر کر لو بس اب ٹھیک ہے۔ اچھا اس جگہ جو نام کے لئے خالی چھوڑ دی گئی ہے۔ تم اپنے ہاتھ سے لکھو۔ رابرٹ سپنسر سدم ارل آف سنڈرلینڈ۔"

"اوہ!" وزیر اعظم نے اس انداز سے کہا۔ گویا یہ اطلاع اس پر بے خبری میں بجلی کی طرح گری ہو اور اس کے ساتھ ہی قلم ہاتھ سے رکھ دیا۔

عین اس موقعہ پر فادر پیٹر نے میز پر رکھی ہوئی چاندی کی گھنٹی بجائی۔ جس کی آواز سن کر ایک بغلی دروازہ کھلا۔ کئی سپاہی کمرہ میں داخل ہوئے۔ اور انہوں نے فوراً ہی ارل کو پکڑ کر اس کی مشکیں کس لیں۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی آواز نکالے۔ اس کا منہ بند کر دیا گیا

"لے جاؤ اس غدار کو" بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیا۔ اور وہ وزیر اعظم کو کھینچتے ہوئے زینہ کی مدد سے اُتر گئے۔

زینہ سے گذر کر سپاہیوں نے ایک فراخ لبادہ اس طرح اس کے سر پر ڈال دیا۔ کہ اب کوئی اسے پہچان نہ سکتا تھا۔ اور اس حالت میں وہ اسے وائٹ ہال کے گھاٹ کی طرف لے چلے ایک کشتی تیار تھی۔ اس پر سوار کر کے اسے برج کو روانہ کر دیا گیا

اب کونٹس آف سنڈرلینڈ کی سنیئے۔ شوہر کے رخصت ہوتے ہی وہ پلنگ سے اُٹھی اور دو خادماؤں کی مدد سے منہ ہاتھ دھو رہی تھی۔ کہ ایک نوکرانی تیز چلتی کمرہ میں داخل ہوئی۔ اسے دیکھتے ہی کونٹس کا ماتھا ٹھنکا۔ بے صبری سے کہنے لگی۔ "کیوں کیا بات ہے؟ جلدی کہو"

جوان خادمہ نے جس کا چہرہ زرد تھا۔ اور بدقت سانس لے رہی تھی۔ عرض کیا۔ "بانو شاہی گارد کی ایک جماعت نے اس محل کا محاصرہ کر لیا ہے۔ سب دروازے بند ہیں۔ کسی کو باہر نکلنے نہیں دیا جاتا۔ اور گارد کا کپتان فوراً آپ سے ملنے کے لئے اصرار کرتا ہے"

"بہت اچھا۔ میں ابھی اس سے ملتی ہوں۔" کونٹس نے جو اس عرصہ میں کامل سکون اختیار

کر چکی تھی کہا "تم ڈرو نہیں اس کا نتیجہ اس سے بالکل مختلف ہو گا۔ جو ہمارے دشمنوں کا خیال ہے" پھر ان دو خادماؤں سے جو پہلے سے اس کے پاس حاضر تھیں۔ اس نے کہا "تم جلدی سے مجھے لباس پہنا دو۔ وقت تنگ ہے"۔

نوکرانیوں نے بیگم کو اتنا پُرسکون دیکھا۔ تو ان کی بھی دلجمعی ہو گئی۔ تھوڑی دیر میں کونٹس کا سنگار ختم ہوا جس کے بعد اس نے ایک خوشنما میز کے پاس بیٹھ کر مختصر سا خط ملکہ کے نام لکھا۔ اسے لفافہ میں بند کر کے اوپر مہر لگا دی۔ پھر اسے اپنے ہاتھ میں لیکر کہنے لگی "اب میں شاہی گارڈ کے کپتان سے ملنے جاتی ہوں"

خادماؤں کو ساتھ لئے وہ کمرہ سے باہر نکلی تو دیکھا کہ ایک سپاہی اس جگہ بھی متعین ہے اتنے میں ایک نوکر نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ کہ کپتان دوسرے کمرہ میں حضور کا منتظر ہے اور وہ اس طرف کو ہولی۔ خادماؤں کو دروازہ پر ہی چھوڑ کر وہ بڑے سکون و وقار کے ساتھ کمرہ میں داخل ہوئی۔ کپتان نے ادب سے سلام کیا۔ جس کا اس نے موزوں طریق پر جواب دیا۔

"بانو یہ سخت ناگوار فرض میرے سپرد کیا گیا ہے۔ کہ آپ کو زیر حراست کر کے فوراً برج میں پہنچا دوں" افسر مذکور نے کہا۔ "مگر اطمینان رکھئے۔ کہ یہ کام پورے اخفا کے ساتھ عمل میں لایا جائے گا جس سے آپ کے لئے توہین و تذلیل کا اندیشہ نہیں۔"

"سُنئے صاحب"۔ کونٹس نے جواب دیا "میں آپ سے ایک رعائت چاہتی ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ مجھے حراست میں لینے سے پہلے یہ خط ملکہ معظمہ کے پاس پہنچا دیجئے۔"

"محترم خاتون افسوس! میں ایسا نہیں کر سکتا۔ مجھے اتنا سخت حکم دیا گیا ہے کہ میں ایک لمحہ بھی تاخیر نہیں کر سکتا۔" کپتان نے جواب دیا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ مگر اس خط میں ایک ایسا اہم معاملہ درج ہے۔ کہ اس کو پڑھنے کے بعد شاہی ارادہ میں یقیناً تبدیلی واقع ہو جائے گی" کونٹس نے کہا "ایک امیرزادی کی حیثیت میں بالکل سچ کہتی ہوں اور آپ میری بات کو قابل یقین جانیں"۔ پھر یہ دیکھ کر کہ افسر مذکور اپنے ارادہ پر مضبوط ہے۔ اس نے کہا "اگر آپ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں تو میں صاف صاف کہے دیتی ہوں کہ میرا خط ملکہ کے پاس نہ پہنچانے کی صورت میں میں انتقام کی غرض سے وہ حالات ظاہر کر دوں گی۔ جن کے باعث بادشاہ اور ملکہ کو سخت ندامت ہو گی"

ان الفاظ کا شاہی گارڈ کے افسر پر بہت اثر ہوا۔

میری کوریلی کے ناول

زمانہ حال کے انگریز ناول نویسوں میں مس میری کوریلی کا پایہ بہت بلند ہے۔ اس کے ایک ایک ناول کے بیسیوں ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اور ہر ایک ایڈیشن کئی لاکھ کی تعداد میں فروخت ہوا ہے۔ اس کی تحریر زبردست۔ پلاٹ سبق آموز اور نتیجہ ہر حال میں باعث عبرت ہوتا ہے اگر آپ نے اس کا کوئی ناول کبھی نہیں پڑھا۔ تو اب پڑھیئے۔ اور کوئی ایک بھی پڑھا ہے۔ تو باقی ضرور دیکھیے۔

روح لیلے۔ "سول آف للتھ" کا ترجمہ جس میں ایک عجیب روحانی مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک شخص مردہ لڑکی کی روح کو اس کی وفات کے وقت ایسا محبوس کر دیتا ہے کہ وہ جسم کے ساتھ وابستہ رہتی ہے۔ اور وہ وقتاً فوقتاً اس کو زندہ کر کے اس کے ذریعہ بہت سے روحانی مسائل حل کرنے میں مدد لیتا ہے۔ نفیس کاغذ۔ عمدہ چھاپہ ۳۶۸ صفحے قیمت ۳/

دو جہان کی سیر۔ "رومینس آف ٹو ورلڈز" کا ترجمہ جس میں زندگی اور موت کے فلسفہ پر پُرلطف بحث کی گئی ہے۔ مصنف نے دنیا۔ مذہب اور فلسفہ کی حقیقت کو ایک نئے اصول پر کھول کر رکھ دیا ہے۔ نفیس کاغذ۔ عمدہ چھاپہ ۴۰۲ صفحے۔ قیمت دو روپے (عہ)

خونی انتقام۔ زبردست ناول "وِنڈیٹا" کا ترجمہ شہر نیپلز کا ایک سچا واقعہ جو ۱۸۸۴ء کی وبائے ہیضہ میں پیش آیا تھا۔ کس طرح ایک شخص قبر سے نکل کر اپنی بیوفا بیوی اور محسن کش دوست سے ہولناک انتقام لیتا ہے۔ اتنا دلچسپ ناول ہے کہ ختم کئے بغیر چین نہیں آتا۔ اور اتنا دہشت ناک کہ بدن میں تھرتھری پیدا ہوتی ہے۔ ۴۱۶ صفحے قیمت عہ/

نیرنگ شباب۔ "ینگ ڈائنا" مس مصنفہ کا سب سے آخری اور سب سے دلچسپ ناول ہے جس کا ترجمہ سید مہدی حسین صاحب تسکین بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے بڑی قابلیت سے کیا ہے۔ ایک ستم رسیدہ خاتون کی کہانی۔ صورت پرستوں کے لیے تازیانہ عبرت۔ ۴۹۲ صفحے قیمت عہ/

ذرہ عظیم۔ "مائٹی ایٹم" کا ترجمہ از شریمتی برجکماری صاحبہ بنت دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ کمشنر پنجاب مغربی طریق تعلیم کی برائیاں بڑی خوش اسلوبی سے واضح کی گئی ہیں۔ بڑا سبق آموز اور دلچسپ افسانہ ہے۔ ۱۸۰ صفحہ قیمت عہ

خونی عاشق۔ "ورم وڈ" کا ترجمہ مرزا ... بی۔ اے کے قلم سے۔ اس ناول میں پیرس کی عیش پرستانہ زندگی کی ایک پُرلطف جھلک دکھائی گئی ہے۔ ۴۰۸ صفحے قیمت یہ/

ملنے کا پتہ:۔ لال برادرس ۸ پارسنز روڈ نولکھا لاہور۔

نزسکا۔ اسی نام کے ناول کا اردو ترجمہ جس میں دکھایا ہے کس طرح ایک مظلوم عورت کی روح پچھلے جنم کے واقعات کا نہایت خوفناک انتقام لیتی ہے۔ پسندیدہ ملک راج شرما کے قلم سے ۱۸۴ صفحہ قیمت عہ/

عاشقِ شیطان بہترین ناول "سارو آف سٹین" کا ترجمہ شیطان دنیا میں کس طرح نمودار ہوتا ہے ۲۹۵ صفحہ قیمت عہ

الگزینڈر ڈوماس کے ناول

اس مصنف کو جو قریباً نصف صدی اُس طرف فرانس میں ہو گذرا ہے دنیا کے بہترین قصہ نگاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ بسیار نویس ہونے کے باوجود اس کے ناول اتنے دلچسپ، پُرلطف اور ایسی زبردست کشش رکھنے والے ہیں کہ ناقدان یورپ کو بارہا شک ہونے لگا ہے کہ کیا یہ سب کتابیں اسی ایک شخص کی تصنیف ہو سکتی ہیں؟ اس نے تاریخ، افسانہ اور ناٹک کو عجیب دلاویز طریقہ پر آمیز کیا ہے۔ ہماری سفارش پر اس کا کوئی ناول ضرور دیکھئے۔ پھر آپ یقیناً باقی کے مطالعہ پر مجبور ہوں گے۔

وطن پرست نامی ناول "ریجنٹس ڈاٹر" کا ترجمہ از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری۔ اتنا دلچسپ، حیرت خیز اور دردناک افسانہ شاید کبھی آپ کی نظر سے نہیں گذرا ہوگا۔ دنیا بھر کے پولیٹکل ناولوں میں یہ اپنی نظیر آپ ہے۔ ایک محب وطن نوجوان اپنے ملک کو آزاد کرانے کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ مگر جلدی ہی اسیر قید محن ہو جاتا ہے۔ قید خانہ میں اس کو عذاب عظیم کی دھمکی دی جاتی ہے۔ مگر جس ہمت و استقلال کے ساتھ وہ پائے ثبات قائم رکھتا ہے۔ اس کی کیفیت پڑھنے والے پر وجد کی حالت طاری کرتی ہے۔ ان رزمیہ کارناموں کے پہلو بہ پہلو ایک عاشق صادق نازنین کی داستانِ محبت اور بھی دلچسپی پیدا کرتی ہے۔ پلاٹ اور بیان میں بے نظیر یہ ناول مکالمہ میں بالکل میلو ڈرامہ کا لطف دیتا ہے۔ فی الحقیقت اگر آپ اس کا مطالعہ کرتے وقت تخیل میں سٹیج قائم کریں۔ تو اس کے سارے کیرکٹر زندہ ایکٹروں کی طرح نقل و حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ گویا مصنف نے اپنے زور تحریر سے ایک بے جان قصہ کو جاندار ناٹک کی حیثیت دیدی ہے۔ ولولہ خیز سین۔ وجد آور نظارے۔ عشق صادق کی فرحت خیز تصویر۔ حب وطن کا ایثار عظیم۔ عشق اور حب وطن کا مقابلہ۔ اس ناول کو ہماری سفارش پر ضرور دیکھئے۔ آپ مدت دراز تک اسے نہیں بھولیں گے۔ ۱۸۸ صفحے سفید ولائتی چکنا کاغذ۔ نفیس جلد بندھی ہوئی قیمت عہ/

موتیوں کا جزیرہ "کونٹ آف مونٹی کرسٹو" کا ترجمہ از منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی

ملنے کا پتہ:۔ لال برادرس پبلشرز۔ روڈ نولکھا لاہور

مرحوم۔ اتنا دلفریب قصہ ہے کہ لارڈ سالسبری وزیر اعظم برطانیہ اسے ہمیشہ اپنے سرہانے رکھا کرتے تھے۔ اور ان کا قول تھا کہ میں اسے بار بار پڑھ کر بھی نہیں تھکتا۔ اس ناول کا تعلق اس زمانہ سے ہے جب نپولین ایلبا سے فرار ہو کر فرانس میں واپس ہوا۔ خوفناک انتقام کی ایسی داستان بہت کم آپ نے دیکھی ہوگی۔ چار جلدوں میں۔ ۱۲۵۰ صفحہ قیمت صہ

طریقت چکمٹ "چکٹ دی جیسٹر" کا ترجمہ جو منشی غلام قادر فصیح سیالکوٹی نے آج سے ربع صدی پیشتر اسرار دربار پیرس کی جلد اول کے نام سے شائع کیا تھا۔ اس ناول میں فرانس کی درباری زندگی کی حیرت خیز جھلک دکھائی گئی ہے۔ بڑا موثر۔ پُر اسرار اور سبق آموز فسانہ ہے۔ مکمل ۴۰۰ صفحے قیمت ستے

سر آرتھر کانن ڈائل کے ناول

سراغرسانی کے ناول لکھنے میں اس مصنف کا پایہ بہت بلند ہے یہی وہ شخص ہے جس نے زمانہ حال کے نامی جاسوس شرلاک ہالمز کی ہستی قائم کی جس نے اب بین الاقوامی شہرت حاصل کرلی ہے۔ اگر آپ کو بلند پایہ کے جاسوسی ناول دیکھنے کا شوق ہو۔ تو اس مصنف کے ناول دیکھئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ سراغرسانی میں بھی ریاضی کی طرح استدلال کو کتنا دخل ہے۔

خونناب عشق "سٹڈی ان سکارلٹ" کا ترجمہ پروفیسر فیروزالدین مراد ایم۔ اے بی۔ ایس سی کے قلم سے۔ شرلاک ہالمز کی سراغرسانی کا ایک حیرت خیز کارنامہ ہے۔ امریکہ کے فرقہ مارمن کے سنسنی پیدا کرنے والے حالات۔ جن کا مذہب مغرب میں بھی کثرت ازدواج کی اجازت دیتا ہے ۱۶۸ صفحے قیمت عہ

حکایات شرلاک ہالمز "ایڈونچرز آف شرلاک ہالمز" کا ترجمہ پروفیسر فیروزالدین مراد۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایس سی کے قلم سے۔ شرلاک ہالمز کے مشہور کارناموں کا مجموعہ۔ اس میں ایک واقعہ دوسرے سے بڑھ کر حیرت خیز ثابت ہوتا ہے۔ ۳۱۲ صفحے قیمت ۱۲؍

فاتح یورپ "انکل برناک" کا ترجمہ مولوی رفیع احمد خاں۔ ایم۔ اے کے قلم سے۔ نپولین اعظم کے زمانہ عروج کے متعلق یہ ناول بہت دلچسپ اور قابل دید ہے ۱۴۴ صفحے قیمت عہ

مارس لیبلانک کے ناول

کانن ڈائل نے اگر شرلاک ہالمز جیسا قابل تمثیل سراغرسان پیدا کیا تھا۔ تو اس مصنف نے اس کے مقابلہ میں آرسین لوپن کی طرز کا آوارہ چور پیدا کر کے کچھ کم ناموری حاصل نہیں کی۔ اصل یہ ہے

کہ آرسین لوپن کی ہستی ناول نویسی کی دنیا میں ایک بالکل انوکھی ہستی ہے ۔ وہ چور تو ہے ۔ مگر فن جرائم میں اتنا پختہ کار کہ کوئی سراغرساں بھی کیا ہوگا ۔ مظلوموں کی حمایت اور ظالموں کی سرکوبی ۔ اس کا مطمح نظر ہے ۔ اور حب وطن اس کا مذہب ۔ ہم دعوے سے کہ سکتے ہیں کہ اگر آپ نے آج تک آرسین لوپن کے متعلق کوئی ناول نہیں پڑھا تو کچھ نہیں پڑھا ۔ اس کا کوئی ایک ناول منگا دیکھیے ۔ پھر یقیناً آپ سب کو پڑھنے پر مجبور ہوں گے ۔ اسے خالی دعوے نہ سمجھیے ۔ ایک دنیا اس کی مداح ہے ۔ اور ہر شخص اس کے کارناموں کا منتظر رہتا ہے ۔

خونی ہیرا ۔ "دی ایریسٹ آف آرسین لوپن" کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے یہ اپنی طرز کا پہلا اور آخری ناول ہے ۔ اس میں نامی سراغرساں شرلاک ہامز کا مشہور عالم چور آرسین لوپن سے مقابلہ ہوتا ہے ۔ کس طرح ایک کی ہشیاری دوسرے کی عیاری کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتی ہے ۔ اور کیونکر ایک اپنے عدیم النظیر ذہن رسا کی مدد سے دوسرے کی لاجواب عاقبت بینی پر غالب آنا چاہتا ہے ۔ اس جدوجہد کی داستان غایت درجہ دلچسپ ہے ۔ شرلاک ہامز کی سراغرسانہ جدوجہد اور آرسین لوپن کی مدافعانہ کارروائیاں صرف دس روز میں ختم ہوجاتی ہیں ۔ اور واقعات اس طرح جلد جلد تبدیل ہوتے چلے جاتے ہیں کہ پڑھنے والے کو اچنبھا ہوتا ہے ۔ کانن ڈائل کا کیرکٹر شرلاک ہامز اپنی مختلف فوق البشر قابلیتوں کے لحاظ سے بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکا ہے ۔ مگر لوپن کے مقابلہ میں اسے بھی جو زکیں اٹھانی پڑتی ہیں ۔ اور جو دشواریاں پیش آتی ہیں ۔ ان کی اختراعی حیثیت پر غور کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ کانن ڈائل کے پیدا کردہ کیرکٹر کے مقابلہ میں اگر کوئی دوسرا شخص اسی پایہ کا کیرکٹر پیدا کر سکتا ہے تو وہ صرف لیبلانک ہی ہے ۔ فسانہ کی طرز تحریر عام رسمی تحریروں سے بالکل جدا ہے ۔ اور ساری کتاب میں التزام کے ساتھ تلاش کرنے پر بھی ایسا کوئی فقرہ نہیں مل سکتا جسکے نکال دینے پر کتاب کی خوبی میں فرق نہ آئے ۔ قصہ کا ہر باب ۔ باب کا ہر صفحہ ۔ ہر صفحہ ۔ یہاں تک کہ ہر سطر بدن میں سنسنی پیدا کرتی ہے ۔ پڑھنے والا حیرت میں آکر سوچتا ہے ۔ کہ اس سے آگے کیا ہوگا ۔ اور اس کی محویت اس قدر بڑھتی ہے کہ قصہ ختم کئے بغیر چین نہیں آتا ۔ دو جلدوں میں مکمل ۱۶۹ صفحے قیمت عہ

انقلاب یورپ ۔ ناول ۱۸۱۲ کا ترجمہ ۔ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے ۔ عشق سیاست اور سراغرسانی ان تینوں کا مرکب یہ ناول ہے جس کے ترجمے اس سے پیشتر یورپ

کی تمام ترقی یافتہ زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ قصہ کی دلچسپی کا یہ عالم ہے۔ کہ اگر آپ پہلا باب پڑھ لیں تو ختم کئے بغیر کھانا پینا اور سونا حرام ہو جاتا ہے۔ پہلے یہ ناول باقساط رسالہ ترجمان میں چھپا تھا۔ اور اس کی دلچسپی کی یہ کیفیت تھی۔ کہ لوگ دنوں پہلے پرچہ کے لئے چشم براہ ہوتے تھے۔ اب ناظرین کے اصرار پر اسے کتابی صورت میں تیار کیا گیا ہے۔ غضب کا دلفریب قصہ اور سکتہ میں لانے والے نظارے۔ ایسا دلکش ہے کہ ہمیشہ یاد رہے۔ اور ایسا پراسرار کہ نیند حرام کر دے۔ دوبارہ چھپ رہا ہے۔ عنقریب شائع کیا جائے گا۔

شریف بدمعاش "کنفشنز آف آرسین لوپن" کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے۔ جس میں آرسین لوپن کی بعض حیرت خیز عیاریوں کا ذکر نہایت دلکش پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ جس طریق پر اس شخص نے پبلک کی آنکھوں میں خاک جھونکی۔ فرانسیسی پولیس کے اعلیٰ کارکنوں کو اُلّو بنایا۔ عظیم خطرات کا مقابلہ کیا۔ اور ہر بار بال بال بچتا رہا۔ اس کا ذکر خود اس کی زبان سے۔ آرسین لوپن کا کیرکٹر اردو میں ایک بالکل نئی چیز ہے۔ اور پبلک نے اسے جس قدر پسند کیا ہے۔ اس کا اندازہ اس غیر معمولی مانگ سے ہو سکتا ہے۔ جو اس کے باقی ناولوں کے لئے پیدا ہوئی۔ اگر آرسین لوپن کے واقعات زندگی آپ کے لئے کچھ دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو ضرور یہ کتاب بھی منگا دیکھئے۔ حصہ اول ۱۰۵ صفحہ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍) حصہ دوم ۶۵ صفحے قیمت ۱۰؍

چلتا پرزہ "کنفشنز آف آرسین لوپن" کے آخری حصہ کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے۔ یہ ناول بھی نامی چور آرسین لوپن کے بعض زبردست کارناموں پر مشتمل ہے جن لوگوں نے اس شخص کے معرکوں کا ذکر پڑھا ہے۔ وہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ ناول کس پایہ کا ہے۔ شریف بدمعاش کے تکملہ کے لئے اسے ضرور پڑھنا چاہیئے۔ ۹۵ صفحے قیمت ۸؍

بلوری کاگ "دی کرسٹل سٹاپر" کا ترجمہ۔ بابو کدارناتھ خورشید کے قلم سے۔ جس میں آرسین لوپن کا ایک تازہ اور نہایت زبردست کارنامہ درج ہے۔ جن لوگوں نے اس مشہور عالم شخص کے متعلق باقی ناول خونی ہیرا۔ شریف بدمعاش۔ انقلاب یورپ وغیرہ پڑھے ہیں وہ اس سے بھی محروم نہ رہیں۔ سرورق پر رنگین تصویر ۲۴۰ صفحے قیمت ۱؍۶

نقلی نواب ایک اور زبردست ناول کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے۔ آغاز سنہ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوگا۔ آرسین لوپن کے متعلق یہ سب سے پہلا ناول تھا اور اس لحاظ سے بالخصوص قابل مطالعہ ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ لال بہادر سن ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

سر والٹر سکاٹ کے ناول

سر والٹر کا نام انگلستان کے مستند ناولسٹوں کی صف اول میں ہے۔ ہر چند کہ اس کی تصانیف کو ظہور میں آئے پون صدی کے قریب عرصہ ہو چکا تاہم ولایت میں اس کی اب بھی وہی قدر ہے، جو کبھی تھی۔ رفعت زبان اور بلندی خیالات کا کچھ اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے اکثر ناول سکولوں اور کالجوں میں داخل تعلیم ہیں۔

ڈاکٹر کی بیٹی۔ "سرجنز ڈاٹر" کا ترجمہ جس میں ایسٹ انڈیا کمپنی اور ٹیپو سلطان والئے میسور کے زمانہ کے حالات دلچسپ پیرایہ میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ ۴۰۴ صفحہ قیمت ۱۲/ار

شہید جفا۔ "ہارٹ آف لیمرموو" کا ترجمہ۔ ایک عاشق صادق کا حسرتناک انجام جس وعشق کا سچا جانکاہ واقعہ۔ ازدواج کے معاملہ میں والدین کی ضد کا خوفناک انجام۔ اس کے مترجم شیخ محمد رئیس الزمان خانصاحب رئیس ہیں۔ ۴۸۴ صفحہ قیمت ؎/

وکٹر ہیوگو کے ناول

۱۹ ویں کے نہایت مشہور فرانسیسی ناولسٹ وکٹر ہیوگو کا نام بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے۔ اس کی بعض تصانیف نے اپنے وقت میں ادبی دنیا میں تھالکہ پیدا کر دیا تھا۔ انقلاب فرانس کے متعلق اس سے بہتر ناول بہت کم کسی نے لکھے ہوں گے

نیرنگ فرنگ "ہسٹری آف اے کرایم" کا ترجمہ منشی دوارکا پرشاد اُفق لکھنوی مرحوم کے قلم سے جس میں لوئیس بونا پارٹ شہنشاہ فرانس کے زمانہ کے بعض تاریخی واقعات کا ذکر کیا گیا ہے اور ان حالات پر بحث کی گئی ہے۔ جن کی بدولت جنگ پرشیا و فرانس کے بعد لوئیس کا تنزل اور جمہوری سلطنت کا قیام عمل میں آیا ۴۲۸ صفحہ قیمت عہ

رابرٹ ہچنز کے ناول

زمانہ حال کا ایک نامی انگریز ناولسٹ جس کے ایک ناول "دی گارڈن آف اللہ" نے ناٹک کی صورت میں مشرق و مغرب میں لاکھوں تماشائیوں کی نیند حرام کی ہے۔ اس کا انداز تحریر مخصوص ہے۔ سادہ اور مختصر الفاظ میں وہ ایسے دلکش مناظر پیش کرتا ہے کہ پڑھنے والا محو حیرت ہو جاتا ہے۔ لطافت صوت کی تفصیل اس پر ختم ہے

روحوں کا خراج ۔ رابرٹ ہچنز اور لارڈ فریڈرک ہملٹن کے مشترکہ افسانہ "اے ٹریبوٹ آف سولز" کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے۔ یہ ایک حیرت خیز قصہ ہے

ملنے کا پتہ:- لالہ برادرس ۷- پارسنز روڈ نولکھا لاہور

جس میں مصنفوں کی رنگین بیانی نے ایک خاص ہی شان پیدا کر دی ہے۔ ایک شخص تین روحوں کا خراج دے کر طاقت و عظمت حاصل کرتا ہے۔ مگر اس کا انجام غایت درجہ عبرتناک ہے۔ اس طرز پر اس پایہ کا کوئی ناول آپ کی نظر سے نہیں گذرا ہوگا ۴۰۶ صفحہ قیمت ۱۰/

جولیس ورن کے ناول

علمی ناولوں میں اسکی تصانیف خاص شہرت رکھتی ہیں۔ سائنس کے دقیق مسائل افسانہ کے پیرایہ میں اس خوبی سے بیان کئے ہیں کہ ذرا بار خاطر نہیں ہوتے۔ جو لوگ ناول خوانی کا مشغلہ محض دل بہلاؤ کے لئے نہیں بلکہ کچھ سبق حاصل کرنے کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ وہ اس کے ناول ضرور پڑھیں۔

سمندر کی سیر۔ ناول کے پیرایہ میں تحت البحر کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ قدرتی واقعات اور علمی اصول ایسے حیرت انگیز پیرایہ میں بیان کئے ہیں کہ طلسمات کا عالم معلوم ہوتا ہے ۵۹۴ صفحات قیمت عہ/

طواف زمین جس کا ترجمہ منشی رشید احمد صاحب ارشد تھانوی نے کیا ہے۔ اس ناول کے واقعات کی گردش کا محور جغرافیائی ریاضی کے ایک مسئلہ کو بنایا گیا ہے۔ اور مشرقی اور مغربی ممالک کے تفاوت حالات کا عام منظر قوت آخذہ کی تنوع پذیری کے لئے مرکز بوقلمونی ہوا ہے۔ ضمناً نفسیات کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں۔ ۲۲۴ صفحہ قیمت عہ/

ولیم لکیو کے ناول

"پراسرار ناول نویسی کا بادشاہ" یہ خطاب ہے جو ولائت کے ایک رسالہ نے اس مصنف کے لئے تجویز کیا تھا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ عجیب و حیرت خیز واقعات کی تدوین میں بہت کم ناول نویس اس کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اس کے ناول بالکل سینما کی فلم کی طرح ہوتے ہیں کہ عجیب سے عجیب تر واقعات برق کی تیزی رفتار سے پیش نظر ہوتے ہیں۔ ایک باب دوسرے سے بڑھ کر حیرت خیز ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ سلسلہ آخر دم تک قائم رہتا ہے حتے کہ خاتمہ کے قریب چند مختصر جملوں میں سارے اسرار حل کر دیے جاتے ہیں مشرق و مغرب یکزبان ہو کر اس مصنف کی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہیں۔

منزل مقصود۔ "ہشڈاپ" کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروز پوری کے قلم سے۔ یہ ناول اردو میں ایک بالکل ہی نئی چیز ہے۔ عاشق و معشوق کے درمیان ایک قبر کی حد فاصل ہے

اور ان کو بتایا گیا ہے کہ اگر وہ ایک دوسرے کے وصل کی آرزو کریں گے۔ تو ان میں سے ایک کا اس قبر میں دفن ہونا یقینی ہے۔ کس لئے؟ اس راز کا حل دیکھنے لایق ہے۔ ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ ایسا پُر اسرار قصہ جس کے ہر باب میں ایک نیا راز نمودار ہوتا ہے۔ ہرگز آپ کی نظر سے نہیں گذرا ہوگا۔ ۲۵۰ صفحے مجلد قیمت عہ

پُر اسرار اجنبی۔ "دی گریٹ وائٹ کوئین" کا ترجمہ از مسٹر جی۔ پی بھٹناگر بڑا زبردست اور پُر پیچ ناول ہے۔ جس میں مغربی افریقہ کی ایک پُر اسرار پہاڑی سلطنت کے واقعات اور اس کی ملکہ کے حیرت خیز حالات دلکش پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ جو لوگ پُر اسرار ناولوں کو دیکھنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ اس کا بھی ضرور مطالعہ کریں۔ ۲۰۰ صفحے قیمت عہ

تین بلوری آنکھیں۔ "تھری گلاس آئیز" کا ترجمہ از قاضی رحمت صاحب بی۔ اے تین بلوری آنکھوں کا راز پڑھنے والے کو بے اختیار بے چین کر دیتا ہے۔ ۱۰۰ صفحہ قیمت ۱۰/

پُر اسرار شادی ایک اور پُر اسرار ناول کا ترجمہ قاضی رحمت صاحب بی۔ اے کے قلم سے جس میں لنڈن کے ایک جعلی نواب کی عیاری اور ایک خوفناک سازش کے حیرت خیز حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ایک شخص کی شادی ایک لاش سے کی جاتی ہے کیوں؟ اور کس لئے؟ اس کا حل ناول کے مطالعہ ہی سے معلوم ہوگا۔ ۱۴۰ صفحہ قیمت ۱۰/

کرنل میڈوز ٹیلر کے ناول

تاریخ ہند کے متعلق اس کے ناول مشہور انام ہیں۔ افسانہ و تاریخ کو ایسے لطیف پیرایہ میں آمیز کیا ہے کہ امتیاز دشوار ہو جاتا ہے۔

بہادر رہزن "کنفیشنز آف اے ٹھگ" کا ترجمہ بابو جنیشور داس گوہر کے قلم سے۔ امیر علی ٹھگ کے کارنامے دیکھنے لایق ہیں۔ سرکار انگریزی کی ابتدائی عملداری میں ہندوستان کی حالت کا نقشہ خوب ہی پیش کیا ہے ۱۲۷ صفحہ قیمت ۸/

تارا۔ اسی نام کے ناول کا ترجمہ ایک نوعمر ہندو بیوہ کی دلی مایوسیوں کے ساتھ محبت کی کشش کے دلفریب مناظر ۴۳۴ صفحے قیمت عہ

سیتا۔ اسی نام کے ناول کا ترجمہ شیخ محمد رئیس الزمان خان صاحب کے قلم سے۔ بڑا پُر درد افسانہ ہے ۴۹۰ صفحے قیمت ہے

ملنے کا پتہ:۔ **لال برادرس پارسنز روڈ نولکھا لاہور**

دوبارہ چھپ کر مکمل تیار ہے

فسانۂ لندن

سلسلہ اول

اردو ترجمہ منشی پیر تھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم کا

رینالڈس کے ناولوں میں سب سے دلچسپ عبرت خیز اور سبق آموز ناول یہی ہے

قابل مصنف نے اس میں نیکی اور بدی کے دو راستے معین کئے ہیں اور دو نوجوان ایک ہی وقت میں ان دو سڑکوں پر ایک ہی منزل مقصود کامیابی کی طرف روانہ ہوتے ہیں پہلی دشوار گذار اور پرشور مقامات سے گذرتی ہے۔ مگر اس کے کنارے جابجا آسایشی فرودگاہیں موجود ہیں دوسری سیدھی ڈھلوان اور بظاہر شاداب مگر چلنے والے کے لئے ہر قسم کے خطرات سے پر ہے مصنف یہ دکھانا چاہتا ہے کہ باوجود ہر قسم کی صعوبتوں کے نیکی کی شاہراہ ہی انسان کو منزل مقصود تک پہنچانے میں کامیاب ہوتی ہے۔

یہ اس ناول کا خاص پلاٹ ہے۔ مگر جزوی طور پر اس قدر متنوع ایسے بہت اور اتنے حیرت خیز کیرکٹر شامل کئے گئے ہیں کہ انسان پڑھتا ہے۔ مگر سیر نہیں ہوتا اور ایک بار شروع کر کے ختم کئے بغیر طبیعت کو چین نہیں آتا۔ بلا کا دل فریب ناول۔ اور اس پر مصنف کی جادو بیانی اور شستہ طرز تحریر نے غضب کر دیا ہے۔

نیکی اور بدی۔ گناہ اور پاکبازی۔ افلاس و تمول کے بے شمار حیرت خیز نظارے پیش کئے ہیں

اس کتاب کا ترجمہ بڑی محنت سے کیا گیا ہے۔ جو ہر لحاظ سے اصل عبارت کے مطابق ہے۔ مگر پھر بھی ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ سیکڑوں سندات خوشنودی موصول ہوئی ہیں۔

۱۷ جلدوں میں مکمل ضخامت ۲۳۴۴ صفحوں سے زیادہ قیمت لعہ محصولڈاک الگ

جدا جدا حصے بھی طلب کئے جا سکتے ہیں۔ حصہ اول کی قیمت عہ اور باقی ہر حصہ کی ۱۲ر علاوہ محصولڈاک ہے

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ۔ نولکھا لاہور

وہ بے نظیر ناول جو اس سلسلہ میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں

جارج ڈبلیو ایم رینالڈس

کتاب — اصل — مترجم — صفحات — قیمت

فسانہ لندن (۱۰ حصے) — مسٹریز آف لنڈن (سلسلہ اول) — منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری — ۲۲۴۸ — ۵۰ روپیہ
" (۲۵ حصے) — " (سلسلہ ثانی) — " — ۲۶۹۴ — ۵۰ روپیہ ۱۲ آنہ
باپ کا قاتل (۶ حصے) — پیری سائڈ — منشی شمیم الدین صاحب لاہوری — ۵۲۵ — ۱۰ روپیہ
خونی تلوار — میگ آف گگلنکو — منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری — چھپ رہا ہے

مارس لیبلانک

انقلاب یورپ — ۸۱۳ — منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری — دوبارہ چھپ رہا ہے
شریف معاش (۴ حصے) — کنفیشنز آف آرسین لوپن — " — ۱۶۰ — ۳ روپیہ
چھٹا پندرہ — آخری حصہ — " — ۵۰ — ۸ آنہ
خونی ہیرا (۳ حصے) — ایرسٹ آف آرسین لوپن — " — ۱۶۹ — ۳ روپیہ
نقلی نواب — آرسین لوپن — " — ۱۹۲ — ۳ روپیہ جلد تیار ہوگا

ولیم لکیو

[illegible] مفقود — ہشٹ اپ — منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری — ۲۵۰ — ۴ آنہ

الگزینڈر ڈوماس

وطن پرست — ریجینٹس ڈاٹر — منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری — ۳۴۰ — ۳ روپیہ

رابرٹ ہچنز اور لارڈ فریڈرک ہملٹن

آتم دکشنا — ٹریبیوٹ آف سولز — منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری — ۶۲ — ۱۰ آنہ

شاعر ربندر ناتھ ٹیگور وغیرہ

افسانہ بنگال — ... — منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری — ۱۳۵ — ۸ آنہ
کانٹوں کا تاج — مکٹ — بابو ایشور چندر دیال — ۳۵ — ۴ آنہ

ان کے علاوہ اور بہت سی کتابیں زیر تیاری ہیں۔ آپ ۱ سالانہ چندہ ادا کر کے مستقل خریدار بن جائیے

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

دیش سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ بوٹا رام لکھیندا پرنٹر چھپا